اے رب مرے تاج بخش خاقان تو ہے — سلطان جہان و شاہ شاہان تو ہے
تو چاہے جسے شاہ و شہنشاہ کرے — ہر عہد کا بے زوال سلطان تو ہے

مرقع تاجپوشی

حصہ دوم

جسمین دربار تاجپوشی دہلی کا مفصل حال درج ہے

مولفہ

مولوی سید امجد علی صاحب اشہری

مطبع آگرہ اخبار مین چھاپا گیا

مبارکباد

از تصنیف لطیف مولانا شہری صاحب مولف مرقع تاجپوشی

اِڈورڈ ہفتمین کو ہندوستان مبارک — یہ تاج و تخت دہلی با فر و شان مبارک

کرزن کو جشن کرنا دلی مین تمکنت سے — اے دوستانِ انگلش با این و آن مبارک

(ویسرائے) کیناٹ جلوہ گر ہین دربار خسروی مین — اے خاک پاک دہلی یہ میہمان مبارک

(برادر شاہنشاہ) دیکھو سکندرہ (قریب آگرہ) مین آکر مزار اکبر (شاہنشاہ) — مقبور ہے زمین کو اے آسمان مبارک

لاہور کو سلامت مہر النسا کی تربت — تربت کی روشنی کو نورِ جہان مبارک

پہلو مین زیب تربت ہین ارجمند بانو (نور جہان) — یہ تاج گنج (محل) تمکو شاہ جہان مبارک

اورنگ زیب سوئین آرام سے لحد مین — فردوس و خلد و رضوان حور و جنان مبارک

(عالمگیر) رنگون نے جگہہ دی شاہِ ابوظفر (آخر بادشاہ) — یاد کہن یہ سب کو ضبط فغان مبارک

غوری کے کوس شاہی نقارے غزنوی کے — انگلش کے ہاتھہ بجنا اے آسمان مبارک

شاہِ اودہ (واجد علی شاہ) کو جا کر کلکتہ (میٹا برج) کی زمین پر — حکم قضا سے مرنا اے جان جان مبارک

پنجاب والو تمکو اِک شیر (رنجیت سنگھ) کے عوض مین — انگلستان کے شیر غران ہر ہر زمان مبارک

ٹیپو کے شاہزادو تمکو میان کشور — یہ جلسہ ہائے عیش و امن و امان مبارک

انگلش کا طرز و آئین ہر قوم کو ہے یکسان — ایسا جو ہو الٰہی وہ حکمران مبارک

ہر قوم اوس سے یکسان سب فائدہ اٹھاتی — یہ طرز حکمرانی اے دوستان مبارک

کرتے ہین نذر تمکو ہم تاج و تخت شاہی — لو صاحبان انگلش ہندوستان مبارک

کیا اس سے بڑھ کے تمکو ہم دین تمہین بتاؤ
یہ پیشکش ہمارا با نذر جان مبارک

جو ہمکو دو وہ احسان جو لو وہ حق تمھارا
تم ہمکو ہو سلامت تمکو جہان مبارک

اب چین سے مرہٹے اشلوک لکھین بیٹھے
پونا کو علم و دولت اے دوستان مبارک

جیتے ہون گر پنڈارے تو دیکھین امن کشور
یہ امن عام سب کو با جسم و جان مبارک

دل دے چکے ہین تمکو تم جان ہو ہماری
تمکو یہ دل سلامت ہمکو یہ جان مبارک

استانبول تجھکو دے زی حمید تیرا
تجھکو ترا مظفر اے اصفہان مبارک

کابل تجھے ہمایون ترا حبیب کشور
ہندوستان کو قیصر با عز و شان مبارک

کیون روس سے ڈرینگے گو لاکھ وہ ڈرائے
انگلش کا ہمکو ہر دم زور و توان مبارک

تمغے خطاب ملنا درگاہ خسروی سے
تمکو یہ اے رئیسو ہر ہر زمان مبارک

اے قیصر یگانہ اے نازش زمانہ
ہندوستان سلامت انگلستان مبارک

وکٹوریہ کا ترکہ اڈورڈ ہفتمین کو
ہر ملک مین الہی با این و آن مبارک

دلی بنی پرستان نہ ہے شہر اندرستان
یہ جلسہ ہائے رقص و ناز بتان مبارک

گل بوٹے دیکھتے ہو صحن زمین مین ہر سو
یہ پھول اور کلیان اے گلستان مبارک

ہر ایک تہنیت کا تیرے لئے ہے دفتر
بوڑھے ہے کہین سلامت طفل و جوان مبارک

ہمکو خبر نہین ہے وارفتگی سے اپنی
بولین کہان سلامت کہین کہان مبارک

اے ناظمان خلوت اے کاملان وحدت
یہ کثرت خلایق یہ کن فکان مبارک

عشاق کو سلامت دیوان خاص شاہی
دیوان عام خاقان وقف بتان مبارک

یہ انجنین یہ ریلین یہ تار یہ مشینین
یہ تار برقیون پر حکم روان مبارک

یہ برق کے اثر سے سائنس کے کرشمے
اعجاز کے مقارن بالذہن و آن مبارک

سید نے جو پڑہایا محسن نے جو سکہایا
آموختہ یہ تمکو پیر و جوان مبارک

تم شاہ ہو ہمارے سلطنت تمھاری
جو تم کہو اوسی کو بولین کہ ہان مبارک

ماڈورڈ اور کرزن اے ساکنان لندن — ہمکو یہاں سلامت تمکو وہان مبارک
شوکت ریاض چشتی حیرت وکیل صادق — ہمکو یہ ہوش افزا آزاد یان مبارک
اے شہری جہان مین یاران اہل فن کو
جب تک سخن ہے باقی اُردو زبان مبارک

ہندوستان کے دربار قدیم

عہد ہنود

نوشتہ مولوی سید امجد علی صاحب اشہری مؤلف مرقع تاجپوشی

ڈہونڈنے والے وہان پائین گے صورت میری — عالم قدس کے اوس پار ہے خلوت میری
مدد اے طاقت گفتار کہ کچھ کہنا ہے — پوچھتے ہین دم آخر وہ حقیقت میری

اسوقت ہم ادب اور تاریخ کے اوس دشوار گزار وادی مین کھڑے ہین جسمین پرانی شاہراہون کے نشانات مٹ چکے۔

• ہری ہری جہاڑی مین بک ڈنڈیون کے کچھ نشان نظر آتے ہین جنکی رہنمائی سے ہم کوئی صحیح راستہ اختیار نہین کر سکتے لیکن سوچتے سوچتے ہمنے ایک راستہ اختیار کیا ہے جسپر نئے چلنے والون کے کچھ نشان قدم پائے جاتے ہین۔ اور ہم سمجھ رہے ہین ؎

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے
کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

• ہم نے اوس راستہ کو راستی کی سڑک سمجھا ہے اور اوس سڑک پر آزادی کی دہن مین چلے جا رہے ہین اور ہمارے دل نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمکو اس سڑک پر اسی دہن سے چلنا چاہیے۔

اور یہ مضمون کتنا ہی مختصر ہو لیکن جتنا ہو وہ سچا ہو - اور جو کچھ ہمارے دل مین ہے وہ زبان پر آسکے اور جو زبان پر ہے وہ قلم سے نکلے -

ہمارا یہ مضمون چھوٹا ہو لیکن کیسا چھوٹا جیسے خردبین جسکے تل کے برابر آئینے مین بڑے بڑے شہر اور بڑے بڑے کھیل تماشے نظر آتے ہین -

اس مضمون کے دیکھنے اور دکھانے کو زمانہ کی آنکھین خوردبین کی کوششون سے کم ہین ثابت ہون جو چھوٹے کو بڑا دیکھتے اور دکھاتے ہین -

لفظِ کہن و معنیٔ نو در ورقِ من

گوئی کہ جہان است و بہارست جہان را

ہندوستان جنت نشان کی تاریخ قدیم کو ام العلوم سنسکرت کی بلاغت اور استعارات اور اغلاق و مبالغہ نے موجودہ زمانہ کی نگاہون مین تاریخی حیثیت سے باہر کر دیا ہے اور اُسکے ترجمون سے اصلی حالت کا انکشاف نہین ہوتا لیکن جن باتون کو مین لکھ رہا ہون اُنکے آثار قدیمہ خود اپنے لاثانی وجود کا پتہ بتاتے ہین - اور انگلش جرمن فرنچ زبانون مین نہایت تحقیق و تدقیق سے اونکا اعتراف کیا گیا ہے -

ہندوستان کی تاریخ پتا بتاتی ہے کہ اس سرزمین کی موجودہ نسلین جن بزرگون کی یادگار ہین وہ ایرین تھے جو ایران سے آئے تھے - اور اسی لیے اونکی بود و باش سے اس سرزمین کو آریہ ورتہ کے نام سے موسوم کیا گیا -

اُس مہذب اور مقدس زمانہ کی تاریخون کے پوشیدہ اوراق پتا بتاتے ہین کہ رحم دلی اور فصاحت اور نظام کے بقا اور استحکام کو جو اصول اُسوقت بنا اُٹھا رکھے گئے تھے اور جو آئین و ضوابط اوس زمانہ مین رائج تھے وہ آگ پانی مٹی ہوا گھانس پات گزندہ درندہ چرندہ پرندہ حیوان انسان سب سے متعلق اور ہر ایک کی ضروریات زندگی اور آرام و راحت اور تیمار و ہمدردی پر مشتمل تھے - اور اوس زمانہ نے ایک بہت بڑی حد تک نیچر کے اسرار دریافت اور اون پر ایک خاص اعتبار -

واقتدار حاصل کرنے مین خود کو مرتاض عالم ثابت کیا تھا۔ راجا سے لیکر پرجا تک سب کو الہیات کی دہن تھی گنگا جمنا کا ہر قطرہ دریاے معرفت مین ڈوبا نظر آیا تھا ہمالیہ اور بندھیاچل کا ہر تھر ترا کار جوتی کا جلوہ دکھاتا تھا ع

کوئی دیکھے مری آنکھون سے تماشا تیرا

ایک سفاک گروہ جنگل جھاڑی کو کف دست میدان نہ بنا سکتا تھا جس سے جنگلی جانورون کو مسکن اور مامن کی تکلیف ہو۔ سانپون کی بانبیون مین آگ نہ لگائی جا سکتی تھی جس سے وہ جلکر خاک سیاہ ہوجائین۔ لیکن اسکے ساتھ اُنکے مسخر رکھنے اور اُنکی ایذا سے محفوظ رہنے کے لیے منتر بھی موجود تھے چنانچہ اب ہندوستان مین بعض قومین ایسی ہین جو شیرون کو للکار کر ہٹاتی ہین اور اُنکو شیر ایذا نہین پہونچاتے۔ اکثر فقیر بچھوون کے ہار گلے مین ڈالتے اور سانپون کو اپنے منتر سے قابو مین رکھتے ہوئے پائے جاتے ہین۔

حیدرآباد مین ایک منیرالدین صاحب ہین جو ہزار روپیہ تنخواہ پاتے ہین اُنکی نظر مین یہ تاثیر ہے کہ اُنکے دیکھنے سے سانپ پیچ سے چرجاتا ہے۔

نیپال کیطرف شیرون کو بطور کتون کے رکھنے اور اُن سے اپنے مطلب کا کام لیتے ہین۔

ہندوستان کی قدیم تاریخ پتا بتاتی ہے کہ وہ زمانہ کیسی سچی آزادی۔ رحمدلی۔ عدالت۔ رفاہ جوئی نیک نیتی کا معدن اور راجا سے پرجا تک سب کے آرام اور دلخوش کُن اسباب کا ذریعہ تھا اور راجا کو کس حد تک قانون کی رو سے غریب لاچار فقیر بینوا زاویہ نشین گوشہ گزین عابد زاہد سیاح مسافر کے ساتھ دستگیری اور اعانت اور ہمدردی کا مقید ہونا پڑتا تھا۔ اور کس حد تک ہر ایک جان کی حفاظت کیجاتی تھی اور کسی کو تکلیف دینے ایذا پہونچانے۔ چوری کرنے جھوٹ بولنے زنا کرنے پر کیسی سزائین مقرر نہین اور زمانہ کی سچائی مقدمات کے ثابت ہونے مین کیسی عجیب مدد دیتی تھی اور ہر شخص سچ بولنے کا کیسا پابند تھا اور قانون کے موافق کام کرنے پر بیکنٹھ (بہشت) کی امید اور اُسکے خلاف چلنے پر نرکھ (دوزخ) کا خوف کس حد تک کانشینس پر اثر کئے ہوئے تھا۔

فقیرون سے تمام پہاڑ آباد تھے - سارا ملک مرغزار بن رہا تھا - بڑے بڑے شہر اور راج دہانیون کی آبادی پرستان کا نمونہ نظر آتی تھی یہان کی حکمت اور ریاضیات یہان کی طب اور ویدک یہان کا انجینیرنگ یہان کا الہیات یہان کا موسیقی یہان کا نجوم صرف اوسوقت معجزہ کمال نظر نہ آتا تھا بلکہ دو ہزار برس سے اُسکے بگڑے اور مٹے ہوئے نشانات اب بہی کرشمہ حیرت نظر آتے ہین

ہندسہ اور ریاضی مین جو درجہ ہندوستان کو حاصل تہا وہ کسی کو نصیب نہوا -

ہندوستان کا نجوم آفتاب نصف النہار کیطرح بلند تہا -

ہندوستان نے روحانیات کے اسرار کا انسانی طاقتون کے درجہ کمال تک انکشاف کیا ہے -

ہندوستان کے سحر و عزایم اور وہ علوم جو مسمریزم کے طور پر انکشاف حالات کرنے مین ہندوستان کی گھٹی مین پڑے ہوئے تھے -

ہندوستان مین وہ علم پیدا ہو چکے ہین جنکی وجہ سے آدمیون کو دیوتا ہونے کی دور از عقل طاقتین نصیب ہوئین اور اب اُن کا ذکر بطور افسانہ کیا جاتا ہے لیکن کوئی دلیل عقلی اُن کو غلط ثابت کرنے کے لیئے پیش نہین کیجا سکتی -

بلکہ موجودہ سائینس کے چشمدید عجائبات اُنکے ہونے کی حجت ہوسکتے ہین - مثلاً راجہ رامچندر کا بوان جسپر ہندوستان سے لنکا تشریف لے گئے - ایک دور از عقل گپ معلوم ہوتا ہے لیکن زمانہ حال کے برقی مخترعات اور علمی عجائبات مثل تار برقی ریل ٹیلیفون فونوگراف آگبوٹ غبارہ وغیرہ ہمکو اس امر کا یقین دلاتے ہین کہ اگر اُس حکمت مآب زمانہ نے کوئی ایسا مرکب ایجاد کیا ہو جس سے حیرتناک طور پر لنکا تک پہنچنا کتابون مین لکہا ہے تو اُسکو غلط ثابت کرنے کی جگہہ اوسکو صحیح مان لینے کی جانب عقل کا رجحان زیادہ ہوتا ہے گو اوسکا سمجہنا ہماری افہام سے باہر ہو -

یہی ریل اور تار برقی اگر دنیا سے معدوم ہوجاوے اور علمی ترقیات کا یہ دور باقی نہ رہے - اور صرف کتابون مین اوسکا حال لکہا ہو کہ انگلش عقلون نے ایک سواری ایسی جاری کی تھی جو حضرت سلیمان کے تخت روان سے زیادہ عجیب اور سریع السیر تہی اور جسپر لشکر کے لشکر سوار ہوکر سیکڑون کوس روزانہ

جاتے آتے تھے۔ اور چشم زدن مین مغرب کی خبرین مشرق اور مشرق کی آوازین مغرب مین سنائی دیتی تھین تو اونکو معمولی عقلون کے آدمی ایسا ہی افسانہ سمجھین گے جیسے کہ آج راجہ رامچندر کے بیان کو سمجھ رہے ہین۔

اب مین اِن سب باتون کو چھوڑ کر صرف اُن باتون کا ذکر کرتا ہون جنکے آثار قدیمہ اسوقت موجود ہین اور جنکو دیکھکر بڑے بڑے عقلاے فرنگ کی عقلین حیران ہوتی ہین کہ یہ کیونکر بنائے گئے۔

جیسے راجہ رامچندر جی کے بنائے ہوئے سمندر کے پل کا بچا ہوا حصہ جسکو ہزارون برس کے امتداد زمانہ اور سمندر کی لاکھون تھپیڑون نے اسوقت تک انجنیرنگ قدیم کا معجزۂ حیرت بنا رکھا ہے۔ اور اوسکا بنانا تو درکنار اُسکے کھودنے اور معدوم کرنے کے لئے کرورون روپے کے خرچ اور ڈائنامیٹ وغیرہ نہایت سخت عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

اور جب تک اوسمین ڈائنامیٹ کے سرنگ نہ لگائے جائین اور زبردست مشینون سے کام نہ لیا جائے وہ ٹوٹ نہین سکتا۔ انجنیر رسل نے اسکو انجنیرنگ قدیم کا ایک معجزہ قرار دیا ہے جسکے مثل دنیا مین کوئی مستحکم دیوار نہین۔ اور نہ وہ مصالح خیال مین آتا ہے جو ہزارون برس سے اوسکو ایسے طوفان خیز مقام پر قائم رکھے ہوئے ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پانی کے طمانچون سے اُسکے پتھر گھس گئے اور اُنمین غار پڑ گئے ہین لیکن جس مصالح سے وہ چپان ہین وہ ایک درق بھی نہین گھسا۔

اب آپ سنٹرل پراونس ناگپور مین داخل ہوکر کمشنری جبلپور کے ماتحت ضلع منڈلہ مین تشریف لیجائین اور اُس طلسمی مقام کو دیکھین جہان سے قصہ بکاولی کا پتا ملتا ہے۔ یہ مقام دلدل اور پہاڑون سے محفوظ ہے صرف ایک طرف سے پہاڑ پر چڑھنے کا مختصر راستہ ہے اور بہت سی بلائین اوس دلدل اور جنگل کے متعلق بیان کیجاتی ہین۔

دریاے نربدا اور سوہن بید زمین سے نکلے ہین۔

اور چارو پہاڑون کے بیچ مین پاتال توڑ پانی بھرا ہوا ہے۔ اور وہ پہاڑ بطور دیوار کے بلند ہین۔

جیسے پہاڑون کو عرض سے کاٹ دیا ہو اور اُس پانی کے اندر ایک مندر، اور درمیان مین ایک قلعہ بنا ہوا ہے مگر کوئی ذریعہ پہاڑ کے نیچے اُترنے اور پانی مین جاکر اُس مندر اور قلعہ تک پہونچنے کا نہین صاحب کمشنر بہادر ناگپور نے اسکی خاص تحقیقات کی تھی لیکن کوئی ذریعہ اندر جانے کا ممکن نہوا کبھی کبھی اس قلعہ سے دہوان اُٹھتا اور راتون کو شعلہ فشانی ہوتی نظر آتی ہے۔ اور کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ طلسمی مقام اگلے دیوتاؤن کا بنایا ہوا ہے مگر صاحب کمشنر کی تحقیقات سے ایک راجہ دکن کے حکیمون اور نجومیون کی عقل آرائی کا نتیجہ ظاہر کیا گیا ہے۔

صاحب چیف کمشنر نے سرنگ کے ذریعہ سے وہان تک پہونچنے کی راہ نکالی لیکن اُسکے صرف کا تخمینہ کرورون کی مقدار مین ہوتا تھا جسکو فضول سمجھا گیا۔ پھر غبارہ کے ذریعہ سے وہان پہونچنے کی فکر کی لیکن اب تک کوئی وہان نہین پہونچا۔ مین نے اس جگہ کو دیکھا اور اِس مقام کا حال مفصل ایک رسالہ خاص مین بیان کیا ہے جو آگرہ اخبار مین چھپ چکا ہے۔

اگر ہم اِس مقام کو گزشتہ انجینرنگ کا نتیجہ قرار دین تو ہم نہین کہہ سکتے کہ کتنی لاتناہی دولت اس کام مین خرچ ہوئی ہوگی۔ اور وہ کیسی عقلین تہین جنہون نے آدمی کی طاقت سے بڑھکر یہ کام کیا۔

اِسکے بعد آپ اورنگ آباد تشریف لیجائین جو حضور نظام کی عملداری مین مشہور شہر ہے اور وہان سے سات کوس پر ایلورا کے قدیم انجینرنگ کو دیکھین۔

یہ ایک پہاڑ ہے جسکو صناعان قدیم نے کاٹ کر شہر بنایا اور مناسب مقام ہر چیز کو دکھایا ہے۔

اِس سلسلہ مین انسان حیوان۔ عورت۔ مرد۔ لڑکا۔ لڑکی۔ بوڑھے۔ جوان۔ ریچھ۔ بندر۔ شیر۔ تیندوے۔ ہاتھی۔ گھوڑے۔ بازاری۔ درباری۔ کنوان۔ باولی۔ تالاب۔ راجا۔ پرجا۔ چیری۔ رانی۔ اور اونکی مختلف حالتون کے فوٹو دکھائے گئے ہین جنکو دیکھکر عقل حیران ہوتی ہے۔

درجو انجنیر وہان جاتا ہے وہ اوسکو دیکھکر ششدر ہو جاتا ہے۔

مسٹر نگ لکھتے ہین کہ یورپ کی موجودہ حجاری اسکو دیکھنے کے بعد بھی اسکی نقل نہین اُتار سکتے

اور نہ ابھی یورپ کے پاس وہ اوزار نظر آتے ہین جنسے ایسا کام نکالا جائے۔ اور نہ دولت کا اندازہ ہوسکتا ہے کہ کتنے خرچ مین اوسکا بننا ممکن ہوگا۔

اسکے بعد آپ ہندوستان کے بسمارک اور حیدرآباد کے مشہور وزیر سالار جنگ مرحوم کی جاگیر مین اجنٹا کے کمالات انجینرنگ کو ملاحظہ کرین جو ایلورہ کے انجینرنگ سے کچھ کم عقل کو حیرت مین نہین ڈالتے۔

اور ہندوستان مین یہ وہ چیزین ہین جو اہرام مصر کے زمانہ تعمیر کا پتہ بتاتی ہین۔ اور انکی صنعت اور اونکا استحکام اون سے کم قابل قدر نہین۔

اگر یہ عمارتین یورپ مین ہوتین تو سعادتمند ملک نے اونکو اپنے ملک کا نمونۂ افتخار بنا کر رکھا ہوتا - لیکن ہندوستان مین زمانہ کے ہاتھون اونکو ایسی خراب حالت مین دیکھا جاتا ہے کہ اوس سے زیادہ عبرتناک سین کیا ہوسکتا ہے۔

فغان مین آہ مین فریاد مین شیون مین نالہ مین
سناؤن درد دل طاقت اگر ہو سننے والے مین

ہندوستان مین جیسے عالیشان جشن ہوچکے اونکی نقل اوتارنے کو بھی لاکھون خرچ کی ضرورت ہے جب کسی تھیٹر مین اونکا بگڑا ہوا خاکا پیش کیا جاسکے اور لطف یہ کہ ایک فصل ایک تاریخ ایک دن مین امیر غریب - راجا پرجا سب ایک رنگ مین ڈوبے اور ایک ہی دھن کے شیفتہ نظر آتے تھے۔ اور شہر شہر گانو گانو بلکہ کھیت کھیت اوسی دلچسپی سے انتظام کیا جاتا تھا جسکا نمونہ بگڑی ہوئی صورت مین ہولی دوالی دسہرہ مین دیکھ لیا جائے۔

یہ جسکی پیری ہے اوسکا شباب کیا ہوگا

دربارون کے متعلق میری تحقیقات محدود ہے - اور سنسکرت کی لاعلمی اور قدیم دربارون کے اصلی فوٹو آجکل کے طرز تحریر کے موافق قلمبند نہونے سے پورا نقشہ پیش نہین کیا جاسکتا لیکن ہندوستان کے مشہور راجہ مہاراجہ چندر گپت کے دربار کا ایک نامکمل فوٹو جو سنسکرت سے مغربی تحقیقات نے حاصل

کیا انڈیکس سے نقل کیا جاتا ہے جو انگریزی اخبار پایونیر سے ۲ - نومبر ۱۹۰۲ء کے اودھ اخبار مین شایع ہوا ہے -

خدا سر دے تو سودا دے تری زلف پریشان کا
جو آنکھین ہون تو نظارہ ہو ایسے سنبلستان کا

بادشاہانِ اسلام

مثنوی

نوشتہ مولوی سید محمد علی صاحب اشہری مولف مرقع تاجپوشی

ہون شاہجہان سے مین سخن ساز
اُردو ہے مری نسیم شیراز

سو کھلے ہوئے پھول اس چمن کے
گلدستے ہین اہل انجمن کے

خامہ علم و نشان ہے میرا
کاغذ کا ورق جہان ہے میرا

ناظم ہین کلام کے بتالے
ہین فوج کی جا مرے رسالے

ہر دشت ہے شاہراہ میری
ہر شہر ہے تختگاہ میری

دیہیم عجم ہے تاج میرا
ہے وادیٔ سخن خراج میرا

سکندر اعظم کی تاخت تاراج اور ہندوستان کے باہمی نفاق و حسد اور راجون مہاراجون کی خودسری و طوایف الملوکی اور مذہبی قانون کی بے اثری - اور علم و حکمت کے پردون مین جہل و نفسانیت کے موثرات اور عام و خاص کی عیش پسندی و راحت طلبی اور نظم و نسق کی ابتری نے ہندوستان کی شہرپناہ کے دروازے غیر ملک والون کے داخل ہونے کے لئے کشادہ کر دیے - اور مسلمان بادشاہون کو ہندوستان کی تسخیر اور ہندوستان پر فوجکشی کا حوصلہ ہوا -

اور مسلمان بادشاہون نے آٹھ سو برس تک سلطنت کی - اون مین - علاؤالدین - تیمور - بابر - اکبر - جہانگیر - شاہجہان - اورنگ زیب عالمگیر - بڑے اولوالعزم اور عالیشان بادشاہ گزرے ہین -

اکثر ہندو خیال کرتے ہین کہ بعض مسلمان بادشاہون نے غیر مذہب ہونے کی وجہ سے اونکو نقصان پہونچایا لیکن یہ خیال ایک دانشمند اور پولیٹیشن مورخ کا ہونا چاہیئے - کیونکہ اوس زمانہ مین فتحمندی اور شجاعت کا جوش جو مسلمان بادشاہون کے دل مین بھرا ہوا تھا وہ اپنی جوش بہادری و فتحمندی کے سامنے یگانہ و بیگانہ کے دیکھنے کا موقع نہ دیتا تھا -

چنانچہ محمد شاہ بادشاہ دہلی کو نادر شاہ کے ہاتھون وہی تکلیف پہونچی جو ایک ہندو راجہ کو پہونچنا ممکن ہو سکتی ہے -

اور نادر شاہ کی فوجون نے جس سفاکی سے ہندو مسلمانون کا قتل عام کیا اوس سے ہندوستان کے مسلمان بھی مثل ہنود کے متاثر پائے جاتے ہین -

ایران اور افغانستان باوصف مسلمان ہونے کے آپس مین لڑتے رہے - ترکمانون اور آفریدیون کو اپنی بہادری کے سامنے یگانہ و بیگانہ کی پروا نہین ہوتی

سرحدی مسلمان آپس مین ایسے ہی لڑتے ہین جیسے کسی غیر سے لڑنے کو تیار ہون - ہر شخص اوسکی شکست و خونریزی کو اپنا فائدہ اور اپنی فتح سمجھتا ہے - اور اکثر مسلمانون کی بہادر قومون کا یہی خواص نظر آتا ہے - نادر شاہ و محمد شاہ کے علاوہ اکثر اوقات ہندوستان کے مسلمان بادشاہون نے جنگ کے ذریعہ سے اپنا فیصلہ کیا ہے اور اکثر نواب اور والیان ملک نے جنگ کو مقدمۂ نصرت قرار دیا ہے اور ایک نے دوسرے کو غارت کرنے کے بغیر نہین چھوڑا -

جنوبی ہندوستان ایسے واقعات سے بھری ہوئی نظر آتی ہے -

پس مسلمان بادشاہون کا عزم جہانگیری نہ اسلام کے حقیقی مقاصد کے موافق تھا اور نہ اون کو ہندؤن کا نقصان پہونچانا غیر مذہب کی وجہ سے یقین کیا جا سکتا ہے بلکہ اون کا عزم اونکی ذاتی خواہشات

سے متعلق اور اس ملک کے ساتھہ اونکا برتاؤ ایک بہادر فاتح کی حیثیت سے بلاتخصیص کسی مذہب کے سمجھنا چاہیے جس سے اونکے اغراض کے خلاف اگر کسی حصہ ملک کے ہندؤن کو نقصان پہونچائے تو اوس نقصان سے دوسرے گروہ کے مسلمان بھی محفوظ نہین رہتے۔

اور یہی کمبختی اب دوسری صورتون مین جلوہ گر ہوئی ہے۔

یعنی ایک تو زمانہ ہندو مسلمانون مین نفاق کے دیکھنے کا خواہشمند ہے دوسرے دونون قومین اپنے آپس کے بغض و نفاق مین مشق ستم کر رہی ہین۔

زمانہ ہندو مسلمانون مین نفاق اور نااتفاقی کے اسباب و وسایل پیدا کرنے مین دانشمندی ظاہر کر رہا ہے۔

کبھی ہندوؤن کو بعض متعصب مسلمان بادشاہون کی یاد دلا کر اونکو برافروختہ کرتا ہے اور کبھی مسلمانون کو ہندوؤن سے دور رہنے کی صلاح دیتا ہے۔ لیکن دونون قومون کی جب عقل درست اور ہوش ٹھکانے ہوتے ہین اور وہ انصاف و اعتدال کے صحیح راستہ پر چلنا چاہتی ہے تو عقل سلیم سے وہ اپنے مطلب کو پا لیتی ہین چنانچہ تعلیم یافتہ بنگالیون نے اکثر مضمون مسلمان بادشاہون کی نسبت لکھے اور کشادہ دلی سے اونکی فیاض منشی کا اظہار کیا ہے۔

اور ایک بات کو یاد کر کے بتایا ہے کہ مسلمان بادشاہون سے ہندوستان کو بیشے قیمتی فواید نصیب ہوئے جسکی یادگاری آثار اب تک ہندوستان کے ہر حصہ مین موجود ہین۔

اور یہ کہ مسلمان بادشاہون نے پوری فیاضی سے ہندؤن کو برابر کا حصہ دیا اور اون کو اپنی فوجون اور دفترون مین اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ عنایت کیا ہے اور تمام ہندوستان کے والیان ملک اور راجون مہاراجون کا اعزاز و اعتبار اونکی قومی سلطنتون اور موروثی خاندانون کے حسب حال کیا گیا ہے۔

مسلمان بادشاہون کی داد و دہش اور اونکے بذل و عطا کی نشانون سے سوا اسکے کہ اونکو دفترون اور تاریخون مین تلاش کیا جاوے سارا ہندوستان بھرا ہوا نظر آتا ہے۔

ہندوستان کا کوئی حصہ اور کوئی مذہب مسلمان بادشاہون کی داد و دہش اور اونکی خیرات و مبرات اور انعام و اکرام اور جاگیر و معافی سے خالی نظر نہین آتا جسکی تقلید کے زندہ نمونے حیدر آباد لکھنؤ۔ جے پور جودھ پور، وغیرہ موجود ہین جنکو عہد شاہی مین دربار شاہی سے خاص دلچسپی وابستگی رہی ہے۔

اور اونہون نے بھی اوسی دستور کو اپنی ریاستون مین قایم کیا ہے۔ اور اپنی ریاست کے تین حصہ کرکے ایک حصہ بھائی بیٹون کو دیا ہے اور دوسرا حصہ خیرات کا مقرر کیا ہے اور تیسرا حصہ خالصہ کا سمجھا ہے۔ کیا یہ رعایتین اور عنایتین۔ اور یہ فیاضی و کشادہ دلی اپنے اندازہ آئین مین عام دعا و ثنا کی مستحق نہین۔

بعض مسلمان بادشاہون نے ہندو معابد کو نقصان پہونچایا۔

مگر یہ اون کی شخصی طینت اور خود غرضی کا نتیجہ ہے یا پولیٹکل جبروت کے اظہار کی ضرورت جیسے انگلش قوم کے فاتحون نے باوصف اس احتیاط و اعتدال کے مختلف شہرون کی اعلیٰ عمارتون کے کھودنے مین اپنے اظہار جبروت کو مقدم سمجھا۔

اورنگ زیب وہ بادشاہ ہے جسنے مذہب کے بھیس مین مسلمانون کی خونریزی جایز رکھی۔ اور بارہ برس جنوبی دکن کی ہوس مین لڑ بھڑ کر وہین پیوند زمین ہوا۔ اور اپنے باپ شاہجہان کو قید کرکے جو تکلیفت اوسکو پہونچائی اور اپنے حقیقی بھائیون کے ساتھ جس بیرحمی اور بدسلوکی سے پیش آیا اوسکو یاد کرکے دل کانپتا ہے اور ایک نیک طینت آدمی اوسکی تالیف کو خوش طبعی سے نہین دیکھ سکتا تو ہندوون کو اپنے ساتھ اوسکی بدسلوکی کا رونا کیا۔

اوسکے بدلے وہ کیون شاہجہان۔ جہانگیر۔ اکبر کی یاد سے خوش نہون۔

جب مسلمان بادشاہون کی سلطنت قائم تھی تو دلی و آگرہ مین عام ہنود بادشاہون کے درشن کو ایک مبارک شگون خیال کرتے تھے اور اونکی خواہشین پورا کرنے کو قلعہ ہے مبارک مین دریا کیطرف جھروکہ درشن رکھے گئے تھے تاکہ جو متھرا سے ہنود جمنا کے متبرک پانی سے غسل کرکے اپنے گھرون کو واپس آئین وہ بادشاہ کے درشن بھی کرلین جسکے لیئے بادشاہ اون جھروکون مین برآمد ہوتے تھے۔

لکھنو کے تمام ہندو دوکاندار اب بھی صبح کو اپنی دوکان کھولتے وقت فیاض آصف الدولہ کا نام لیتے ہین تاکہ اوس مبارک نام کیوجہ سے اونکا سودا خوب بکے۔ اور لکھنؤ کے ہندوؤن مین شاہی دربار کے آداب و مراسم اور مسلمانون کی ہم صحبتی و ہم نشینی کے عادات و خیالات اس درجہ سرایت کر گئے ہین کہ وہان کے ہندو و مسلمان کا پہچاننا مشکل ہے۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم و جان شدی
تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

مسلمان بادشاہون کے جشنون اور درباروں کے مسلسل واقعات اور مناظر اس ترکیب کے موجود نہین جسمین ایشیائی لٹریچر نے ایک ایک بات کا نقشہ بناکر سامنے پیش کیا ہو لیکن جو حالات ادب اور تاریخ مین موجود اور اونکے جو یادگار باقی ہین اون سے اونکی بلند خیالی اور علو جاہ اور عام فیاضی کا کھلا ہوا ثبوت ملتا ہے۔ ایک ایک جشن جس وسیع دلچسپی اور مقبول عام طریق اور شاہانہ تزئین و تمکین اور فیاضانہ سلوک اور خسروانہ مکارم کے ساتھہ مرتب ہوا اور بادشاہ کی دلچسپی اور رغبت دیکھکر امرا و دولت اور وزرا سلطنت کیطرف سے جو خاص اہتمام اوسکی رونق بڑہانے اور اوسکو مقبول عام بنانے مین کیا گیا اور اوسکے بعد عام درجہ کے لوگون مین جس مجموعی دلچسپی کا اظہار ہوا اوسکے حالات سیکڑون مقامات سے منتخب ہوسکتے ہین اور لاکھون بلکہ کرورون روپیہ اِن جشنون مین خرچ ہوتا ہوا نظر آتا ہے سیکڑون غریب امیر ہوگئے ہین دنی و ادنے اوسط و اعلی ہر درجہ اور ہر طبقہ کے لوگون کو کسی نہ کسی طرح کا فائدہ پہونچے بغیر وہ جشن تمام نہین ہوا۔

جشنون کے لیے دلی اور اکبرآباد مین شاہنشاہ جہانگیر اور شاہ جہان اور محمد شاہ کے ایوان معلے مین بڑے بڑے سامان نظر آتے ہین اور لکھنؤ مین ایک ایک بادشاہ کا قصر شاہی سراپا جشن بنا ہوا عیش و عشرت مین ڈوبا نظر آتا ہے جسکا ایک پہلو قابل نکتہ چینی ہو لیکن اوسکی دلچسپی اور عام فیض رسانی ہر دل کو محو حیرت اور ہر زبان کو صرف تعریف بنائے ہوئے ہے۔

اسیطرح مسلمان بادشاہون کے درباری فوٹو ابن بطوطہ جیسے سیاح اور ڈاکٹر برنیر جیسے سخن آرا کی آنکھون

کے سامنے چکاچوند پیدا کرتے ہے اور ان کے شاہانہ احتشام کے سامنے انکو دنیا مین کوئی نظیر نہین ملتی اور شاہ انکی قدر دانی اور فیاضی اور انکی داد دہش کے سامنے وہ دنیا کے کسی بادشاہ کا مقابلہ کر سکتے ہین۔

ہندوستان کے فاضل ادیب میر غلام علی آزاد بلگرامی نے اپنی کتاب خزانۂ عامرہ مین صفر شاعرون کے صلات و انعام کا ذکر کیا ہے جسکو دیکھکر اسوقت کی قدر دانی اور شاہی نوازشات کا خیال ایک فرضی افسانہ معلوم ہوتا ہے۔

شاہی دربارون مین کسی کو خلعت مل رہا ہے۔کسی کو جاگیر عنایت ہو رہی ہے۔کسی نے فیل خاصہ پایا ہے۔کسی کو مالائے مروارید مرحمت ہوا ہے۔کوئی تلوار مرصع لیکر نکلا ہے۔کوئی پنجہزاری و ہفت ہزاری بنایا گیا ہے۔کسیکو نوبت و نشان عنایت ہوا ہے کوئی ماہی مراتب کا مستحق ٹھیرا ہے۔

اور اسکے ضمن مین امیرون اور وزیرون کی طرف سے فیاضی کے دروازے کھلے ہوئے ہین۔ اور ہر دو کاندار اہل حرفہ اور ہر فرقہ کی رعایا ایک طرح کی دلچسپی مین شریک در اپنے مقاصد مین فائدہ اٹھاتی ہوئی پائی جاتی ہے۔

انہین شاہنشاہ جلال الدین اکبر اور شاہجہان بادشاہ کے دربار کے دربار خاص طور کی تزئین و تمکین اور عطا و کرم سے یادگار تاریخ نظر آتے ہین۔جسکو دیکھنا ہو وہ انکے حالات شمس العلما میر محمد حسین آزاد کی دربار اکبری اور شمس العلما مولوی ذکا اللہ صاحب کی تاریخ ہندوستان عہد اسلام اور اکبر نامہ و آئین اکبری اور شاہجہان نامہ اور تزک شاہجہانی وغیرہ مین ملاحظہ کرے۔

شاہجہان بادشاہ نے دہلی کے قلعہ معلی کی تعمیر اور اپنے تخت طاؤس کی خوشی اور خدا کے ادائے شکر مین جو دربار منعقد کیا اسکی دوسری نظیر نظر نہین آتی اور نہ دنیا مین کوئی ایسا تخت کسی بادشاہ کا پایا جاتا ہے اسکے بعد مسلمان بادشاہون کے زمانہ کی تعمیرات اور انجینئرنگ کو دیکھو تو وہ تمام دنیا مین اپنا جواب نہین رکھتے اور اس لطافت و نزاکت پر انکا لاثانی استحکام آپ ہی اپنی نظیر ہو سکتا ہے۔

جس شخص نے دلی آگرہ۔الہ آباد کے قلعون کو دیکھا اور جسنے اکبرآباد مین تاج بی بی اور شاہجہان

سکندرہ میں اکبر کا مقبرہ اوسکی نظر سے گذرا ہے اور لکھنو میں آصف الدولہ کے امام باڑہ کا لاثانی ہال دیکھا اور اسکے انجینئرنگ کے کمال پر غور کی ہے اور جسنے دکن میں سلاطین بہمنیہ و قطب شاہیہ کی عمارتوں کو مشاہدہ کیا ہے وہ ضرور چشم عبرت سے اونکو دیکھیگا اور اوسکے دل سے بے اختیار اونکے بنانے والون کی تعریف نکلیگی -

ہمارے ہر دلعزیز اور مشہور عام ویسرائے حضور لارڈ کرزن نے آثار قدیمہ کو بچا کے خود قایم رکھنے اور اونکی مناسب مرمت ہونے کا حکم جاری فرمایا ہے جسکو تمام ہندوستان مین استحسان سے دیکھا گیا ہے - خدا اونکو اس احسان کے عوض مین ہمیشہ نیکنام رکھے اور وہ اس سے بھی زیادہ عزت اور فائدہ پانے والے ہون -

اب مین ہندوون کی یادگزشتہ کو خیرباد اور مسلمانون کے دورکو بھی خدا حافظ کہکر ایک نئی سلطنت مین داخل ہوتا ہون جو ہندو اور مسلمان دونون کے لئے سرچشمۂ رحمت اور ذریعۂ امن وعافیت ہے جس سے بڑہکر وہ کسی قوم سے اپنی بہتری کی امید نہین کرسکتے -

نیکی - بھلائی - ہمدردی - فیاضی وغیرہ وہ صفتین ہین جو آپ ہی آپ اپنا اثر پیدا کرتی ہین - اور وہ کسی حال مین فراموش نہین ہوسکتین - پس ہندوون نے اپنے عہد حکمرانی مین جو بھلائیان کین یا مسلمانون سے اپنے زمانۂ کشورکشائی مین جو نیکیان بن پڑین اونکو ہم فراموش نہین کرسکتے -

اور اسیطرح ہم انگلش اوصاف کو اگرچہ اونکی نوعیت ایشیائی طرز کی نہو تاریخ کے اوراق مین تعریف و نیکنامی سے یادگار رہنے کی آرزو رکھتے ہین -

ہندوستان مین انگریزی سلطنت

ہندوستان مین بعد سلطنت شاہنشاہ جہانگیر انگلش قوم کی کمپنی انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے سوداگری کے بھیس مین داخل ہوئی۔ اور بتدریج اوس کمپنی نے اطراف ہندوستان مین اقتدار عظیم حاصل کیا۔ خود بادشاہ اور بڑے بڑے والیان ملک اوس کمپنی کو اپنا طرفدار بنانے مین اپنے حفظ و تمنوعات کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ یہان تک کہ غدر ۱۸۵۷ء تک وہ تمام ہندوستان کی مالک و متصرف سمجھی جانے لگی۔ دلی کا بادشاہ بارہ لاکھ کی پنشن پانے لگا۔

غدر کے بعد آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بحکم بادشاہ انگلستان موقوف ہوئی اور اوس کی جگہ بادشاہ انگلستان کا نام قایم ہوا۔ اور علیا حضرت ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ نے ۱۸۵۸ء سے ختم صدی تک روزافزون ترقی اقبال کے ساتھ اپنا نام نامی ہندوستان کی اول قیصرہ ہونے کی حیثیت سے یادگار چھوڑا۔ ہندوستان کے لئے اون کے ذاتی خیالات مثل مادر مہربان کے ثابت ہوئے اور مسلمانون کو اونہون نے مراحم خاص کا شکرگزار چھوڑا۔ مسلمانون کی زبان اردو سے جو ملک کی عام زبان قرار پاگئی ہے اونکو خاص دلچسپی تھی۔ اور خود اوس زبان کو حاصل کرنے مین کوشش فرمائی۔ سوائے اس کے دارالخلافت اکبرآباد سے حافظ عبدالکریم کو طلب فرماکر اپنے خانگی اسٹاف مین پرایویٹ سکرٹری مقرر فرمایا۔

ہندوستان کی تاریخ مین کوئی ایسی نظیر موجود نہین کہ اوس کا بادشاہ اوس مین موجود نہ رہا ہو۔

ہندوستان قدیم سے اپنے بادشاہ کو اپنے ملک مین دیکھنے کا خوگر ہے اور مسلمان بادشاہون نے بھی اگرچہ وہ ایران وغزنین وغیرہ کہین سے آئے ہون یہین کی رہایش کو اختیار کیا ہی یا یہ کہ وہ کسی کو تخت و تاج دیکر واپس گئے ہین۔ اور اس سے یہان کا روپیہ یہین رہا اور یہان کے لوگون کو اون کے دربارون سے فائدہ اوٹھانے کا پورا موقع ملا ہے اور سب نے مل جل کر حکمرانی کی ہے۔

آب جو یہ ایک نئی صورت پیدا ہوئی ہے - یعنی ہندوستان کا شاہنشاہ لندن مین جلوہ افروز ہے اور اوس کا پارلیمنٹ سلطنت رانی کرتا ہے اور انڈیا کونسل ہندوستان کی خبر رکھتی ہے اور انگلستان کی نزدائی کے تحت مین یہان ایک گورنر جنرل بحیثیت نایب السلطنت کے رہنا اور اوس کے ماتحت فوجی اور ملکی کام ہوتے اور بڑے بڑے معاملات کونسل کے ذریعہ اور انگلستان کی تبعیت سے انصرام پاتے ہین -

آور مغربی خیالات مشرقی خیالات سے علاحدہ اور اپنے قومی اصول کے پابند ہین ان سے ہندوستان کے عام خیالات اور ہر صیغہ کے طرز تمدن اور درباری اور بازاری حالتون پر ایک نیا اور بالکل نیا اثر پڑا ہی اور بادشاہ کے لئے تین خیال پیدا کئے جا سکتے ہین ایک یہ کہ خود بدولت بہ نفس نفیس یہان تشریف رکھین جو کسی طرح ممکن نہین - دوسرے یہ کہ خاندان سلطنت سے ہندوستان کے لئے ایک جداگانہ بادشاہ کا انتخاب ہو اور وہ مستقل طور سے انگلش اصول کے موافق یہان فرمانروائی کرے لیکن یہ بہی ناممکنات سے ہے - تیسرے یہ کہ ہندوستان کی حکمرانی کو انگلستان کی دور دراز مملکت سے علاحدہ کرکے یہان کا پارلیمنٹ اور انڈیا کونسل یہین مقرر کی جاے یہ بہی ہماری قسمتون سے ممکن نہین ؎

ملنا ترا اگر نہین آسان تو سہل ہے ۔ دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بہی نہین

پس ہر صورت سے ہمکو گورنمنٹ انڈیہ کو اپنی جان و مال کا مالک اور خاطر خواہ حکومت کرنے کا خود مختار سمجہنا چاہیئے - اور ہمکو گورنمنٹ انڈیہ کے خلاف کوئی آواز انگلستان کی ہمدردی اور مہربانی کے بہروسہ پر بلند کرنے کو فعل عبث خیال کرنا چاہیئے - جس سے گورنمنٹ انڈیہ اور انگلو انڈین حکام کی ناخوشی ہمکو ہر طرح کی آفتون اور طرح طرح کے نقصانات مین مبتلا کر سکتی ہے اور لندن کی انڈیہ کونسل یا انگلستان کا پارلیمنٹ ہمارے کچہہ کام نہین آسکتا - چنانچہ انگلش گورنمنٹ دو سو برس سے روز افزون ترقی اور عالیشان جبروت کے ساتھ حکمرانی کر رہی ہے اور کئی بہت بڑی بڑی نظیرین ایسی موجود ہین - جن مین لاکہون اور کرورون روپیہ تک خرچ کا انتظام اور انڈیہ کونسل اور ممبران پارلیمنٹ کو

اپنی طرف متوجہ کرنے کا اہتمام کیا گیا - اور انگلو انڈین عہدہ داران کی کارروائی اور اون کے طرز عمل پر چارون طرف کے اخبارون مین صداے واویلا بلند ہوئی لیکن دوسو برس مین کوئی ایک مثال ایسی نہین ملتی جس سے اس امر کا ثبوت ملتا ہو کہ گورنمنٹ انگلستان نے گورنمنٹ انڈیہ یا انگلو انڈین اور انگلش حکام اور عہدہ دارون کے خلاف ہندوستانیون کے حق مین فیصلہ کیا ہو - پس ہم تو ہر عقلمند کو یہی نصیحت کرینگے کہ وہ انتظامی امور مین گورنمنٹ انڈیہ ہی سے چارہ جوئی کا متمنی ہو

انگلش فیاضی

نوشتہ مولوی سید امجد علی صاحب اشہری مولف مرقع تاجپوشی

ہم نے ہندؤن کے عہد حکمرانی کا ذکر سچی تعریف کے ساتھ کیا - اوس کے بعد مسلمان بادشاہون کے شکوہ جہانبانی کی تعریف کے بغیر ہم سے رہا نہ گیا - سچی تعریفین بے اختیار زبان پر آگئین اور لاثانی فیاضیون نے خواہ مخواہ ہمکو اونکی یاد پر مجبور کیا -

اب ہم تمام ہندوستان کا خیال انگلش فیاضی اور برٹش اصول کی جانب رجوع کرنا چاہتے ہین -

واضح ہو کہ ہندوستان پر ایک مغربی قوم حکمران ہے جو یورپ مین بود وباش رکھتی ہے اور اوسکی ہر بات ہمارے مزاج ورواج کے خلاف ہے - لیکن تمام ہندوستان انگلش سلطنت اور اوسکے منشاء تمدن کو اپنے حق مین ابر رحمت خیال کرتا ہے اور عام ہندو مسلمان اوسکو دعاگو اور ثناخوان ہین صرف انگلو انڈین عہدہ دار اور پولٹیکل آفیسر جو نکو متانہ طریق اور خودرائی اور اظہار جبروت سے اوسپر حکومت کرتے ہین اور اون کے طرز عمل سے ہندوستانیون کو تکلیف اور نقصان کا سامنا ہوتا ہے اوس کو وہ پسندیدہ نگاہ سے نہین دیکھتے اور اس موقع پر انگلو انڈین عہدہ دار گورنمنٹ انگلستان کے سامنے یہ خیال ظاہر کرتے ہین کہ ہندوستانی طبائع کے طرز عمل سے شر و فساد کا اندیشہ ہے - حالانکہ تخت و تاج کی نسبت کسی ایک کا خیال ایسا نہین - اور

انگلو انڈین عہدہ دارون کے مقابلہ مین اون کی عرض معروض پر کوئی بااثر نتیجہ ظاہر نہین ہوتا جس پر لازمی طور سے ایک قسم کی مایوسی پیدا ہوتی ہے - اور اس موقع پر ہم بجز اس کے کہ انگلو انڈین حکام کو جو ہماری جان ومال کے مالک ہین اپنا حقیقی حکمران سمجھکر اون کی مہربانیون سے کام نکالین دوسری آسان تدبیر اختیار نہین کر سکتے اور نہ ہمکو اون کے خلاف گورنمنٹ انگلستان کے سامنے اون کی اپیل لیجانا مناسب ہوگا -

ہندوستانیون کو حضور وئیسرائے کی کوٹھی مثل دلّی اور آگرہ کے قلعون کے بلند بام نظر نہین آتی اور نہ اون کو کسی وئیسرائے کا مقبرہ شاہجہان - اکبر - اورنگ زیب کے مقبرون کی طرح عالیشان نظر آتا ہے - نہ وہ وئیسرائے اور لفٹننٹ گورنرون کے ایوانون کے سامنے سلاطین کا ہجوم دیکھتے اور نہ اون کو بادشاہ کے فرق مبارک کے تصدق مین معافیات کی سندین بٹتی ہوئی نظر آتی ہین - نہ اون کے دردولت پر نجومی - رمّال - شاعر - جفّار - مولوی - پنڈت - علما و مشائخ سادات وشیوخ کی قدردانی وتعظیم کا منظر کشادہ ہوتا ہے - اور نہ وہ جشن نوروزی کے سالانہ دربارون مین رئیسون کو جاگیر وخلعت سے مخلّع وممتاز ہوتا ہوا مشاہدہ کرتے ہین اور نہ اون کے اخلاق ومعاشرت سے برابر کا فائدہ اٹھا سکتے ہین - وقس علیٰ ہذا -

لیکن انگلش فیاضیون کی نوعیت دوسری ہے جو گزشتہ مثالون سے زیادہ فیض رسان پائی جاتی ہے یہان ہم چند مثالین پیش کرتے ہین -

(۱) انگلش نے تمام ہندوستان مین لاکھون کرورون روپیہ خرچ کرکے سڑکین تعمیر کرائین -

(۲) انگلش نے لاکھون روپیہ خرچ کرکے عالیشان پل بنوائے -

(۳) انگلش نے ہندوستان کے شہر شہر قصبہ قصبہ بلکہ گانون گانون مین ڈاک خانے کشادہ کیے -

(۴) انگلش نے لاکھون روپیہ کے خرچ سے شفاخانہ اور ہسپتال جاری کیے -

(۵) انگلش نے کرورون روپیہ ملک کی اعلیٰ تعلیم مین صرف کیا -

(۶) انگلش نے کروڑون روپیہ کے خرچ سے ہندوستان کے ہر حصۂ ملک مین ریلوے جاری کی

(۷) انگلش نے لاکھون روپیہ کے صرف سے تار برقی جاری کیا۔

(۸) انگلش کے عہد مین مغربی علوم کی بدولت بہت سی ایسی ایجادین ہندوستانیون کے کام مین آ رہی ہین جو بطور معجزہ معلوم ہوتی ہین۔ اور جو کرورن روپئیے کے خرچ سے پیدا کی گئی ہین۔

علی ہذا القیاس انگلش کی بہت سی فیاضیان ایسی ہین جن کا اثر ادنی و ادنے درجہ اور اوسط و اعلے طبقہ کے عورت و مرد کو استحسان کا موقع دیتا ہے اور تمام ملک اوس سے فائدہ اوٹھاتا ہے۔

پچھلے راجاؤن اور بادشاہون نے صرف اپنی فیاضی کو اپنے خرچ سے پورا کیا جس سے وہ اوس فیاضی کو عام طور سے وسیع نہ کر سکے۔

لیکن انگلش کی فیاضیان جس انتظام کے ساتھ ملک سے تھوڑا تھوڑا حصۂ خرچ کا لیکر اوسکو بہت بڑے عیش و آرام اور امن و اطمینان کا مستقل اور وسیع ذریعہ ثابت ہو رہی ہین۔

اور جیسے نیچر کی فیاضیون سے ہر شخص یکسان فائدہ اوٹھا سکتا ہے ویسے ہی انگلش کی فیاضیون سے ایک غریب آدمی بطور ویسرائے اور لفٹننٹ گورنرون کے متفیض ہو سکتا ہے۔

اگر ویسرائے اول درجہ کی گاڑی مین سوار ہو سکتے ہین۔ تو ایک غریب مسافر کی تھرڈ گاڑی اوسی انجن کے ساتھ اوسکو ویسرائے کی گاڑی سے پہلے اسٹیشن پر داخل کر سکتی ہے

اب رہی یہ بات کہ انگلش قوم ان کے بنانے اور جاری کرنے سے جو فائدہ اوٹھاتی ہے اور جس عقل و حکمت سے وہ علم کو عملی صورتون مین دکھاتی ہے اوس سے ہندوستانیون کو آگاہ اور برابر کا شریک کیا جائے۔ یہ کوئی معمولی بات نہین ہے جو ایک مغربی قوم اپنے خاص فوائد کو جو اوس نے اپنے لئے محفوظ رکھے ہون مفتوح ملک کو بخشدے یا وہ اپنے اغراض مصالح سے دست بردار ہو جائے۔

نیشنل کانگرس

نوشتہ مولانا سید امجد علی صاحب اشہری

ہندوستان مین پندرہ سولہ برس سے ہندوؤن کی یہ قومی پارلیمنٹ ملکی رفارم کے نام سے اپنا کام آزادانہ سرگرمی سے کر رہی ہے اس مجلس کے اکثر ممبر اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور اپنے ملک اور اپنی قوم مین با اثر لوگ ہین۔ بعض ہندو والیان ملک بھی شریک ہین۔ اس مجلس مین زیادہ تر بنگال کے تعلیم یافتہ بنگالیون اور پونا و بمبئی کے تعلیم یافتہ برہمنون اور مرہٹون کی آمادگی پائی جاتی ہے اور دوسرے تمام فرقون کے ہنود ان کی تقلید مین سرگرم ہین۔ اور انکی تعلیم یافتہ عالتون اور مجموعی اتفاق و دولت مندی نے مستقل طور سے اس کام مین سرگرمی و آمادگی ظاہر کی ہے اور علاوہ ہندوستان کے انگلستان مین بھی اپنے دعاوی کو بلند آہنگی سے پیش کیا۔ اور پارلیمنٹ کے ممبرون کو ہندوستان کی ہمدردی اور اپنی ہم آہنگی پر ایک حد تک مائل کر لیا ہے۔

اس مجلس کا عام خیال یہ ہے کہ انگلستان کے پارلیمنٹ مین ہندوستان کے ممبر بھی شریک کیے جائین۔ اور انڈیا کونسل بھی ہندوستانی ڈیلی گیٹون سے خالی نہو۔ ویسراے کی کونسل اور دوسری کونسلون مین ہندوستانی ممبر آبادی کی حیثیت سے مقرر ہون۔ تمام فوج جسمین جنرل۔ کرنل۔ لفٹنٹ کپتان انگریز ہی ہین اور ہندوستانیون کو یہ عہدے نہین دئے جاتے وہ ہندوستانیون کو بھی دئے جائین اور ہندوستانیون کا پورا اعتبار کیا جاے اسی طرح سولین عہدون مین زیادہ اعتبار و کشادہ دلی ظاہر کیجائے۔ اور تمام ملک سے جو ہتھیار لے لئے گئے ہین اسمین ایک حد تک باقاعدہ رعایت کیجائے جس سے عام بے اعتباری کا ذلیل اثر دور ہو۔ اور ملک سے سپاہیانہ اوصاف فنا پذیر نہونے پائین۔ اور ہندوستان کی تجارت کو انگلستان کی تجارت کے دباؤ مین نہ رکھا جائے۔ اور ہندوستان کا روپیہ زیادہ ستانی کی مدین خرچ نہ کیا جائے۔ اور ہندوستان کے خزانہ پر دوسرے مقامات کا بار نہ ڈالا جائے

انگلستان کو مالدار بنانے کے لئے ہندوستان کو مفلس نہ کیا جائے۔ عدالتون مین گورے کالے۔ یوروپین۔ یوریشین سب کے حقوق برابر تسلیم کئے جائین۔

انگلو انڈین کی پرورش کے لئے ہندوستان کا روپیہ وقف عام نہ کیا جائے۔ جو عیسائی مذہب یا انگلش قوم سے مخصوص ہین وہ مصارف ہندوستان کے ذمہ عاید ہونا چاہئین۔

ہندوستان کے والیان ملک کو جو ایجنٹون اور رزیڈنٹون کے ہاتھون تکلیف پہونچتی ہے اور جس غیر متوقع طریق سے وہ نگرانی کرتے ہین اوس کی اصلاح کی جائے۔

سلف گورنمنٹ کے طریق کو زیادہ وسعت دی جائے۔

ملک کی تجارت اور رفاہ کی یہ جو چیزین سرکار نے اپنے قبضہ مین کر رکھی ہین اور وہ سرکار کے خاص انتظام سے متعلق ہین وہ ملک کے حق مین چھوڑی جائین یا اون مین رعایت کی جائے جیسے جنگل و افیون وغیرہ۔

ٹکنیکل تعلیم مین ترقی ہو۔

ٹکس کو موقوف کیا جائے۔

جو فنڈ ہندوستانیون کی اعانت و ہمدردی کے نام سے جمع ہوتے ہین وہ ہندوستانی ممبرون کی راے سے اونہین کے اغراض مین خرچ ہون وہ روپیہ دوسرے کامون مین نہ لگایا جائے۔

کسی نیا قانون جاری ہونے کے وقت ہندوستانیون کی خواہشات و اغراض کا خاص لحاظ کیا جائے۔ صرف بطور حکم کے اوسکو پاس نہ کیا جائے وغیرہ وغیرہ۔

اس قسم کی بہت سی باتین ہین جو پندرہ سولہ برس سے سال بسال گورنمنٹ انڈیہ کی توجہ اور پارلیمنٹ انگلستان مین چارہ جوئی کی غرض سے پیش ہوتی ہین اور ہر سال اس مجلس کا اجلاس دسمبر کے آخر ہفتہ مین ہوتا اور اوس کے انعقاد کو پیشتر سے کسی حصہ ملک مین ایک شہر تجویز کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگلی مرتبہ یہ مجلس احمد آباد مین منعقد ہوئی تھی۔

انگلستان کے انگلش طبائع مین ان خیالات کو خاص دلچسپی و ہمدردی سے دیکھا جاتا ہے اور بعض انگلشمین اپنی ذات سے اس کام مین شریک ہین اور گورنمنٹ انڈیا بھی ان تمام خواہشون کو بڑی دانشمندی و بیدارمغزی سے دیکھتی اور سنتی ہے اور کانگرس کے کئی مطالبات پر عاقلانہ قدرشناسی کا برتاؤ ظاہر کیا گیا ہے اور کانگرس کے پرجوش اور باثر ممبرون اور پریسیڈنٹون کو بڑے بڑے عہدے دیے گئے اور اونکو جج بنایا گیا ہے۔ لیکن انگلو انڈین عہدہ داران خیالات کو سننے کے روادار نہین اور نہ گورنمنٹ انڈیا ایسے اقتدارات کا دینا مناسب سمجھتی ہے

سوا اس کے تمام مسلمان اس مجلس کی شرکت سے علاحدہ ہین اور اونھون نے خود کو گورنمنٹ کی پولیٹیکل مصلحتون سے علاحدہ کر کے اپنی تعلیمی ضرورتون کے حسب حال جداگانہ ایک مجلس قائم کر لی ہے جو محامڈن اورینٹیل ایجوکیشنل کانفرنس کے نام سے موسوم ہے اوس کا ذکر آئندہ کیا جائے گا۔

محمڈن اورینٹیل ایجوکیشنل کانفرنس

نوشتہ مولانا اشہری صاحب

جب ہندو کانگرس کا غلغلہ بلند ہوا۔ اور ہندو لیڈرون نے اپنی خواہشات کو پبلک کے سامنے پیش کیا تو بہت سی طرح پر ہر شخص کو اون کی صدا مین دل پسند معلوم ہوئین اور بعض مسلمان بھی اوس مین شریک ہونے کو آمادہ ہوے لیکن آنریبل سر سید احمد خان بہادر اور عالیجناب نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان صاحب بہادر اور شمس العلما مولانا سید حسین صاحب بلگرامی جیسے یگانہ روزگار اصحاب نے اوس سے احتراز کیا۔ اور عام مسلمانون کو اوس سے علاحدہ رہنے کی صلاح دی۔ اور اوس کے باثر وجوہ پیش کئے۔ ازانجملہ ایک یہ کہ مسلمان ہندوون کے مقابلہ مین کم ہین سوا اس کے مسلمانون کی کوئی طاقت ہندوون سے لگا نہین کھاتی نہ مسلمان عام تعلیم مین اونکے برابر ہین۔ نہ مال اور دولت مین اونکی ہمسری کر سکتے ہین۔

اس لئے وہ نیشنل کانگرس کے اصول سے ہندؤن کی طرح فائدہ نہین اُٹھا سکتے۔ اس لئے اُن کے شریک ہونے سے ہندؤن کا فائدہ اور مسلمانون کا نقصان ہے۔

جب یہہ صدائین چارون طرف بلند ہوئین تو عام مسلمانون نے خود کو نیشنل کانگرس سے بالکل علاحدہ کر لیا۔ اور اشتہار دیا کہ وہ گورنمنٹ کی کسی پولیٹیکل پالسی کے خلاف اپنی صدا بلند کرنا نہین چاہتے۔ اور اپنی قومی تعلیم اور گورنمنٹ کی مصلحتون کو قوم اور قوم کی ضرورتون کو گورنمنٹ پر عاجزی و ادب سے ظاہر کرنے کے لئے اپنی ایک مجلس جداگانہ ترتیب دی جو محامدن اورنٹیل ایجوکیشنل کانفرنس کے نام سے موسوم ہے جس کا ذکر اوپر کیا گیا۔

اب کی مرتبہ اوس کا اجلاس بہت بڑے شان و شکوہ سے بزمانہ دربار اعلیٰ حضرت ادورڈ ہفتم خاص پائے تخت دہلی مین منعقد ہوا۔

ہز اکسلنسی آغا خان بہادر بمبئی جو اپنے اعزاز کا شاہانہ درجہ رکھتے ہین۔ اس کانفرنس کے پریسیڈنٹ تھے۔ اور اعلیٰ حضرت شاہنشاہ کی بارگاہ مین مسلمانونکا ایڈریس حضور لارڈ کرزن ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند و قائم مقام شاہنشاہ کے حضور مین پیش کرنے کو ہز اکسلنسی نواب میجر حامد علی خان صاحب بہادر فرمانروائے رامپور نے خود کو اس برات کا دولہا بنایا تہا اور عالیجناب نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی صاحب بہادر نے دونو کامونکی عہدہ سکرٹری کے فرایض کو نہایت عالیشان اور قابل قدر طریق سے انجام دیا اور سچ تو یون ہے کہ یہ تمام شان و شکوہ ایک نواب محسن الملک بہادر کی ذاتی اثر و اونکی لاثانی دستی سعی کا نتیجہ ہے جس نے دلی جیسے مقام و شاہنشاہی دربار ایسے عالیشان ہنگامہ مین مسلمانون کی مجلس کو اس شاندار طریق سے ظاہر کیا جو اس دربار کی تاریخ مین ہمیشہ یادگار رہے گا۔ چونکہ اس مجلس اور ایڈریس کی کارروائی کا ذکر اس موقع مین بیجا ہے خود علاحدہ کیا جائے گا۔ اس لئے ہم موقع پر زیادہ طوالت دینا نہین چاہئے ان برٹش گورنمنٹ کے ساتھہ مسلمانون کی عام وابستگی کے متعلق جو ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا مضمون ایک انگلش مدبر نے لکھا اوسکو اخبار المویدمصر کے ترجمہ سے اقتباس کر کے ذیل مین نقل کرتے ہین اور چند فقرے نواب محسن الملک بہادر کی نسبت آگرہ اخبار سے نقل کئے جاتے ہین +

عالیجناب نواب محسن الملک بہادر

فطرت کا ہر سلسلہ نیرنجات قدرت کے مختلف مناظر اور موثرات کو اپنے ساتھ لئے ہوئے نظر آتا ہے ادنے اور اعلیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ درجات ممیز ہوتے ہین - پتھرون مین ایک پتھر وہ ہین جن سے خوش گوار چشمے پھوٹتے اور فیض رسان دریا جاری ہوتے ہین جو وادی کو گلزار اور دشت کو مرغزار بنا دیتے ہین - ایک وہ ہین جنکے پاس جاتے دم گھٹتا اور جسم جلتا ہے -

جواہرات مین موتیون کی سینکڑون لڑیان بمبئی اور سیلون کے میمن اور جواہر فروش بیچتے نظر آئین گے - لیکن کوہ نور ہیرا اور شب چراغ لعل بادشاہون کے تخت و تاج کے لئے مخصوص ہین نباتات مین ہر دوئیدگی جیون بوٹی نہین ہوسکتی - سرو شمشاد کی راست قامتی دوسرے درختون کو نصیب نہین - چرندون مین گھوڑے کی شرافتین گورخر مین کہان - پرندون مین شہد کی ملکہ کو اپنی جمہوری سلطنت مین کوئین کہلانے کا خداداد مرتبہ حاصل ہے لیکن سب مکھیان اوسکی ہم مرتبہ نہین ہوسکتین -

اِسی طرح جو مخلوق ناطق کہلاتی ہے اوس کا شمار لاکھون اور کرورون سے بڑھکر اربون کی گنتی مین پہونچا ہوا - لیکن قابل یادگار آدمیون کو دیکھو تو انگلیون پر شمار ہونے کے لایق پائے جائینگے جیسے گلیڈ اسٹون - بسمارک - سالار جنگ - سلطان عبد الحمید خان - امیر عبد الرحمن خان اور اگر اس طبقہ کے بعد دوسرے مرتاض و کاملین پر غور کرو - تو وہ بھی ہر قوم یا ہر ملک مین معدودے چند نظر آئینگے -

ابھی انگلستان مین تبدیل وزارت کا مسئلہ پیش ہے لیکن دوسرا لارڈ سالسبری پیدا نہین اور نہ موجودہ وزیرون کے مقابل اوس درجہ اور اثر کے دوسرے وزیر نظر پڑتے ہین جیسا پائنیر نے ایک متوسط آرٹیکل لکھا ہے -

پچھلی تاریخ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشیائی دنیا مین سینکڑون بادشاہ - وزیر - ناظم

نامور حکیم۔ طبیب مختلف لیاقتون مین اعلی درجہ کے مقیاس کمال تک پہونچے لیکن زمانے نے بہت ہی تہوڑسے نامون کا انتخاب کیا اور اوس مین بہی بہت ہی تہوڑے لوگ یادگار عام کا درجہ حاصل کر پائے اور وہ انتخاب و یادگار ایسا آہرٹ ہے۔ جسکو نہ سمندر کے طوفان نے روکا اور نہ وہ حوادث بے باد و باران سے فنا پذیر ہوا۔

اسی طرح زمانے نے کمال کے سامنے شاہ وگدا کا کچہ لحاظ نہین کیا۔ معمولی بوریا نشینون کی چٹائیان تخت طاؤسی اور سریر طاق دیسی کے اوپر بچہی ہوئی نظر آتی ہین۔

ہر چند اب مسلمانون کی سلطنت کا وہ عالیشان دربار باقی نہین جو ہم قلعہ معلی کے ہوس آف لارڈس (دیوان خاص) اور ہوس آف کامنز (دیوان عام) مین فیضی اور ابو الفضل جیسے لوگون سے انٹروڈیوس کرا سکین۔ لیکن اب بہی بگڑنے مین بننے والی کچہ صورتین باقی ہین جو دربار کی یادگاری علامتون مین روشناس خاص ہو سکتی ہین

جیسے ہمارے یوسف لقا ملکی ہیرو اور قومی لیڈر عالی جناب نواب محسن الملک مولانا سید مہدی علی خان صاحب بہادر +

محسن الملک کے لائف کی شنجرفی سرخیان آسمان کے افق مین پہولی ہوئی شفق سے کم جلوہ ریز نہین ؎

داماں نگہ تنگ وگل حسن تو بسیار گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

سید کی لائف مین محسن الملک کی شرکت سخن مین لفظ لفظ مین معنی اور معنی مین مطلب یا سینہ مین دل اور دل مین جان اور جان مین قوت کی طرح نظر آتی ہین ؎

حرم و دیر مین ہے جلوہ پرفن اون کا دو گہرون کا ہے چراغ اک رخ روشن اون کا

نواب محسن الملک نے جب سے ہوش سنبہالا۔ قبولیت اور بلند نامی اونکے کام کے ساتھ ہوئی۔ نظام گورنمنٹ کی خدمات کو اونہون نے اس لاثانی طریق سے انجام دیا کہ وکنی یوروپین۔ پارسی۔ مدراسی۔ وغیرہ سب اون کا دم بہرتے ہین۔ حیدر آباد کے رزیڈینٹون کی نگاہین سب سے پہلے

ادن پر پڑتی رہین - انگلستان کے اخبارات مین سر لیپل گریفن جیسے رزیڈنٹ نے اونکے لاثانی بر ہونے پر مضمون لکھے - اور حیدر آباد کی کارفرمائی کے بعد گورنمنٹ انڈیہ نے اونکی خدمات کونہایت روشنضمیری سے دیکھا اور اوس کو قابل اطمینان سمجھا - مسٹر لاٹوش نے اون کو دوسرا سرسید قرار دیا - ہندوستان کے ہر حصہ مین اون کی پوری تعظیم کی گئی - یوروپین حکام نے کالج کی اعانت کو اون سے ہاتھ ملانے مین بہت بڑی فیاض طبعی کا اظہار کیا - صاحبان لفٹنٹ گورنر پنجاب و بنگال و ممالک متحدہ اور ہز اکسلنسی مہاراجہ صاحب بہادر بڑودہ اور حضور فرمانروائے رامپور نے اون کو اعزاز خاص کا مستحق سمجھا - ممالک متحدہ کے علاوہ بنگال - بمبئی - مدراس - وسط ہند اور ہندوستان کے ہر طرف بلکہ سیلون وغیرہ دور دراز مقامات تک اون کا اثر ظاہر ہوا اور تمام قوم نے اون کے کامون پر پورا بھروسہ کیا اور اپنے پیارے بچون کو اون کی گود مین دیا جس سے طلبہ کی تعداد مین المضاعف سے زیادہ ترقی ہوگئی - اور اونکے طرز عمل نے کانفرنس کو ہندوستان کے حسب حال ایک عالیشان ہوس آف کامنز کا نمونہ بنا دیا ہے اور ہز اکسلنسی آغا خان اور ہز اکسلنسی نواب صاحب بہادر رامپور جیسے مقتدا اور فرمانروا اوس سے دلچسپی اور وابستگی رکھتے ہین -

محسن الملک مسلمانون کے متلاطم سمندر مین ایک عجیب قابل قدر لایٹ ہوس ہین جنکی روشنی مین ہمارا قومی جہاز ایک خاص راستہ پر جارہا ہے اور انگلش آگبوٹ بھی اوس سے ایک صحیح راستہ کا سراغ پاتے ہوئے نکلتے ہین -

اگر اس منارہ کو چند گز اور بلند کر دیا جاسے تو اوس کی رہنمائی مین زیادہ وسعت پیدا ہو -

اسلام اور برٹش گورنمنٹ

حال مین جو انگلستان کے چند قابل جادو نگارون نے سلطنت انگلشیہ اور اس کی نو آبادیون پر ایک ضخیم کتاب لکھی ہے اس کے پانچوین مضمون کا عنوان "اسلام اور دولت برطانیہ" ہے -

اس کے لکھنے والے مسٹر ڈی جے کوربٹ ہین جنھون نے اس کتاب کی ایک کاپی مصر کے مشہور روزانہ اخبار المویدکو بھیجی - المویدنے اس مضمون کی بڑی قدر کی ہے اور اس کا ترجمہ اپنی راے لکھیا تھہ کئی لیڈرون مین شائع کیا ہے - وہ لکھتا ہے کہ فاضل مضمون نگارنے جو کچہہ لکھا ہے وہ ہرطرح قابل دید ہے اونہون نے اس مضمون مین چار باتون پر زیادہ زور دیا ہے - اول تو یہ کہ

دنیا مین سب سے بڑی اسلامی سلطنت انگلستان ہے

اس کے ثبوت مین مختلف سلطنتون کی اسلامی آبادیون کے اعداد و شمار کو دیا گیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ سلطنت عثمانیہ کے ماتحت یوروپ - ایشیا اور افریقہ مین صرف ایک کرور ترسیٹھہ لاکھہ ساٹھہ ہزار مسلمان آباد ہین اور سلطنت چین کے ماتحت صرف تین کرور بیس لاکہہ مسلمان آباد ہین لیکن سلطنت انگلشیہ کے ماتحت دس کروڑ ستر لاکہہ چہتر ہزار آٹھہ سو چار مسلمان آباد ہین - جسکی تفصیل یہ ہے ہندوستان (۵۷۳۲۱۱۶۴) سرحد ہندوستان (۱۷۴۰۰) امریکہ شمالی وجنوبی (۴۹ ہزار) آسٹریلیا اور اوشینیا (اُنیس ہزار) سیلون (۲۲۴۰۰۰) جزایر مالدیپ و لکادیپ (۴۴ ہزار) بلوچستان (۵ لاکہہ) بحرین (۲۵ ہزار) جزیرہ سقوطرہ و عدن و پرم (۵۳ ہزار) جزیرہ مارشس (۳۴۷۶۳) راس امید (۱۵۰۹۹) دیگر نو آبادیان (۱۴۶۰۵) جزیرہ نما ملایا (۲۸۴۹۹۳) بورنیو (۱۷۴۰۰) جزیرہ برنوی (۱۷۵۰۰) ساراوک (۴۵۰۰۰) جزیرہ لابیوان (۵۵۶۰) قبرس (۴۷۹۲۶) مصر (۸۹۷۸۷۷۵) سوڈان (ایک کرور ساڑہے پانچ لاکہہ) بلاد نائیگر (ڈہائی کروڑ) لیگاس (۲۷۲۰۰) گولڈ کوسٹ (ڈیڑہ لاکہہ) گیمبیا (۲۳ ہزار) سیرا لیون (۷۰ ہزار) شرقی افریقہ (ساڑہے بائیس لاکہہ) وسطی افریقہ (دو لاکہہ ۱۸ ہزار) اوگنڈا (ایک لاکہہ) زنجبار و پمبا (بیس ہزار) سومالی (پچاس ہزار) - چونکہ یہ اعداد و شمار ۱۸۹۱ء کی مردم شماری سے لئے گئے ہین - اس لئے المویدنے اس تعداد پر دس برس کی میعاد کا اضافہ بڑہا کر غالباً صحیح اندازہ کیا ہے کہ ۱۹۰۱ء کے بموجب گورنمنٹ انگلشیہ کے تحت تیرہ کرور ستاسی لاکہہ چہہ ہزار سات سو چالیس مسلمان آباد ہونگے - پس اس تعداد سے ظاہر ہے کہ جس سلطنت

کیساتھ سب سے زیادہ مسلمانون کی قسمتین وابستہ ہین وہ انگلش گورنمنٹ ہے اور اس لئے یہ کہا بیجا نہین کہ یہ گورنمنٹ دنیا مین سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہی مردم شماری سے جو آبادی کی تعداد معلوم ہوتی ہے وہ عموماً کم سے کم ہی ہوسکتی ہے لیکن باوجود اس کے مسلمانون کی جو تعداد اُوپر دی گئی ہے وہ دنیا بھر کے مسلمانون کی تعداد سے نصف ہے۔" اس کے بعد دوسری بات جسپر مضمون نگار نے بحث کی ہے وہ

انگریزون کا مسلمانون کے ساتھ برتاؤ

ہے چنانچہ لکھا ہے کہ "سب سے زیادہ اہم بات جو ہمارے لئے قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ ہماری سلطنت مین اندازاً ۲۹ فیصدی مسلمان آباد ہین اور ان کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے وہ مذہبی آزادی رکھتے ہین اور دولت و ثروت مین علم و ادب مین رفتہ رفتہ ترقی کرتے جاتے ہین۔ عنقریب ایسا ہونے والا ہے کہ ہندوستان ایشیا مین اور مصر افریقہ مین تمدن و تہذیب کا سرچشمہ خیال کئے جائین گے۔ لیکن باوجود اس کے ہم نے ان کے لئے کچھہ نہین کیا ہے۔ باوجود اس کے ہماری مصلحتین ان کی مصلحتون سے مربوط ہین اور ہمارا مستقبل ان کی آیندہ حالت سے وابستہ ہے ہم ان کی طرف سے غافل ہین۔ بقول سر رچرڈ ٹیمپل کے "سلطنت انگلشیہ اسلامیہ اور سلطنت برطانیہ مین تمیز کرنا ممکن نہین ہے"۔ اور اس لئے مسلمانون کی ترقی خود ہماری ترقی ہے لیکن ہم نے مسلمانون کے ساتھ کئی ایسے سلوک کئے ہین جن سے فریقین کے ارتباط مین فرق آگیا ہے۔ چنانچہ اس سلوک کو ڈاکٹر لیٹنر کے یہہ فقرے ہمین یاد دلاتے ہین کہ صدر دیوانی اور نظامت کے محکمون کے ٹوٹ جانے سے انگریزون اور مسلمانون کے اختلاط کا خاتمہ ہوگیا ہماری عدالتین اصل مقصود سے دور جا پڑین۔ کیونکہ ہمارے جج عربی زبان سے بالکل ناواقف ہوتے ہین۔ اور اس لئے ان مین سے کوئی بھی اتنی قابلیت نہین رکھتا کہ مسلمانون کے معاملات مین فیصلہ کر سکتا ہو۔ اسکے علاوہ ہم نے یہ ستم کیا ہے کہ پہلے جو وظائف اور عطیات مسلمانون کے لئے مقرر تھے ان کو ہم نے موقوف کر دیا ہے۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا ہی کہ ان کی تمدنی حالت

مین تنزل آگیا ہے - یہی وجہ تھی کہ جب مذکورۂ بالا امداد کے نہ ملنے سے مسلمان تنگ آ گئے تو ۱۸۹۳ء مین ایک موقع پر انہون نے لارڈ رابرٹس کے روبرو بیان کیا کہ ہندوستان کے مسلمان آپ سے امید رکھتے ہین کہ آپ گورنمنٹ انگلشیہ سے ان کی جنگجویانہ قابلیت کی تعریف کرینگے تاکہ جو قدیم امداد گورنمنٹ سے ان کو ملنی موقوف ہو گئی ہے وہ جنگی وظائف کی صورت مین پہر جاری ہو جائے اس کے بعد مضمون نگار نے -

مسلمانون اور انگریزون کے ارتباط کی ضرورت

پر بحث کی ہے چنانچہ لکھتا ہے کہ جن لوگون نے مسلمانون اور انگریزون کے درمیان ارتباط بڑہانے کی کوششین کی ہین ان مین سے سر سید مرحوم قابل ذکر ہین - انہون نے ۱۸۷۵ء مین اس غرض سے ایک مدرسہ قایم کیا کہ مسلمانون کو یوروپین تعلیم دے کر انہین سرکاری عہدے دلائے جائین - اس مدرسہ کی تعریف ہندوستان کے ہر وسیرا ے نے کی اور بہت سے معزز انگریزون نے بہی جن مین سر ولیم میور جیسے مخالف اسلام لوگ بہی شامل ہین اس کو اچہا کہا اور مدرسہ کا اصل مقصود بقول لارڈ ایلگن کے یہ نہین کہ محض تعلیم دے بلکہ یہ بہی ہو طلبا کو اخلاقی تربیت دے ،، - ہمارا فرض ہے کہ ایسے مدرسون کو جو مسلمانان کی ترقی کے واسطے قایم ہوئے ہین حتی الوسع امداد دین اور دین اسلام کیطرف سے جو غلط فہمیان ہمکو ہین - ان کو رفع کر دین - کچہہ عرصہ ہوا جبکہ ہماری فوج بوئرون سے لڑ رہی تہی تو مسٹر مارسین نے بیان کیا تہا کہ تمام ہندوستان کے مسلمانون نے اپنی مسجدون مین جا کر انگریزون کے لئے فتح و نصرت کی دعائین مانگی ہین ،، اس سے ظاہر ہے کہ گو مسلمان غیر مذہب رکہتے ہین لیکن بلحاظ ایک بادشاہ کی رعایا ہونے کے وہ ہمارے بہائی ہین - کون نہین جانتا کہ اگر خدانخواستہ روس اور انگلستان کی لڑائی چہڑ گئی تو اسوقت افغان کی طرفداری ہمارے حق مین کیسی اہم بات ہو گی - لیکن ہم کو یہ بہی جان لینا چاہیئے کہ افغانستان کے مسلمانون کا اتحاد ہندوستان کے مسلمانون کے اتحاد سے بہت تعلق رکہتا ہے ایشیا کو چہوڑ کر افریقہ کو دیکہا جائے تو وہان بہی مسلمانون کا ایک زبردست فرقہ سنوسیہ موجود ہے -

جو دن رات اپنی قوت کو بڑہا رہا ہے اور حتی الامکان ہمارے مقابلے کی کوشش کر رہا ہے پس اگر ہم ہندوستان کے مسلمانون کو اپنا بنا کر سنوسیون کے مقابلے مین انہین صف آرا نہ کرینگے تو اس مین ہمارا ہی نقصان ہوگا۔ مسلمانون کو چاہیئے کہ وہ بہی اپنے سے بیجا عقیدون کو جو درحقیقت دین اسلام کا جزو نہین ہین چہوڑ دین اور آغاز اسلام مین جو اسلام کے بانیون کی حالت تہی اس کی تقلید کرین۔ جسٹس سید امیر علی نے اس بارے مین ٹہیک ریمارک کیا ہے کہ مسلمانون کے تنزل کی ایک بڑی وجہ یہ بہی ہو کہ بہت سی باتین جو اسلام سے خارج ہین وہ ان کے عقیدون مین جاگزین ہین۔ وہ خیال کرتے ہین کہ۔

اب اجتہاد کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہی

اور مذہبی امور مین رائے زنی حرام ہو گئی ہے اور اس لئے وہ انیسوین صدی مین نوین صدی کے مفسرین اور فقہا کے اقوال پر چلتے ہین اور دنیا کی موجودہ حالت کا خیال نہین کرتے۔،،

آخر مضمون مین یہ دکہایا گیا ہے کہ اسلام تہذیب سکہانے والا مذہب ہے چنانچہ لکہا ہے کہ" بقول مسٹر ڈزویرس کے جس زمانے مین یورپ جہالت کی تاریکی مین غرق تہا اہل عرب پانچ صدیون تک علوم و عرفان کی روشنی سے عالم کو منور کرتے رہے۔ انہون نے یوکلیوس کے ہندسہ کو اور ارسطو کی منطق کو ترجمہ کیا۔ علم زراعت اور علم ہیئت کو ترقی دی اور علم الجبرا اور علم الکیمیا کو ایجاد کیا۔ اور شہر بشہر مدرسون اور مسجدون کو قایم کیا اور یوروپ کو ابن رشد کا فلسفہ اور سلرنو کی طبیعیات سکہائی۔ ان کے نبی محمدؐ کی حدثین جابجا ان کو تحصیل علم کی ترغیب دیتی ہین۔ انہون نے عرب سے شرک اور بت پرستی کو ہی نہین مٹایا بلکہ ان کی بہت سی لغو اور بیہودہ عادتون اور رسمون کو بہی محو کیا۔ اگرچہ تعدد ازدواج اور بردہ فروشی کی رسمین مخرب اخلاق تہین۔ لیکن مصلحت وقت کی وجہ سے بانی اسلام نے ان کو بالکل نہین مٹایا البتہ بہت سی بندشین ان پر لگا دین۔ بردہ فروشی کے حق مین یہ اصول مفید ہوا کہ کوئی کافر غلام مسلمان ہو جائے تو وہ آزاد ہی اور جب مسلمان یہ سمجہ گئے کہ ان کے دین کا یہ منشا ہی کہ صرف قیدیان جنگ کو غلام بنانا جائز ہے باقی

کسی شخص کا بیچنا جائز نہین تو وہ بردہ فروشی سے نفرت کرنے لگے - چنانچہ مسٹر جوزیف ٹامسن نے اپنے ایک مضمون مین اخبار ٹائمز مورخہ ۱۴ - نومبر ۱۸۸۸ء کو لکھا تھا کہ مین اپنے تجربہ سے کہتا ہون کہ مشرقی افریقہ مین جو بردہ فروشی کا رواج ہے وہ صرف اس وجہ سے ہر کہ اس نواح مین اسلام نہین پھیلا ہے ورنہ بردہ فروشی کبھی کی یہان سے موقوف ہو گئی ہوتی ،، مضمون کے آخر مین -

المویدکی عام راے

بھی قابل ذکر ہے - وہ لکھتا ہے کہ مسٹر کوربٹ کے مضمون کی عمدگی کا اس سے بہتر کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ بڑے بڑے قابل مسلمانون نے جو مسٹر مذکور سے محض ناواقف ہین ان کے مضمون کو پڑھا ہے اور تعریف کی ہے بلکہ بعض نے تو یہ درخواست کی ہے کہ اس کا ترجمہ فرانسیسی مین کرایا جائے اور شائع کیا جائے - مضمون نگار صاحب نے جو گورنمنٹ انگلشیہ کو مسلمانون کے ساتھہ نیک سلوک کرنے پر ترغیب دی ہے اور اس کو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت قرار دیا ہے وہ ناظرین کے ملاحظہ سے گزری ہوگی - المویداس پر اتنا اور کہنا چاہتا ہے کہ جس طرح بلحاظ تعداد رعایا کے گورنمنٹ انگلشیہ سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے اسی طرح بلحاظ رتبہ خلافت اور اسلامی جاہ کے دولت عثمانیہ سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے پس گورنمنٹ انگلشیہ کو لازم ہے کہ اپنی تمام مسلمان رعایا کی طرح دولت عثمانیہ کے ساتھہ بھی نیک سلوک رکھے اس سے یقین ہے کہ اس کی مسلمان رعایا پر بہت اچھا اثر پڑے گا ٭

ندوۃ العلماء

ہندوستان کے مسلمانون کی انگریزی تعلیم کا سب سے اعلیٰ مدرسہ اور یونیورسٹی کا بانی علیگڈھ کالج ہے جس سے سینکڑون طالب علم پاس ہو کر نکلے اور انگلستان جاکر کامیاب واپس آئے ہین اور خدا کے فضل سے جابجا بڑے بڑے عہدون پر مامور ہین اور گورنمنٹ انگریزی اون کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی اور اس کالج کی تعلیم کو تعلیم کا بہترین نمونہ خیال کرتی ہے لیکن اس کالج کے تعلیم یافتہ لڑکون مین اسلام کی مذہبی تعلیم اور اسلامی اخلاق و ادب کا خاطر خواہ اثر نمایان نہین ہوتا اس لئے ہندوستان کے علماء اسلام نے اپنی جماعت کی اتفاق سے ایک ایسا مدرسہ قایم کرنے کی بنیاد قایم کی جس مین

انگریزی تعلیم کے ساتھ مذہبی تعلیم وتربیت لازم ہو اور اس مین سے طالب علم اعلیٰ درجہ کے عالم اور فاضل بنکر نکل سکین - یہ مدرسہ علیا حضرت ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ کے عہد مبارک مین بمقام لکھنو ۱۸۹۳ء مین قایم ہوا - اور علماء اسلام نے اوس کی سرپرستی اپنے ہاتھ مین لی - اب اعلیٰ حضرت ایڈورڈ ہفتم کے سال تاج پوشی انگلستان مین اوس کا نوان سالانہ اجلاس شہر امرتسر پنجاب مین منعقد ہوا -

ہمارے رپوٹر نے اجلاس ندوہ امرتسر کے بابت اطلاع دی ہے کہ تقریباً ایکہزار ممبر اور علاوہ ازین بہت زیادہ وزیٹر تھے - ایکدن صاحب ڈپٹی کمشنر بھی تشریف لائے تھے اور گھنٹہ بھر تک اجلاس مین رہے جلسہ مین سب سے زیادہ دلچسپی شمس العلماء مولوی شبلی صاحب کی نظم اور خطبہ (لکچر) سے پیدا ہوئی - خطبہ "ختم نبوت" پڑھا - مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس علیگڈہ اور شیخ عبد القادر صاحب بی اے سب ایڈیٹر پنجاب ابزرور کے لکچر بھی دلچسپی سے خالی نہ تھے - مولوی شاہ سلیمان صاحب چشتی جنکے لکچر ندوہ مین سب سے زیادہ دلچسپی کے ساتھ سنے جاتے ہین اونکے لکچر کا موضوع وفاداری گورنمنٹ تھا جو نہایت زور دشور کے الفاظ مین بیان کیا گیا -

خلاصہ تقریر مولانا شبلی

مولانا شبلی نے فرمایا کہ ندوہ کی ضرورت مین کسی کو کلام نہین ہو سکتا اور اگرچہ اس کی ضرورت ثابت کرنے کا یہ وقت نہین ہے تاہم اس کی اہمیت ہمین ہر وقت یہ کہنے پر مجبور کرتی ہے کہ اس کی حقیقت وماہیت اسکے قیام کی اشد ضرورت - اور یہ کہ اس کی ضروریات کیا کیا ہین اور مسلمانون کی کیسی کیسی امیدین اس سے وابستہ ہین - یہ باتین قوم کے اچھی طرح ذہن نشین ہونی چاہئین - تب اس کے وجود سے قوم کو مطلوبہ فوائد اور اہم نتائج حاصل ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے - قاعدہ ہو کہ جب تک کسی چیز کی اصلیت اور وقعت ہی انسان کے دل مین نہین جمتی تب تک نہ وہ اس کی جانب پوری توجہ کر سکتا ہے نہ اس سے کما حقہ مستفید ہونے کی کوشش - اسی وجہ سے بہت سی اہم تجاویز اور عظیم الشان کامون کے متعلق بعض افراد قوم کی امیدین موہوم ثابت ہوتی ہین اور ان کا وجود غیر ضروری وبے سود فرمایا کہ قیام ندوہ کے مسلمانون کے دو گروہ تھے - علمائے کرام کے حالات وخیالات اس کے بارہ مین کچھ اور تھے جدید الخیال لوگون کے

تحجبہ اور۔ اور دونون کی زایون مین اختلاف عظیم۔ مگر یہ کوئی تعجب کی بات نہین ۔ سارے ہی بڑے کامون مین ابتداءً ایسا ہوا کرتا ہے ۔ لیکن ان اختلافات اور ابتدائی مشکلات کی وجہ سے اولوالعزم گھبرا نہین جایا کرتے ۔ اور اسلام مین تو ایسے اختلاف کو رحمت بتایا گیا ہے ۔ اس کی تعلیم ہی یہ ہے ۔ کہ اس قسم کے موقعون سے روشن خیالی ۔ تحمل ۔ حوصلہ اور استقلال کو کام مین لاکر فائدہ اٹھایا جائے اسی پاک اور قابل تقلید طرز عمل کی بدولت سلف صالحین کے مبارک زمانون مین قوم کو بڑے بڑے عظیم الشان فواید حاصل ہوتے رہے ہے ۔ اسی شیوۂ محمود کے طفیل ابتداے اسلام اور اوس کی چند شروع صدیون مین مسلمانون سے وہ وہ کام بن پڑے جن کی نظیر زمانہ بعد کے صدہا سالون مین بھی نہ لا سکا ۔ اور نہ لا سکے گا ۔ اس موقعہ پر مولٰنا نے قرون اولیٰ کے مسلمانون کے سبق آموز عجیب وغریب حالات ۔ جمع قران کی کیفیت ۔ زمانہ صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) مین جمع احادیث کی ضرورت علوم تفسیر ۔ و فقہ وغیرہ کی تدوین ۔ علوم یونان اور روم وشام وغیرہ کے عربی تراجم ۔ ادب ۔ عرب کا ابتدائی زمانہ پھر اس مین اقوام غیر کے علوم کا اضافہ ۔ اور بالآخر لسان العرب کا انواع علوم وفنون کے خزائن سے مالامال ہونا ۔ وغیرہ وغیرہ بیان فرما کے کہا کہ سلف نے تو اپنے زمانہ مین ضرورت وقت کو اچھی طرح سمجھا ۔ اور اوس کو پورا کرنے کا حق ادا کر گئے ۔ لیکن زمانہ دن بدن ترقی پر ہے ۔ اس کی ضروریات بھی ہمیشہ بڑھتی جاتی ہین ۔ اور حالت موجودہ ہم سے بزور یہ کہلواتی ہے کہ اب بھی اسی طرح ہمین اصلاح وترقی علوم وفنون کی ازبس احتیاج ہے ۔ پس سلف کی طرح ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ غیر اقوام کے علوم وفنون سیکھین اس موقعہ پر آپ نے ایک اہم نتیجہ پر زور دیا ۔ وہ یہ کہ میرے پچھلے بیان کا بہت ہی ضروری ماحصل یہ ہے کہ اس مبارک زمانہ کے علماے اسلام نے دوسری قومون کے علوم وفنون کو اپنی زبان مین لینے سے ہرگز تعصب نہین کیا ۔ اگر کسی کے ذہن مین یہ خیال ناسد ہو تو تاریخ شاہد ہے جو بڑی زبردست نظیرون سے اس کی تردید کرتی ہے ۔ مسلمان اگر تعصب برتتے تو یونانی فلسفہ اور سائینس کی تحصیل مین شاقہ محنتین کیون اٹھاتے ؟ مگر اونھون نے ان علوم کو بشوق ورغبت سیکھا اور ایسا سیکھا جیسا سیکھنے کا حق ہوتا ہے مسلمانون کے علم کلام کو بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ

اونهون نے غیر اقوام کے علوم سے فائدہ اٹھانے مین کس فراخ دلی اور بے تعصبی سے کام لیا ہے اور کیون نہ لیتے؟ ان کے نزدیک تو علم مومن کی کھوئی ہوئی دولت تھی کہ جہان پاے اٹھالینی چاہیئے۔ وہ اسلام کو خدانخواستہ کسی پہلو سے کمزور اور بودا بھی نہ جانتے تھے۔ جو اس ڈر کے مارے اون علوم سے اجتناب کرتے کہ کہین یہ (علوم) اسلام کو کسی طرح کا گزند نہ پہونچائین یا ان کے مقابلہ مین اسلام کے اصول وعقائد کی بنیاد مین متزلزل نہ ہوجائین۔ معاذ اللہ۔ جیسے زمانۂ حال کے بعض علما کا یہ خیال ہے کہ مذہب مین عقل کو دخل نہ دو۔ یا مانا کہ تنہا عقل کی روشنی کافی نہین ہوسکتی۔ مگر نعوذ باللہ ایسا بھی نہو کہ اسلام کو خلاف عقل (غیر معقول) سمجھا جاے بجالیکہ عقل ہی کی وجہ سے انسان اس سارے بار کا مکلف ہے سلف صالحین کے بھی اگر یہی خیالات ہوتے تو اپنے دعاوی وعقائد کو دلائل عقلیہ سے کیون ثابت کرتے؟ معقولات سے اسی طرح نہ بچتے جس طرح اسلام کے نادان دوست دوبھاگتے ہین۔ شرح مواقف کو دیکھو۔ اوس کا دو تہائی سے زیادہ حصہ علوم یونان سے ماخوذ ہے۔ پھر یہ کہ جن علوم کو ہم نے غیر قومون سے لیا ان کو اپنا سمجھکر اون کی حفاظت وحمایت کی۔ چنانچہ اس کا ثبوت ابتک یہ حال ہے کہ اگر کوئی طب یونانی کو برا کہے تو ہمین ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ گویا کہ وہ ہماری اپنی چیز ہے۔ یہی تو باتین تہین جن کی وجہ سے مدت قلیل کے اندر اندر مسلمانون کا چاردانگ عالم مین ڈنکا بجگیا۔ اور اون کے بیّن کارنامونکا اک زمانہ ابتک اعتراف کرتا ہے۔

مگر ناظرین میری تقریر سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ آج کل کے علماے اسلام مین علوم کی وہ پیاس نہین ہے جو اس زمانہ مین تھی۔ یا یہ کہ علماء ان علوم جدیدہ سے کچھ بیر یا تعصب رکھتے ہین۔ نہین نہین۔ بلکہ حقیقت مین بات اور ہی ہے وہ یہ کہ ان کے نزدیک علم وفن جسے کہتے ہین یورپ مین اس کا نام نہین۔ آج اگر اس غلط فہمی ولاعلمی کا پردہ ہٹ جائے تو اسی شوق وسرگرمی سے علوم مغربیہ کی تحصیل پر متوجہ ہوجائین۔ جیسے اسلاف ہوئے تھے۔ پس اب ضرورت کا ہے کی ہے؟ یہی کہ علماء کو کسی طرح آگاہی ہو۔ انہین پتہ لگے کہ یورپ اس وقت علمی خزانون سے مالامال ہے مسلمانان ہند اس امر سے بیخبر ہون تو ہون۔ اب تو بعض ممالک اسلامیہ مین بھی السنۂ یورپ کی کتب کا

ترجمہ ہو رہا ہے - مثلاً بلاد شام ومصرو بیروت وغیرہ - دیگر علوم کو جانے دو خود آپ کی عربی کا علم جس قدر وہان ہے ہم مین نہین - مجدالدین شیرآبادی کی قاموس لغت کی سب سے اخیر کتاب ہے سب سے اول کتاب مین ۴۰ ہزار مادے تھے - پھر ساٹھ ہزار ہوئے اب لسان العرب مین اسی ہزار مادے ہین - اور اسپر بھی ہزار ہا ایسے الفاظ کا اضافہ ہو گیا اور ہوتا جاتا ہی کہ جن کا ہماری کتب لغت مین کہین پتہ نہین چلتا - پس زبان عربی اور علوم اسلامی کی روزافزون ضروریات پر متوجہ ہونے کی کیسی سخت احتیاج ہے - مگر افسوس ہم سے تو کچھہ ہو نہین سکتا - ہان غیر اقوام البتہ اس نعمت اور سعادت سے خوب حصہ لے رہی ہین - نہ صرف اپنا بلکہ ہمارے حصہ کا بھی - یورپ کی علمی سوسائیٹون نے عرب جاہلیت کے اشعار کو کس کس تلاش وتجسس سے بہم پہونچایا ہے - جرمنی مین کتب عربیہ کے انطباع اور ترجمہ وغیرہ مین کیسا کچھہ اہتمام کیا گیا ہے - پڑھہ پڑھہ کر عقل حیران ہوتی ہے اور اپنی قومی پستی و کم حوصلگی پر رونا آتا ہے -

پس اے مسلمانو! ابونصر فارابی اور بوعلی سینا وغیرہا نے جس طرح فلسفہ یونان کے مقابل مین اسلامی علم کلام ایجاد کیا تھا - اسلام کی حمایت وحفاظت اور اہل اسلام کی اصلاح و ترقی کے لئے اب بھی ویسا ہی ہونا ممکن ہے - بشرطیکہ پہلے علوم یورپ سے آگاہی حاصل کرین -

یہی اہم مقاصد ندوہ کی غرض وغایت ہین - انہی سے بخوبی واقف ہونے پر بعض لوگون کا یہ اعتراض اٹھایا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کی دیگر موجودہ انسٹیٹیوشنون سے بڑھکر ندوہ کا کون انوکھا مقصد ہے ؟ - ہمین اس بات کا اعتراف اور افسوس ہے کہ ان مقاصد مین ندوہ کو ابتک کوئی نمایان کامیابی نہین ہوئی - مگر اس مین ندوہ کی کچھہ خطا نہین - یہ ہمارا اپنا قصور ہمت ہی یا عدم فرصت - اور یہ بدظنی کہ یورپ علوم سے تہیدست ہے - ان موانع کے ہوتے اس قلیل مدت مین کوئی بہت ہی زبردست کارنامہ نہ دکھلا سکنے پر ندوہ معذور سمجھا جانا چاہئیے - ہماری قوم مین اسوقت دو گروہ ہین - کاروباری - اور علمی - دونون کے مشاغل مختلف ہین - قومی ترقی کا اصل اصول تو یہ ہے کہ اسکے افراد مین کاروباری اشتغال سے واسطہ رکھنے والے ہون تو ساتھ ہی علوم وفنون کو

ترقی دینے والے بھی ہوں - برخلاف اسکے ہمارے نوجوانوں میں مادی ترقی کا شوق ہو تو دین اور علوم وفنون کی طرف سے بے اعتنائی - یہ خرابی نہ ہوتی تو ندوہ کی ضرورت بھی کیا تھی ؟ چاہیئے کہ علم اپنی غرض و غایت آپ ہی سمجھا جائے - ندوہ کو ایسے ہی طالبانِ علم کی ضرورت ہو اور اسی قسم کے خادمانِ علوم وفنون وہ پیدا کیا چاہتا ہے ،، اس تقریر کو یہاں تک سننے کے بعد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر واپس تشریف لے گئے -

ترکیب بند مولنا شبلی نعمانی

(جو آپنے ندوۃ العلماء کے نویں سالانہ جلسہ منعقدہ امرتسر میں پڑھی)

ایکہ پرسی چہ کسانیم و چہ سامان داریم
آنچہ با ہیچ نیرزد بجہان آن داریم

ما نہ آنیم کہ دیہیم سکندر طلبیم
ما نہ آنیم کہ اورنگ سلیمان داریم

ما نہ آنیم کہ بر شیوۂ ارباب حشم
روئے راہے بدر دولت سلطان داریم

ما نہ آنیم کہ با حاجب و دربان باشیم
ما نہ آنیم کہ بام و در و ایوان داریم

ما نہ آنیم کہ با مسند و بالین ارزیم
ما نہ آنیم کہ سرداب و شبستان داریم

ما نیرزیم بدان پایہ کہ چون محتشمان
جامہ از قاقم و استبرق و کتان داریم

ما نہ آنیم کہ یک شیوہ و آئین گیریم
ما نہ آنیم کہ یک کار بہ سامان داریم

خاکسارانِ جہانیم و ز اسبابِ جہان
بوریائیست کہ در کلبۂ احزان داریم

جز نئے جامہ و اوراق پریشان نبود
بیش و کم آنچہ بہ پیدا و نہان داریم

گاہ گاہے بسوئے کلبۂ ما باز خرام
تا ببینی کہ چہ برگ و سر و سامان داریم

تو کباب بره و شہد و شکرے جوئی
ما ہمان پارۂ نانے بسر خوان داریم

تو غلامانِ کمربستہ بفرمان داری
ما غلام خود و خود گوش بفرمان داریم

ہمہ یک حال بود بے سر و سامانی ما

کهنه هرگز نه شود جامهٔ عریانی ما

عجز و افتادگی و طوع و رضا خواهی هست گر زما شیوه و دیرینه ما خواهی هست
افسر و تاج و کمربند و کله جوئی نیست جامهٔ کهنه و دیرینه ردا خواهی هست
قصر و بام و حرم و گنبد اگر خواهی نیست مسجد و منبر و محراب و دعا خواهی هست
آن مئے کو ز فرنگست نداریم بجام بادهٔ خمکدهٔ صدق و صفا خواهی هست
شرح افسانهٔ رومن متوان جست زما دردلاویز حدیث خلفا خواهی هست ص
ما خرافات کهن یاد نه داریم ولے گر زما سلسلهٔ حدثنا خواهی هست
گفتهٔ بیکن و دیکارٹ نداریم بیاد در حدیثے ز رسولِ دوسرا خواهی هست

ص ما مداوائے تپ و درد ندانیم ولے * گر ز ز تجویزی الحاد شفا خواهی هست

بے نوائیم زما فرهٔ دنیا مطلب
آنچه در کعبه نه داریم تو ازما مطلب

ماکه با آن همه نیرنگی این چرخ حرون هیچگه پائے ز خلوت نه نهادیم برون
ماکه از جائے نرفتیم بصد جور و جفا که بما رفت ز دستِ فلکِ سفلهٔ دون
تا چه پیش آمده باشد اکه بیک بار زما رفت تمکین و قرار و خرد و صبر و سکون
تا چه پیش آمده باشد اکه زهر گوشه ملک برسیدیم سراسیمه باین حال زبون
درد ز انداز گزشت و بلغ السیل زباه رفت سررشتهٔ صبر از کف وللدهر فنون
بار این غم که زما تاب شکیبائی برد خود به بینید که چند است و به پرسید که چون
چند در سینه توان داشت نهان شعلهٔ غم خوش بود صبر ولے خود نه توانم اکنون

شرح این آتشِ جان سوز نه گفتن تا کے
سوختم سوختم این سوز نهفتن تا کے

جمع اسلام که حیثش بدیار افتاده است حالیا با غم و دردش سر و کار افتاده است
آنکه در معرکه تاج از سر قیصر بربود دست و پا زدش بیک بارهٔ ز کار افتاده است

آنکه چون مهر جهانتاب بعالم می تاخت — خاک ره گشته و در راه گذار افتاده است

آنکه صد قلعهٔ رومین بیکی جمله کشود — حالیا از همه سو خود بحصار افتاده است

دست در پنجهٔ آن شیر ژیان رفت ز کار — تهمتن در تنگ چه آمد و خوار افتاده است

آنکه در پیکر صد مرده همی جان بدمید — هست بر بستر بیماری و زار افتاده است

آن عزیزے که جهانیش همی داشت عزیز — حالیا خستهٔ و آوارهٔ و خوار افتاده است

مرغ خوش زمزمه را کار بصیاد افتاد — دامن شاهد گل در کف خار افتاده است

مے نه بینی که نژاد عرب و آل لوے — خوار و سرگشته بهر شهر و دیار افتاده است

دست هر سفله بغارتگریش گشته دراز — همچو بغداد که در دست تتار افتاده است

ورق دفتر عباس بتاراج برفت — اختر فاطمیان خود ز مدار افتاده است

کاروان رفته و اندازهٔ جاهش پیداست — زان نشانها که بهر راهگذار افتاده است

آسمان از حرکت ماند و اختر ز مدار — مهر گم گشت و جهان تیره و تار افتاده است

وین عجب بین که با این فتنه و آشوب بلا — هر کس از ما بجهان خواب خمار افتاده است

سنگ نی بارد در خواب خوش اند اهل حصار — رخنه ها در کمر و پائے حصار افتاده است

علما را همه پیکار و نزاع است که زد — آتش فتنه بهر شهر و دیار افتاده است

امرا را که بود نیروے ما از دم شان — کار با بربط و رود و دف و تار افتاده است

بکه نالیم و به پیش که بفریاد رویم ؟ — کار ما با فلک عربده کار افتاده است

ننگ باشد که به پیش دگر درویش شویم
همت آنست که خود چاره گر خویش شویم

در چنین حادثهٔ صعب که بر ما افتاد — چاره آن نیست که از عهد کهن داری یاد

چاره آن نیست که بر رسم کهن طرح نهی — مکتب و مدرسه ها در همه اطراف و بلاد

تا چه سود بت دهد آن فلسفهٔ عهد قدیم — تا چه سود بت دهد آن هیئت پارینه نهاد

این نه خواری بود آخر که پس از کسب علوم — از رهِ وعظ بدریوزه برآئی ناشاد

عامیان را بفریبی و بصد حیله و فن — آش و نانے بکف آری که شود توشهٔ زاد

یا که با ہیچو خودے بحث و جدل سازدہے — وان نزاع تو شود مایهٔ ہرگونه فساد

یا که چون خلوتیان پائے بدامن بکشی — تا بدانند که از اقطاب شدی یا اوتاد

دستِ بالاست بہ از آئینهٔ زیرین بہتر — این حدیثِ نبوی ہست و ترا رفته زیاد

نبود وجہ کفافِ تو مگر ہدیهٔ و نذر — نبود حاصل بحث تو مگر کبر و عناد

نتوانی که خود از گوشه برائی وانگه — عرض اسلام کنی در ہمه امصار و بلاد

خود بفرمائی کزین مشغله مقصود چه بود

گر وجودِ تو زیان نیست بگو سود چه بود

ایکه پروردهٔ یورپ مہمان باشی — حیف باشد اگر از جملهٔ ایشان باشی

حیف اگر از اثرِ فلسفهٔ مغربیان — منکر از فلسفهٔ سنت و قرآن باشی

مسمر از شعبدهٔ جلوه دہ سر بہ نہی — منکرِ معجزهٔ موسی عمران باشی

گفته سولن و آئین جسٹنیان او — برزبان داری و بیگانه ز نعمان باشی

از ہنیبال صد افسانه و دستان گوئی — جاہل از معرکهٔ فاتح ایران باشی

قیصران را ہمه یک یک بشماری ز آغاز — بیخبر از عمر و حیدر و عثمان باشی

از خداوند جہان یاد نیاری گاہے — روز و شب خود بپرستاری سلطان باشی

در بپرسی که در این کار چه تدبیر بود

دین و دنیا بہم آمیز که اکسیر بود

گرچه این مرحله دشوار گزار افتاده است — پاسے را کار در این راه به خار افتاده است

دین و دنیا بہم آمیختن آسان نه بود — گوئیا کشتی و گرداب دوچار افتاده است

نسبتِ فلسفه و شرع بدان مے ماند — که خزان در عقب باد بہار افتاده است

حل این مشکل اگر خواہی از ندوہ بخواہ | او کشاید گرہے را کہ بکار افتادہ است
حکمت و شرع درینجا بہم آمیختہ اند | نمک و بادہ درین میکدہ یار افتادہ است
عقل را نیست سر عربدہ اینجا با نقل | پنبہ را آشتی اینجا بشرار افتادہ است
شبلی آہنگ دعا کن کہ سخن گشت دراز | گرچہ دانم کہ قلم سحر نگار افتادہ است
ہان بدرگاہ خداے دو جہان روے بنہ | کہ نم رحمت او بگل و خار افتادہ است
مے تواند اثر قدرت او داد امان | خر منے را کہ بہر گوشہ شرار افتادہ است
صد رہ افتاد کہ طوفان زدہ از کرمش | رستہ از لطمہ موج و بکنار افتادہ است
صد رہ افتاد کہ فیض کرمش جان بدمید | مردہ را کہ در آغوش مزار افتادہ است
است خداوند جہان رحم بفرما برما | کہ چو ما بردر فیض تو ہزار افتادہ است

طرح انجام مرا نیز چو آغاز انداز
اے خدا ہان نگہ لطف بما باز انداز

(منقول از وکیل امرتسر)

دربار دہلی

جلوس دربار دہلی

۲۹ دسمبر دہلی - آج علی الصباح سے چہل پہل شروع ہو گئی - اور کیمپ مین بہی طلوع آفتاب کے وقت سے فوجی نقل و حرکت کا آغاز ہوا اس لئے کہ فوج کو آج کے جلوس مین ضروری کارروائی کرنا تہی اور سینت و درنگ اریخ کرکے جلوس کے راستہ پر صف بستہ ہونا تہا - چونکہ قبل ازین آزمائش ہو چکی تہی لہذا معلوم ہو چکا تہا کہ اس کارروائی کے ارادہ کے لئے کس قدر وقت درکار تہا اور صاف صاف حکم جاری ہوا تہا ہر حصہ نقل و حرکت مین جسکی صف بستگی سے تعلق تہا فوجی عمدگی پائی جاتی تہی اور سب نہایت خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے اپنے مقام پر صف بستہ ہوئے +

شہر مین جلوس کے گزرنے کی بہ کرات ومرات آزمائش ہو جانے سے کسی طرح کی دقت نہین لاحق ہوئی - ہاتھیون کی صف اس عنوان شائستہ سے تہی کہ وہ خوبی اور شان کے ساتھ اس مقام سے بڑھ سکتے تہے -

شہر مین آٹھ بجے اور اس سے قبل سے ہندوستانیون کے غول کے غول جا بجا جمع ہو گئے تہے - اور ہزار ہا آدمی مکانون کی چہتون پر کہڑکیون مین موجود تہے اس عمدہ کیفیت کے مشاہدے کی اُمید مین سب طرف اظہار مسرت تہا ہر گہاٹ اور راستہ پر خیر خواہانہ لطائف بنے ہوئے تہے نشان اور پہرے اور محرابدار دروازے غرضکہ سب طرح کی وہ سجاوٹ تہی جو ہندوستانی اپنی استادی سے پیدا کر سکتے ہین اور اس سے اس امر کی تصدیق ہوتی تہی کہ سب لوگ بالعموم کیسے شاد ومسرور ہین جو گزرگاہین ہمیشہ بے کیفیت رہتی ہین اُن پر بہی نشان اور پہریرون اور طرح طرح کی آرائشی نگینون سے ایک کیفیت پیدا ہو گئی تہی اور معلوم ہوتا تہا کہ دہلی سحر ساحر سے ایک دلچسپ شہر ہو گیا ہے - کیونکہ معمولی طور سے تو دہلی مین جامع مسجد وقلعہ وشاہی عمارات اور دیوارون کے علاوہ کوئی دلچسپ اور قابل دید بات نہین ہے - مگر دہلی مین زمانہ سابق مین ایسی ایسی باتین ہو گئی ہین جنپر ہر ایک شخص کا خیال رجوع ہوتا ہے اور اسی وجہ سے ایک سلطنت کا یہ دار الصدر رہے جس مین لوگ گرد ونواح کے امور پر غور رکہے بغیر نہایت دلچسپی کے ساتھ سیر کیا کرتے ہین لیکن آج شہر مین ہر طرف گرمجوشی پہیلی ہوئی تہی کسی جانب مشرقی افلاس نظر آتا تہا اور کسی طرف نہایت دہوم دہامی نمایش معلوم ہوتی تہی کیونکہ یہ ایسا موقع تہا جسمین حاکم ومحکوم رعایا وبرایا ایک ہی کیفیت مین شریک تہے - تصویر کے جوکہٹے کی طرح چارون طرف لوگ موجود تہے جسمین جلوس تصویر کی صورت سے گزرنے والا ہے یا یہ کہئیے کہ عوام کا مجمع ایک قسم کا زیور تہا اور فوج اس کا نگینہ یا جواہر تہی ہر شخص نہایت اشتیاق وانبساط کے ساتھ یہان موجود تہا +

خیر یہان تک شہر کی اندر کی کیفیت تہی لیکن بیرون شہر وسیع کیمپ مین اور شاخ پہاڑی پر اور دیگر کیمپون مین جو رقبۂ وسیع مین پہیلے ہوئے تہے لوگون کو اس جلوس کے دیکہنے اور شرکت کا بت

بڑا اشتیاق تہا۔

سب نے اپنی اپنی تیاری شروع کی اور جو کام جسکے سپرد تہا وہ اسے انجام دینے کے لئے روانہ ہوا۔ اعلیٰ افسراوران کے مہمان بہی تہوڑی دیر کے لئے علیحدہ ہوائے رؤسا بہی اپنے خاص خاص پرسنل اسٹاف کے لوگون کے ساتھ روانہ ہوئے ہ

آٹھ بجے کے بعد جو لوگ محض تماشائی تہے وہ شہر کی جانب روانہ ہونے کی تیاری کرنے لگے اسکے ایک گھنٹہ یا اس کے کچھہ دیر بعد ہر قسم کی گاڑیون کی ایک قطار جسمین بیش قیمت گاڑیون سے ادنی تانگے تک تہے کشمیری دروازہ یا ورسپاٹکون کی طرف جاتے نظر آئے۔ اور لحظہ بلحظہ انکی تعداد بڑھتی جاتی تہی۔ ان گاڑیون کے راستون کے متعلق کافی دوانی ہدایتین کی گئی تہین۔ اور گو سب طرح کا انتظام تہا مگر یہان وہان ہر مقام پر گاڑیان رکی ہوئی معلوم ہوتی تہین۔ شہر کا پہاٹک گو کیسا ہی عمدہ کیون نہو گر یہان گاڑیون کے گزرنے مین ہمیشہ دقت پیش آتی ہے اب بہی یہی دقت پیش آئی۔ گو گھوڑے اڑے اور بگڑے مگر بہ بحفاظت تمام یہ گاڑیان شہر کی سڑکون پر پہونچین ہ

پولیس نے گاڑیون کے راستہ کا عمدہ انتظام کیا تہا اور عوام الناس نے اس کی عمدہ طریقہ سے حکم برداری کی جیسی ہندوستانی عوام ہمیشہ کیا کرتے ہین۔

چاندنی چوک مین گاڑیون کی ٹہری قطار رہتی۔ جب ہم رفتہ رفتہ گزرے تو ہمکو اس بات پر غور وخیال کرنے کا موقع ملا کہ یہان ہر قسم کے کیسے کیسے لوگ تہے۔ کوئی فرقہ وطبقہ ودرجہ ایسا نہ تہا جسکے لوگ یہان موجود نہون یہ رنگا رنگ پوشاکین پہنے ہوئے تہے بہت سے دروازون اور برآمدون مین بہت رنگین کاغذ منڈ ہا ہوا یا گوٹہ پٹھے کے حرفون مین طرح طرح کے لطیفے بنائے گئے تہے بہت سے مقامات پر ہ

"لانگ لو دی کنگ امپیرر"

(ہمارے شاہ وشہنشاہ کی بہت بڑی عمر ہو)

بنا ہوا تھا۔

ہمین تو جامع مسجد جانا تھا جیسے ہی وہان پہونچے تو دیکھا کہ سڑک کے دونون طرف سویرے ہی سے لوگ اس خیال سے یہان موجود تھے کہ کہین ایسا غضب نہو کہ یہ کیفیت نہ دیکھنے مین آئے یہان کی کیفیت تصویر کھینچنے کے قابل تھی - لوگ نہایت شوخ شوخ سبز و زرد و زرخ رنگون کی پوشاکین پہنے ہوئے تھے - اور قطار در قطار لوگ بیٹھے ہوئے تھے جن کے سرون پر رنگ برنگ کی گڑیان اور دستارین تھین - اور جا بجا نشان اور پھریرے اُڑ رہے تھے اور آگے بڑھکر بائین جانب سرخ و سفید شامیانے استادہ تھے اور بہت سے یورپین تماشائی جمع تھے +

جب ہم بڑی جامع مسجد پر پہونچے تو نہایت عمدہ کیفیت نظر آئی اس کے راستون اور زینون اور اس کے نیچے سرخ دیوارون پر سب طرف لوگ موجود تھے - یہان بنچون کی قطارین بچھی ہوئی تھین جنپر وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے جنکو اپنے درباری ہونے کا دعویٰ تھا - ان مین بہت سے رئیسون کے ہمراہی تھے اور بہت سے عوام ہندوستانی تماشائی تھے ء

یہان بلوچستان و آزاد سرحد کے پٹھان اور ہر طبقہ ہندوستان کے لوگ موجود تھے جس طرح یہان مختلف لوگون کا یہ مجمع تھا کبھی ایسا مجمع کسی نے نہ دیکھا ہوگا نہ خیال ہوسکتا ہو کہ ایسا مجمع کبھی ہوا ہوگا ٹریون پر گاڑیان داخل ہورہی تھین -

یورپین تماشائی زینہ پر آکر جامع مسجد کے کھلے صحن مین جاتے تھے جہان صحنچون اور اس کے پاس سے دہلی کی تمام کیفیت نظر آتی ہے -

نہایت عمدہ اور خوش پوشاک لوگون کا مجمع تھا - فوجی اور پولٹیکل اشخاص یکرنگ وردیان پہنے ہوئے تھے لیڈیان بھی نہایت سنگار کئے اور عمدہ عمدہ پوشاکین پہنے موجود تھین - ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی گو آفتاب طالع تھا اور مطلع پر ابر نہ تھا مگر اس مین قوت حرارت نہین پیدا ہوئی تھی ہم نے اپنے بیٹھنے کی جگہ تلاش کی اور پھر ہاتھ پانون گرم کرنے کے لئے ٹہلنے لگے - اکثر بہلو کونگی

جامع مسجد مین پہونچنے کے قبل دس بج گئے تہے اور جانتے تہے کہ ہمکو انتظار کرنا پڑتا تہا مگر طائر وقت اشتیاق کے پرون سے ایسا اڑا کہ معلوم بہی نہوا اور ہم ہر وقت سیر بین کی طرح کیفیت بدلتے رہے اس کے کچہہ دیر بعد ویسرائے کے کمپ سے نامور مہمان آئے یعنی جو لوگ سفر انگلستان طے کرکے عمدہ شاہی جلوس کے دیکہنے کے لئے آئے تہے اور اُن کی طبیعت مین نہایت جوش و اشتیاق بہرا ہوا تہا - جب اعلیٰ درجہ کے لوگون نے آپس مین ایک دوسرے کو پہچانا تو پہر ایک مین صاحب سلامت ہوئی جس طرح دوستون مین ہوا کرتا ہے اور وہان کی چہل پہل اور بات چیت بڑہ گئی +

بعض جانب تصویرین اُتاری جا رہی تہین - ایک طرف لوگ دوربینون سے کیفیت دیکہہ رہے تہے تاکہ جہان نظر نہین کام کرتی ہے وہان کی کیفیت دوربین کی مدد سے دیکہین - سایۂ دیوار قلعہ کے نیچے درختون کے بیچ مین ان ہاتہیون کے زیورون اور جہولون کی چمک دمک اور جگمگاہٹ نظر آرہی تہی جو وہان اس واسطے کہڑے ہوئے تہے کہ اپنی باری پر رفتہ رفتہ آگے بڑہین -

اس کے بعد کہلے میدان مین صدہا گاڑیون کی قطار نظر آئی اور ان کے بائین جانب آتشبازی کے ٹہاٹہ لگے دیکہے جسکی کیفیت کسی شب نہایت عمدگی کے ساتھ نظر آئیگی -

تہوڑی دیر کے بعد فوج مارچ کرتی ہوئی نظر آئی - یہ اپنے مقررہ مقامات پلٹن بہ پلٹن ٹہیری تہی اور اس کے لوگ صف بستہ ہوئے -

اس کے بعد تہوڑی دیر کے لئے خاموشی ہوئی اور اس اثنا مین فوجی بینڈ عمدہ عمدہ فوجی گتین بجانے لگے -

ساڑہے گیارہ بجے قلعہ سے اکتیس ضرب کی سلامی کی پہلی توپ کی آواز سننے مین آئی معلوم ہوا کہ حضور ویسرائے بہادر داخل ہوگئے -

اب اس مقام جامع مسجد کی کیفیت کو اس طرح چہوڑ کر ریلوے اسٹیشن کی کیفیت بیان کرتا ہون تمام صوبون کے گورنر اور لوکل منتظم افسر اور منصب دار اشخاص گیارہ بجے تک جمع ہو گئے تہے - کمانڈرانچیف اور لفٹنٹ جنرل اور تمام حکمران رئیس موجود تہے پلیٹ فارم پر نہایت زرق برق

مجمع تہا رؤسا نہایت عمدہ عمدہ مرصع جواہر زیب کئے تھے جسکی چمک سے آنکھیں خیرگی کرتی تہیں۔

اسٹیشن پر سبزہ سے آرائش کی گئی تھی۔ اور بینڈ کے لوگ سرخ وردیاں پہنے صف بستہ تھے اور بیرون اسٹیشن برٹش گارد آف آنر تہا۔

گرینڈ ڈیوک ہی کیمپ سے آئے اور نامور اشخاص کی تعداد پوری ہو گئی۔ ویسرائی ٹرین خاص وقت سے بہی کچہ پیشتر پہونچی اور گیارہ بجے پچیس منٹ پر اسٹیشن پر مستقر ہوئی۔ فوراً لارڈ و لیڈی کرزن گاڑی سے اترے دونوں ویرہ دون کے قیام کے بعد سب طرح صحیح و تندرست ہیں۔ معمولی ضابطہ کے ہز اکسلنسیز کا استقبال ہوا فوجی دعائیہ گت بجائی گئی اور تلوہ سے شلک سلامی کی توپیں سر ہوئیں۔ اور ویسرائے نے تمام موجودین سے ملاقات کی۔

اس کے پاؤ گھنٹہ بعد ڈیوک و ڈچز کیناٹ کی ٹرین داخل ہوئی ویسرائے نے بذات خاص ویر رائل ہائنسز کا استقبال کیا اور خاص خاص رؤسا و افسران کے سامنے پیش کئے۔ قومی دعائیہ گت بجائی گئی۔ اور شاہی سلامی کی توپیں سر ہوئیں۔

اس کے بعد اسٹیشن کے پہاٹک کی طرف لوگ بڑہے جہاں گارد آف آنر نے پریزنٹ آرم کی سلامی دی۔ ڈیوک آف کیناٹ اور ویسرائے نے گارد کو معائنہ کیا اور ریلوے اسٹیشن پر جو رسوم ادا ہونے والے تھے وہ ختم ہوئے۔

تہوڑی دور پر منتخب جلوس ہاتھی موجود تھے اور دوپہر کے تہوڑی دیر بعد جلوس مقررہ راستہ پر روانہ ہوا جسکے دورویہ فوج صف بستہ تھی۔

تمام انتظام نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے انجام پایا۔ اور جون ہی ویسرائے اور ویر رائل ہائنسز روانہ ہوئے ویسے ہی رؤسا بہی اپنے اپنے ہاتہیوں پر سوار ہوکر دو دو ہاتہی روانہ ہوئے

اب میں پہر جامع مسجد کی کیفیت لکہتا ہون کہ اکتیس توپون کی سلامی جیسے ہی سر ہوئی تو داخلہ ویسرائے کی اطلاع ملی ہنوز اس سلامی کو تہوڑی ہی دیر گزری تہی کہ دوسری سلامی سر ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ ویر رائل ہائنسز ڈیوک و ڈچز آف کیناٹ داخل ہوئے یہاں دونوں سلامیوں

مین کسی قدر درمیانی وقفہ ہوا مگر کسی نے اس کا خیال بہی نہ کیا - کیونکہ سب کو انتظار و اشتیاق تہا اور اس گہڑی کے منٹ بہت ہی جلد جلد گزر رہے تہے -

سوا بارہ بجے قلعہ کے برابر الجن روڈ پر جلوس کا آگے کا سرا نظر آیا اور اس کے چند منٹ کے بعد ایک نمودی شخص جامع مسجد کے نیچے سے گزرا یہ مسٹر چارلس براون انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب تہے - اس سے معلوم ہوتا تہا - کہ سول افسر ہمیشہ ہندوستان کے تمام امور مین سرغنائی کیا کرتے ہین -

اس کے بعد کپتان رائس ڈپٹی ایجیٹن کوارٹر ماسٹر جنرل گارد وسیراے اُدہر سے گزری انکے بعد چوتہے ڈریگون گارد کا ایک اسکواڈرن گزرا صف اول نیزون سے مسلح تہی جنکی بیرقین سرخ و سفید رنگ کی تہین اور دوسری صف کے لوگ صرف کرچین لگائے تہے - میجر لکی چوتہی باڑی کی کمان کرتے تہے - یہ باڑی ویسی ہی خوبی کے ساتھ گزری جیسی ہمارے گہوڑچڑہے توپخانے اور گولہ انداز خوبی کے ساتھ کارروائی کرتے ہین -

اسکے بعد چوتہے ڈریگون گارڈ کے تین اسکوڈرن آئے - جب یہ قریب آئے تو بینڈ بجنے لگا پہر دو اسٹاف افسر مع بریگیڈیر جنرل کالنز کے گزرے جو تمام گارڈ کی کمان کرتے تہے - اور اسکی عقب مین کپتان میکسول ہرلڈ تہے یہ مشکی گہوڑے پر سوار تہے - اور ترجمی ان کے ساتھ تہے کپتان میکسول نہایت نمودار شخص ہین جو وردی یہ پہنے ہوئے تہے اس کی صحیح طور سے تشریح نہایت دشوار ہی - سنہری لیس اور سنہری کام سے بالکل لیو ان تہی - اسپر شیر اور تاج اور شاہی معرکے کڑہے ہوئے تہے جس سے ان کا عہدہ اور درجہ ظاہر ہوتا تہا - ان کے ترجمی بہی ایسی ہی زرق برق وردیان پہنے ہوئے تہے - کچہ دیر تک اس چہوٹے سے گروہ پر لوگون کی نگاہ جمی رہی ویسرائی باڈی گارڈ جو عمدہ عمدہ گہوڑون پر سوار تہے آگے سے گزرے اور جب امپریل کیڈٹ رسالہ سامنے سے گزرا تو ہر شخص کی زبان سے نعرۂ تحسین و آفرین نکلا - اس کے آگے آگے مہاراجہ صاحب ایڈر تہے جو عوام الناس مین سر پرتاب سنگہ کے نام سے مشہور ہین ٭

ان کی وردی ہلکی نیلی سفید اور سفید رنگ کی تھی۔ یہی رنگ تمغہ اسٹار آف انڈیا کے ہین۔ اس فوج کے مشکی گھوڑے اور ان پر برفانی چیتے کی کھال کے زین نہایت ہی عمدہ معلوم ہوتے تھے۔ سب لوگ انکے معترف و مداح تھے۔

" یہانتک تو صرف جلوس ہی نظر آیا اور ہماری نظر اس شاندار ہاتھی کے دیکھنے کی منتظر تھی۔ جسپر ویسرائے سوار تھے کیونکہ ہر کس و ناکس کا خیال تھا کہ عمدہ ترین کیفیت یہی ہے اس مین ناامید نہین ہوئی۔ واقعی یہ کیفیت نہایت ہی عالیشان تھی گو کیسا ہی بیان کیا جائے مگر ممکن نہین کہ اسکی عمدگی اور تابانی اور رنگآمیزی بیان ہو سکے۔ کیسے طرح طرح کے چمکدار ہودے تھے کیسا زرق برق سامان تھا اور ویسرائے اور ڈیوک آف کیناٹ کے عقب مین جو رؤسا ہاتھیون پر سوار تھے کیسی کیسی عمدہ نفیس پوشاکین زیب تن کئے تھے پہلے جو ہاتھی گزرے ان پر ویرا کسلنسی اور ہر رائل ہائنسز کے افسران اسٹاف سوار تھے انکے بعد لارڈ و لیڈی کرزن کا ہاتھی تھا جو نہایت آراستہ و پیراستہ تھا اور اسپر نقرئی ہودہ ایسا چمک رہا تھا کہ دہوپ مین اسپر نگاہ نہ ٹھیرتی تھی۔

اس وقت سب طرف سے نعرہ تعریف بلند ہوا اور عوام کی طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہوئے ہز اکسلنسی نے ہاتھ کے اشارہ سے اور لیڈی کرزن نے تبسم کے ساتھ سب کا سلام قبول کیا اس کے بعد ڈیوک و ڈچز آف کیناٹ کے ہاتھی سامنے آنے پر اور بھی خوشی کے نعرے بلند کئے گئے مگر اس موقع پر بھی مشرقی لوگون کی خاموشی اسی طرح عیان تھی جیسی اور مواقع پر دیکھنے مین آئی تھی وہ منہ بند کئے فقط نگاہ سے کیفیت دیکھا کرتے ہین وہ اپنی بہجت و مسرت اور تعریف و توصیف آہستہ سے کرتے ہین اور مغربی قوم کے لوگونکی طرح خوشی کے نعرے زور سے نہین بلند کرتے۔ تاہم کیفیتٔ انکے نقشہ دل ہوتی ہے مگر خاموش رہتے ہین اور انکے دلین اسکی قدر و منزلت کم نہین ہوتی لہذا ہم خیال کرتے ہین کہ انہون نے اپنے طریقے سے اس جلوس پر حیرت اور خوشی ظاہر کی ہوگی جو مشرقی طریقہ سے کیا گیا ہے۔

ویسرائے کا ہاتھی گزرنے کے بعد اعلیٰ ترین رؤسائے ہند کا ہاتھی نہایت عظمت و شان سے گزرا یعنی ہز ہائنیس نظام دکن اور مہاراجہ صاحب ٹراونکور۔ انکے بعد مہاراجہ صاحب میسور اور مہاراجہ

صاحب کشمیر کا ہاتھی گزرا۔

ان ہاتھیون پر جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے انکی عمدہ اور نفیس پوشاکین دیکھ کر لوگ ششدر و متحیر ہو گئے۔ زیور و جواہر کی تابانی آنکھون مین چکا چوند پیدا کرتی تھی اور ان کی پوشاکون اور پگڑیون سے ہر لمحہ سبز ہین کی طرح ایک نئی کیفیت معلوم ہوتی تھی۔ یہ جلوس جامع مسجد کی طرف سے گزرا۔

جب قلعہ پر دیسرائی نشان اڑایا گیا تو شلک سلامی کی توپین سر ہوئین مگر کسی نے اس وجہ سے اس شلک سلامی پر خیال نہین کیا کہ سامنے سے بینظیر جلوس گزر رہا تھا۔ ہر ہاتھی کی سونڈ اور مستک خوب چنی ہوئی تھی عمدہ عمدہ جھولین انپر پڑی ہوئی تھین۔ وہ اس طرح خرامان خرامان گزر رہے تھے گویا جانتے تھے ہم پر کون سوار ہے اور ہم کس رسم کو ادا کر رہے ہین کوئی ہاتھی سونڈ سے مروجہ جنبانی کرتا جاتا تھا کوئی جھنور ہلا رہا تھا کوئی اپنی سونڈ اٹھائے گویا سلام کر رہا تھا کسی ہاتھی مین نام کو وحشت نتھی اونچے نیچے بیٹھے چھوٹے چاندی اور سونے سب قسم کے ہودے تھے اور نہایت عمدگی کے ساتھ ہاتھیون پر کسے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ زرد۔ سبز۔ سرخ رنگ کے بھی ہودے تھے۔ لمبی لمبی زنجیرون کے جھومر ہاتھی اپنے سرون پر پہنے ہوئے تھے۔ یہ نہایت خوبصورت معلوم ہو رہے تھے اور انکی جھنکارین نہایت عمدہ معلوم ہوتی تھین۔ ہاتھیون کے گرد عصابردار اور اپنے اپنے رئیسون پر خواص چھاتے لگائے ہوئے تھے۔

یہ سب پچاس ہاتھی تھے ان مین بعض بعض رئیس ایسے تھے جن سے لوگ واقف تھے۔ بعض رئیسون کی ڈاڑھیان سفید تھین بعض رئیس نوعمر تھے بعض جوان تھے اکثر ایسی پوشاکین پہنے تھے جنھین دیکھکر حیرت ہوتی تھی بعض سادہ سادہ وضع مین تھے ایک رئیس راجپوتانہ کڑیون کا زرہ بکتر پہنے تھا۔ نشان کے رئیسون کے ساتھ عجیب و غریب تھے۔

جب ہاتھیون کا جلوس گزر چکا تو گاڑیون کی قطار نظر آئی سب سے آگے ہز رائل ہائنس گرینڈ ڈیوک ہیس کی گاڑی مع پنہارہوین ہوزار رسالہ کے تھی۔ اس کے بعد گورنر بمبئی کی گاڑی تھی انکی گاڑی اور گھوڑون کی عمدگی پر فوراً ہی لوگون کا خیال مبذول ہوا۔ اس کے بعد گورنر مدراس

اور لفٹنٹ گورنر پنجاب تھے ان سب کے ساتھ ان کے افسران اسٹاف اور گارد تھے - اور پنجاب والنیٹر رسالہ کا ایک گارد سر چارلس ریواز کے ہمراہ تہا -

" گارڈیون کے عقب مین لوگ گھوڑون پر سوار آئے یہ کمانڈر انچیف اور افسران اسٹاف تھے یہ ایک لمحہ بہی اپنے گھوڑے پر قرار سے نہین بیٹھے ان کو لوگون نے فوراً ہی پہچان لیا اور یورپین تماشائیون نے خوشی کا نعرہ مارا - لارڈ کچنر ڈیمو کراٹ نامے گھوڑے پر سوار تھے جو انگلش گھوڑ دوڑ مین نہایت مشہور ہے - والنیٹر سوار بطور گارڈ ہز اکسلنسی کے ہمراہ تھے -

اس کے بعد لفٹنٹ گورنر برہما اور لفٹنٹ گورنر بنگال اور لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ گاڑیون پر سوار تھے - ہر گاڑی کے ساتھ اپنا اپنا گارڈ تہا - مسٹر بورڈلن کے ہمراہ والنیٹرون کا گارڈ تہا -

اس کے بعد کونسل کے اکزکیٹیو ممبر آئے اس کے بعد میجر جنرل مکلوڈ کمانڈر فوج بنگال مع اپنے افسران اسٹاف گھوڑون پر تھے -

یہان کچہہ افسرون کی صورت مین کچہہ تبدیلی ہوئی جس سے معلوم ہوا کہ شمالی مغربی سرحد پر ہماری کیسی حکومت ہے کیونکہ خان قلات اور ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان اور پھر بلوچی رؤسا آئے آخر الذکر نہایت وحشی صورت تھے ان کے لمبے لمبے بال ان کے کاندھون پر پڑے ہوئے تھے اور مضبوط مضبوط ٹٹوؤن پر سوار تھے اور اس طرح زینون پر بیٹھے ہوئے تھے کہ گویا وہ جانتے ہین کہ زین سواری کیسی ہوتی ہے -

اسکے بعد کرنل ڈین سرحدی صوبہ آئے یہ گھوڑے پر سوار تھے اور اُن کے عقب مین سرحدی پٹھان تھے - بیشک ان پٹھانون کی قومی عداوت کی ضرور ایک تاریخ ہوگی مگر اس وقت تو ہر شخص قدیم دارالصدر مغلیہ مین جلوس کے ساتھ داخل ہونے سے خوش تہا -

اس کے بعد چیف کمشنر آسام اور چیف کمشنر ملک متوسط اپنے اپنے گارڈ سمیت گاڑیون پر آئے اور جلوس کے آخر مین گیارہوان بنگال لانسر رسالہ اسکواڈرن - یہ اسکواڈرن بڑھ رہا تہا - لیکن ابھی جلوسی کیفیت ختم نہین ہوئی اور تھوڑی سی دیر کے بعد ہاتھیون کی ایک

دربار آگئی جسے ہم نے پہلے قلعہ کے قریب دیکھا تھا۔ ان پر رؤسا کے ہمراہی تھے۔ گو وہ زرق برق پوشاکین نہین پہنے تھے جیسے رؤسا مزین تھے مگر تاہم ان کی پوشاکین بہی نہایت عمدہ تہین اور ہاتہیونکا سامان وغیرہ بہی عمدہ تہا۔

جب ایک ہاتہی کے پاٹھے پر ایک بچہ سوار سامنے سے گزرا تو نہایت جوش مسرت ہوا کوئی شخص یہ نہ کہہ سکا کہ یہ کون ہو مگر اکثر لیڈیون نے خوشی سے اس کی جانب ہاتھ بڑہائے۔

اس کے بعد پیدل سپاہی گزرے جس سے ظاہر ہوا کہ یہ ریاستون کے رنگرسپاہی ہین۔

جب سب لوگ جامع مسجد سے باہر نکلے تو پہاٹک مین نمازیون کی ایک مختصر جماعت کہڑی ہوئی تھی وہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد مین آئے۔ یہ سب ساکت وخاموش ہمارے بیچ مین سے ہوکر گزری جلوس موری دروازے سے گزر کر راج پور کی سڑک پر گزرا میدان ویسرا ئے اور ڈیوک وڈچیز کیناٹ کا ہاتہی ٹھہرا اور رئیسون کو رخصت کیا جو اپنے کیمپون کو گئے۔

ہز اکسلنسی اور ہیررائل ہائنسز ہاتہیون پر سے اتر کر گاڑیون پر سوار ہوئے اور گاڑیان فلاک اسٹاف کی طرف بڑہین وہان پہونچکر گاڑیان ٹھہر گئین اور ہیررائل ہائنسز اور ہز اکسلنسی نے گاڑیون پر سے جلوس کو گزرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ ان گاڑیون کے ساتھ امپریل کیڈٹ رسالہ کا باڈی گارڈ تہا۔

جب جلوس ختم ہوا تو گاڑیان سنٹرل کیمپ کی سڑک پر روانہ ہوئین اور جب ویسرا ئے اور ڈیوک آف کیناٹ دورہ کے مکان پر داخل ہوئے تو گارڈ آف آنر نے سلامی دی اور توپون سے انچیر شلک سلامی سر ہوئی۔

اس جلوس مین سب طرح سے کامیابی ہوئی یہ ایسا جلوس تہا کہ ہر شخص کے نقشہ دل ہوا اور اس کی ہر کارروائی نہایت سہولت کے ساتھ انجام پائی اس کے بعد جامع مسجد کے روبرو سے گزرنے مین سوا گہنٹہ اور ریلوے اسٹیشن سے روانگی اور سنٹرل کیمپ کے داخلہ مین تین گھنٹے صرف ہوئے گیکوار بڑودہ اور مہارانا صاحب اودیپور کے سوا تمام خاص خاص رؤسا موجود تہے گیکوار بڑودہ تو اس وجہ سے شریک نہ تہے کہ ان کی مانجی مہارانی نے انتقال کیا اور مہارانا صاحب اس وجہ سے

نہ آئے کہ انکا اکلوتہ صاحبزادہ بیمار ہے مگر یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو شریک ہوئے

افتتاح نمائشگاہ صنعت وحرفت

۳ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو حسب قرارداد نمائشگاہ صنعت وحرفت یعنی فائن آرٹس اگزیبیشن کا افتتاح ہوا ہز اکسلنسی وائسرائے ساڑہے گیارہ بجے نمائش کے مکان پر پہنچے جو ایک عالیشان عمارت عارضی طور پر بنائی گئی تہی - انکی تشریف لانے سے پہلے والیان ریاست اور اعلیٰ حکام پہنچکر اپنی اپنی جگہون پر بیٹھ چکے تہے - عمارت کے چبوترہ پر جو اون کے تینون بڑے دروازون کے نیچے تہا بڑے محراب کے نیچے حضور وائسرائے ڈیوک وڈچس آف کناٹ گرینڈ ڈیوک آف ہیسی گورنران ولفٹنٹ گورنران صوبجات کمانڈر انچیف - خان قلات اور بعض والیان ریاست مثل حضور نظام و مہاراجہ سرپرتاب سنگہ آف ایڈر وغیرہ کی نشست تہی - پہلو کے دونون محرابون کے نیچے بہت سے دیگر والیان ریاست معہ اعلیٰ درجہ کے رؤسا کے بیٹھے ہوئے تہے - مہاراجہ صاحب کشمیر کے ہمراہ سر راجہ امر سنگہ اور راجہ صاحب پونچھ بہی تشریف لائے جو اُن کے پیچھے کی نشستون پر بیٹھ گئے مہاراجہ صاحب کے سکرٹری اور ممبران کونسل ان کے سامنے کے ستون کے قریب کہڑے ہو گئے - حضور نظام جو عین وسط مین حضور وائسرائے کے پیچھے بیٹھے تہے ان کے پیچھے ان کے ولیعہد کی کرسی تہی - حضور نظام آج بہی اسی سادہ لباس مین تشریف لائے تہے کہ جس مین ہاتہیون کے جلوس مین گذرے تہے - ان کے سر پر صندلی رنگ کا عمامہ اور سنہری کلغی تہی اور ان کے صاحبزادہ کے سر پر زرد عمامہ تہا - باقی سب لباس انگریزی وضع کا تہا - ان کے چہرہ سے جلال شاہی نمایان تہا انکے ایڈیکانگ میجر افسر الدولہ انکے پیچھے کہڑے تہے - اوران کے باڈی گارڈ کے افسرون کا لباس زرد تہا - خان قلات کے ہمراہ انکا بہائی تہا - ایک پہلو مین سفیر کابل بہی بیٹھے تہے مگر غالباً اس وقت یہ بطور قایم مقام کابل شریک نہین ہوئے تہے - ورنہ انکی نشست بیچ کے محراب کے نیچے ہوتی -

پہلوؤن مین کئی برہمی راجے مہاراجے بہی علاوہ والیان ریاستہاے ہند کے بیٹھے تہے

جنکے متنوع اور نرالے لباس عجیب ودلکش معلوم ہوتے تھے اس چبوترہ کے مقابل مین کچہ جگہ بصورت
نصف دائرہ مہمانان حضور وایسرا سے کے لئے "ریزرو" رکہی گئی تہی۔ ان کے پیچھے چارون طرف کرسیون
کی قطارین ان لوگون کے لئے تہین جنکے ٹکٹ پانچ پانچ روپیہ کے تہے اور ان کے پیچھے تین تین روپیہ
کے ٹکٹ والے لوگ کہڑے ہوئے تہے یہ سب ٹکٹ تین ہزار تماشائیون کے لئے چہاپے گئے تہے۔
تماشائیون مین زیادہ تر انگریز اور یورپین لیڈیان تہین (۱) جو یا تو بذریعہ عارضی ریلوے کشمیری دروازہ
تک پہنچکر وہان سے پیدل قدسیہ گارڈنس کو کرکٹ گراؤنڈ کے پچہلی طرف سے آتے تہے (۲) یا قبرستان
نکلسن کے مقابل علی پور روڈ اور واقعہ قدسیہ گارڈنس کی راہ سے ان لوگون کی گاڑیان نمایش کے
مشرق کی طرف رہتی اور باغ مین کہڑی کی جاتی تہین مگر جو لوگ شہر سے آتے تہے وہ کشمیری دروازہ کے
قریب اپنی گاڑیان چہوڑکر راستہ (۱) سے پیدل جاتے تہے۔ والیان ریاست اور حضور وائسرائے کی
گاڑیان نمائش کے مغربی طرف سے آئین۔ حضور وایسرائے معہ لیڈی کرزن اور ڈیوک ڈچس آف
کناٹ جب ساڑہے گیارہ بجے پہنچے تو گارڈ آف آنر نے علی پور روڈ پر سلامی اتاری۔ اس وقت قومی راگ
(نیشنل اینتھم) بجایا گیا تہا۔ اور تمام والیان ریاست اور دوسرے تماشائی سروقد کہڑے ہوگئے تہے۔
انگریزون نے تو ٹوپیان اتارلی تہین۔ گویا قومی گیت کو سلام کر رہے تہے۔ مگر جن والیان ریاست مثل حضور
نظام وغیرہ نے پگڑیان باندہی ہوئی تہین وہ اپنے ہاتہون کو سرون تک لیجاکر فوجی سلام کی صورت مین کہڑے
رہے تہے۔ یہی صورت فوجی افسران مثل لارڈ کچنر وغیرہ کی نظر آتی تہی۔ کہ جنکے سرون پر فوجی ٹوپیان تہین
البتہ یورپین لیڈیان یون ہی سروقد کہڑی تہین۔
ڈاکٹر واٹسن ڈائرکٹر نمائش اور کمیٹی مبصرین نمائش نے حضور وائسرائے کا استقبال کیا۔ اور جب
وہ آکر اپنی جگہون پر متمکن ہوئے تو ڈاکٹر واٹسن نے اُن سے درخواست کی کہ وہ نمایش گاہ کی افتتاح
کی رسم ادا کرین اسپر حضور وایسرائے نے کہڑے ہوکر قریب نصف گہنٹہ کے تقریر فرمائی اُن کے ہاتہ مین
ایک چہوٹا سا کاغذ تہا جسپر نوٹ لکہے ہوئے ہونگے۔ جسپر وہ کبھی کبھی نظر مار لیتے تہے۔ لارڈ کرزن بڑے
جہیر الصوت آدمی ہین۔ اُنکی آواز دور تک بڑی صفائی سے سنی جاتی تہی۔ مین نے جسقدر اس تقریر کے نوٹ لئے

وہ حسب ذیل ہین۔

"یور رائل ہائنس۔ یور ہائنسز۔ لیڈیز۔ جنٹلمین ⁂

میرا خوشگوار کام یہ ہے کہ مین اس دو ہفتہ کے کامون مین سے اول کام کو شروع کرون اور کہون کہ نمائشگاہ دہلی افتتاح ہوئی۔ شاید ہمارے بہت سے مہمان اس امر کو یقین نہ کرینگے کہ درختون کے سوا ہر چیز آٹھ مہینے کے عرصہ مین تیار کی گئی ہے جب مین انتخاب مقام کے لئے گزشتہ اپریل مین یہان آیا تھا تو اُس وقت اِس عمارت کی اور اس کے گرد و پیش کی چیزون کا پتہ بھی نہ تھا۔ یہ اس نمائشگاہ کے لئے تیار کی گئی ہین گو اس نمائش کا اثر مدت تک نہ مٹے گا مگر اس وقت جو چیزین ہم یہان دیکھ رہے ہین وہ بقدر چند سے نہ رہینگی۔ شاید اب آپ حضرات خواستگار ہونگے کہ مین اس نمائشگاہ کی ابتدائی حالت کے بارے مین چند الفاظ کہون۔ جب سے مین ہندوستان کو آیا ہون مین نے اس ملک کی صنعت و حرفت اور دستکاری کو نہایت احتیاط اور غور کے ساتھ دیکھا۔ ایک زمانہ مین یہ صنائع و بدائع بہت خوبصورت مشہور تھین۔ اور بہ افسوس ہر کہ بعدہ ان دستکاریون مین تنزل پیدا ہوا جب یہ قرار دیا گیا کہ دہلی مین ایک بہت بڑا جلسہ جمع ہو جسمین شہزادے اور رؤسا اور سردار اور اعلیٰ افسر اور معزز ہندوستانی اور ہر حصہ روئے زمین کے مہمان جمع ہون تو مجھکو فوراً ہی اس بات کا خیال آیا کہ جس موقع کا مین مدت سے منتظر تھا وہ اب آیا ہے کہ جن ہندوستانی دستکاریون کے مٹ جانے کی دھمکی تھی وہ قائم رکھی جائین اور دنیا کو ظاہر کر دیا جائے کہ ہندوستان کو اِن دستکاریون مین کیسی لیاقت ہے۔ ان مین جو تنزل ہو رہا ہے وہ جہانتک ممکن ہے روکا جاوے۔ (نعرۂ تعریف)

لہذا مین نے ڈاکٹر واٹ کو طلب کیا اور جو چیز آپ اس نمائشگاہ مین دیکھین گے اس کے وہی ذمہ دار ہین (نعرۂ تعریف) مین نے اس کام کے لئے ان کو اپنا دست راست قرار دیا۔ یہ تمام ہندوستان مین مع اپنے اسسٹنٹ مسٹر پرسی براؤن ہزار ہا میل دور دور سفر کرتے پھرے انہون نے ہر مقام پر دستکارون اور صناعون سے گفتگو کی۔ چیزین منتخب کین۔ جہان اُن کی ساخت کے حکم کی حاجت تھی وہان حکم دئے نمونے دئے روپیہ پیشگی دیا۔ مین نے تین شرطون کا عملدرآمد ہونا قرار دیا ⁂

میری پہلی شرط تو یہ تھی کہ یہ نمائشگاہ صرف صنعتی چیزون کی ہوگی - اس کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ ہم آسانی کے ساتھ آپ لوگون کے لئے ایک ایسی حیرت انگیز نمائشگاہ قایم کر سکتے تھے جس سے ہندوستان کی صنعت و پیدا وار بخوبی تمام ظاہر ہو۔ ڈاکٹر واٹ کے پاس کلکتہ مین ایسی ہی ایک بہت اچھی نمائشگاہ ہے - ہم آپ کو لکڑیان اور معدنیات اور خام اشیا اور چرسے وغیرہ سب دکھا سکتے تھے جس قدر آپ دیکھہ سکتے تھے مگر اس مین خوبصورتی نہ ہوتی اور نہ مجھے یہ منظور تھا نہ میرا یہ مقصود تھا کہ پیدا وار کی نمائش ہو بلکہ مین چاہتا تھا کہ صرف صنعت و حرفت کی نمائش ہو۔

میری دوسری شرط یہ تھی کہ نمایش گاہ مین کوئی چیز یورپین یا یورپین طرز کی نہو - مین نے ایسی چیزون کے اس نمائشگاہ مین داخل کرنے سے انکار کیا - جیسی عمدہ عمدہ بیٹھکون پر لمپ یا شیشہ کے آویزے یا عمدہ قسم کی مورتین - یہ چیزین ہر مقام پر اور سب سے زیادہ ہندوستان مین بُری معلوم ہوتی ہین - کیونکہ ہندوستان مین خود اسی قسم کی دستکاری موجود ہی (نعرۂ تعریف) مین نے قرار دیا کہ اُن کامون کے سوا جن مین اس ملک کے خیالات و روایات و عقاید شامل ہون اور کوئی شئی نہو - ممکن ہے کہ چند اشیا جو میری تشریح کے موافق نہون - شاید اس وجہ سے آگئی ہون کہ اس ملک مین یورپین خیالات کو بہت ترقی ہے اور چاےدان اور بالائی دان اور دست پاکون کے حلقے اور نمکدان - بیشمار ہندوستانی کرتے ہین - مگر میری شرائط کا عموماً لحاظ رکھا گیا۔

میری تیسری شرط یہ تھی کہ یہ چیز عمدہ سے عمدہ ہو مجکو ارزان سوتی اور مومی کپڑے اور ذلیل لاکھی چیزین یا گوٹہ کناری یا برنجی چیزین اور پیالے وغیرہ درکار نہین جو برمنگھم کی فرمائش ساخت کے مقابل ہون بلکہ مین ان تمام چیزون کی نمائش چاہتا تھا جو کمیاب اور ہندوستان کی صنعت و حرفت مین بیمثل ہون - ہماری نقرئی و طلائی اور دہات کی اور میناکار اشیا اور منبت کار لکڑی و ہاتھی دانت اور پتھر اور عمدہ سے عمدہ مٹی کے برتن اور چوکے اور مشرقی طرز کے قالین اور دریان اور عمدہ عمدہ ململین اور ریشمی کپڑے اور حاشیہ دار چیزین اور ہندوستانی لاثانی کمخواب ین اس نمائشگاہ مین ہون اور آپ یہ سب چیزین اس عمارت مین دیکھین گے مگر آپ حضرات یاد رکھین کہ یہ کوئی بازار

نہین ہی بلکہ نمایش گاہ ہی- ہمارا مقصود یہ ہی کہ لوگون کو حوصلہ دیا جائے اور عمدہ عمدہ صنعتی کام زندہ کئے جائین نہ کہ کم سرمایہ دارون کی خواہشین پوری ہون-

اس نمایش گاہ مین یہی عام طریقہ کی چیزین ہین- ہم نے اس مین اور یہی عمدگی قایم کی ہی ہم اس امر سے واقف تھے کہ اس زمانہ مین لوگون کے شوق مین کمی پیدا ہوتی جاتی ہے اور جو چیزین اب بنتی ہین وہ اچھی نہین ہوتین لہذا ہم نے مقابلہ کے لئے زمانہ حال و زمانہ گزشتہ کی چیزین برابر رکھی ہین- اور اس غرض سے مستعار اشیا لیکر ایک کمرے مین رکھی گئی ہین- جسمین آپ ہندوستانی زمانہ سابق کی بہت سی خوبصورت خوبصورت چیزین دیکھینگے جو ہمین ہندوستانی رؤساء اور اہل شوق نے دی ہین کچھ چیزین ہمارے ہندوستانی عجائب خانہ سے آئی ہین اور کچھ جنوبی کنسنگٹن کے عجائب خانہ لندن سے آئی ہین اس مین بہت سی چیزین نبداللہ خوبصورت ہین مگر ہم امید کرتے ہین کہ ہندوستانی صناع جو یہان موجود ہین اور ان سے کام لینے والے سرپرست ان چیزون کو پرانی چیزون کی طرح نہ دیکھین گے بلکہ صنعت و دستکاری کی نظر سے دیکھین گے اور خیال کرینگے کہ ان سے نئے نئے خیالات پیدا ہوتے ہین جو تیاری اشیا مین ان کے کام آئین گے اور اس بارہ مین یہ قول نہایت ہی صحیح ہے کہ جب غیر ملک کے خیالات کے موافق چیزین تیار کی جائینگی تو ہندوستان کی صنعتی اشیا کو کبھی ترقی نہوگی بلکہ اسے اپنے خیالات او رطرز پر قایم رہنا چاہیئے (نعرۂ تعریف)

سمجھنے چاہا جائے گا کہ اس نمایش گاہ کا مفاد اور اس کا نتیجہ بیان کرون- مین اس کا جواب چند الفاظ مین دونگا- ہندوستان کی صنعتی چیزون کا تنزل تجارتی ترقی کی وجہ سے ہوا اور سستی ساخت کی نسبت دغانی ترکیب ساخت کو بہت ترقی ہے اور شوقیہ چیزون کی نسبت کام کی چیزون کی بہت کثرت ہے اگر یہی امور رہے تو زیادہ امید نہین ہے ہم ہندوستان مین ایک بات دیکھ رہے ہین جو تمام دنیا مین ہو رہی ہے جس سے قدیم دستکاری مٹ گئی اور اسی وجہ سے انگلستان کی دستکاری باقی نہ رہی اور چین و جاپان مین بھی نہایت تیزی کے ساتھ مٹ رہی ہے اور اسے کوئی روک نہین سکتا- اب کلون کے ذریعہ سے کپڑے بننے سے ہاتھ سے کپڑا بننا مٹ جائگا

اور کلون کے کارخانون کو دستی کا کارخانون پر سبقت ہوگی - یہ امر ویسا ہی جیسا گھوڑے گاڑی پر دخانی گاڑیون کو سبقت دیجاتی ہے اور دستی پنکھون کے بجاے مقناطیسی قوت کے پنکھے تیار ہو رہے ہین یہ سب باتین ایک ایسے زمانہ مین ہونگی جب ارزانی پر نظر ہوگی اور بدنمائی کی پروا نہو اور جب لوگون کو آرام مطلوب ہوگا اور بدصورتی پر نظر نہو گی اور دہ تاوقتیکہ اپنے نمونہ اور اپنی روایتی چیزین مٹا نہ لے اس وقت تک کبھی خوش نہین ہوتا اور چاہتا ہی کہ غیر ملک کی ان عجیب چیزون کو قایم و مروج کرے - جسکی اس کو ہر وقت تلاش ہے - پس اس صورت مین بہت سی صنعتی اور دستکاریون کی چیزین مٹ جائینگی -

ایک اور بات بھی مجکو پیشگوئی کی معلوم ہوتی ہے جیسا مین قبل ازین بیان کرچکا ہون کہ مین ان لوگون کو مین سے ایک شخص ہون جنکو یہ یقین واثق ہے کہ تاوقتیکہ اس چیز کے موافق قوم کے خیالات اور حاجات نہون اس وقت تک کوئی چیز قایم نہین رہ سکتی - کسی دستکاری و صنعت کو نہ تو سیاح قایم رکھ سکتے ہین نہ محقق قایم رکھ سکتے ہین - جب یہ نوبت پہونچ جاتی ہے تو صرف بعض بعض نمونہ کی چیزین ہی تیار ہوتی ہین اور ان چیزون کے بارہ مین عام خیالات مٹ جاتے ہین اگر ہندوستان کی دستکاری کو سرسبز رکھنا اور اس کا از سرنو زندہ کرنا منظور ہی تو یہ امر اس وقت ہوسکتا ہی کہ ہندوستانی رؤسا اور امرا یا اعلی ترتیب یافتہ اشخاص ان چیزون کی سرپرستی اپنے ذمہ لین اور جب تک ہم یہ امر پسند کرتے ہین کہ ان چیزون کے بجائے برسیلز کے شوخ رنگ کے قالین یا مقام ناٹنگیم کی آرایش یا اطالیہ کی ارزان پچی کاری کی چیزین یا فرانسیسی تصویرین یا آسٹریا کی چمکدار چیزین یا سستے جرمنی کپڑے اور کمخواب استعمال کرین تو جب تک یہ عالت قایم رہیگی اس وقت تک کوئی امید نہین ہی - مین یہ ترشی کے ساتھ نہین کہتا ہون کیونکہ انگلستان مین بھی ایسا ہی خراب برتاؤ کیا جاتا ہے اور جس کسی غیر ملک کی چیز کو پسند کیا فوراً اس کا استعمال شروع کردیا گیا لیکن اتنا تو مین ضرور کہتا ہون کہ اگر ہندوستان کی صنعت و دستکاری کو قایم رکھنا ہی تو غیر ملک کی سرپرستی سے یہ قایم نہین رہ سکتی ہی بلکہ یہ اسی وقت قایم رہ سکتی ہے جب اندرون ملک کے لوگون کی مرضی و خواہش کے موافق چیزین تیار ہون

جس سے ان کی تربیت یافتگی ظاہر ہو۔

اگر مین دیکھون کہ ہندوستانی رؤسا اور امرا مین ایسی کارروائی شروع ہوئی کہ اس زمانہ کی سوق مین عمدگی پیدا ہو اور ان کے ملک مین لاثانی و بےنظیر چیزین تیار ہون تو مین بہت خوش ہون شاید کبھی نہ کبھی یہ خیال پیدا ہوگا۔ مگر اس وقت بہت تاخیر ہو جائے گی۔

اگر ایسی ہی بدشگونیان ہین تو دیکھنا چاہیئے کہ اس نمایش کا کیا مقصود ہے اور اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ اس کا مین یہی جواب دے سکتا ہون۔ کہ یہ نمایش اس غرض سے ہے کہ اس سے ایک سبق حاصل ہو اور ظاہر ہو کہ اہل ہندوستان کے کیا خیالات ہین اور یہ کیسے لوگ پیدا کرتا اور کر سکتا ہی اور اس سے معلوم ہوگا کہ اس ملک کے صناعون مین ابھی تک صنعتی خیالات مٹ نہین گئے۔ ہین صرف ان کو شوق و حوصلہ دلوانے کی ضرورت ہی اور اس سے یہ امر ظاہر ہوگا کہ ہندوستانی گھر کی آرایش و زیبایش کے لئے کلکتہ و بمبئی کی یورپین دکانون سے اسباب خرید کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ اب بھی ہندوستانی ریاست اور صوبہ اور قصبون اور مواضع مین عمدہ عمدہ دستکار موجود ہین اور وہ اپنے ہموطنون کی خواہش کے موافق عمدہ عمدہ صنعتی چیزین بنا سکتے ہین۔ اسی غرض سے ڈاکٹر واٹ اور مین نے اس نمایش گاہ کے قایم کرنے کی کوشش کی ہے اور اس لفظ کے کہتے وقت کہ نمایش گاہ افتتاح ہوئی مین یہی امید کرتا ہون کہ جس ملک کی ہمدردی کی غرض سے یہ قایم ہوئی ہے وہ پوری ہو۔ (زور سے نعرۂ تعریف)

ہز اکسلنسی نے یہ بھی بیان فرمایا۔

یہان جو مختلف قسم کی اشیاء موجود ہین اُن کی تشریح غیر ممکن ہے ہان مجملاً کہا جا سکتا ہے کہ اس مکان مین چار بڑے بڑے سکشن ہین یعنی

خاص گیلری جسمین اشیاء فروختنی موجود ہین۔

دوسری گیلری مین مستعار چیزین ہین

تیسری گیلری زیور کی ہے۔

یہ چوتھی گیلری - صناعون اور دستکارون کی ہے -

ہر گیلری کے ایک ربع حصہ مین چیزون کے درجہ کا لحاظ رکھا گیا ہے یعنی دہات کی - پتھر کی - مٹی کی - شیشہ کی چیزین - چوبی کام - آہنی کام - سینگ چمڑے - لاکھی بنی ہوئی چیزین - حاشیہ دار - زردوزی - لیس وغیرہ - دریان - قالین وغیرہ وغیرہ اور آخر مین تصاویر

یہہ یہ چیزین پچاس ڈویژنون پر تقسیم ہوئی ہین - اس سے ظاہر ہوگا کہ یہ نمایش گاہ کس قدر وسیع ہے اور یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا یہ نمایش گاہ بہت بڑی نہین ہے - ایک ایسے لائق جانچ کرنے والے کی راے ہے جس نے لوگون کو انعام دئے کہ اگر یہ نمایش گاہ چھوٹی سی ہوتی اور جس قدر چیزین نمایان کی گئی ہین وہ ایک ثلث ہوتین تو اس سے عمدہ نتیجہ پیدا ہوتا - جس مقام پر عمدہ عمدہ مستعار اشیا ہین وہ نہایت عمدہ ہے یہان بے نظیر کچھ شکستہ قالین آویزان ہین جن سے ان کی رنگینی اور خوبی ظاہر ہے اور وہ زمانۂ حال کے قالین بافون کے لئے ایک سبق ہونگے اور آئینہ دار سندوقچون مین ساوتھ کنگسٹن کے شیشہ اور دہات کی مستعار اشیا ہین - ایک ذرا سی غور کے ساتھ دیکھنے سے معلوم ہو جائے گا کہ جو چیزین محض صنعت کی غرض سے بنائی گئی تھین اور جو چیزین زمانۂ حال مین بہ حقیقت اور خراب بنائی جاتی ہین اور جنکے سبب سے یہ امر مسلمہ ہوگیا ہے کہ ہندوستان کی چیزین ایسی ہی ہوتی ہین اور ان مین کیسا فرق ہے ؞

گیکوار بڑودہ نے ایک بہت بڑا فرش یا چادر ہیز عنایت کی ہے جو بالکل مرصع اور مکلل ہے اُسپر موتی اور فیروزہ اور یاقوت وغیرہ جواہر نصب ہے اسی کے گل بوٹے اس مین بنے ہوئے ہین -

جودہپور سے پرانے پرانے اسلحہ آئے ہین -

کشمیر کے دلاویز خوشنما دوشالے اور ایک بڑا نہایت عمدہ سوزنکار فرش جسکی سوزن کاری عمدہ دوشالون کی ایسی ہے - اور ایک ریشمی و مخملی قالین جو ایک چوکھٹے مین جڑی ہوئی ہے -

اسی طرح ہزارون ایسی چیزین جنکو دیکھکر حیرت ہوتی ہے -

فروختنی اشیا کی گیلری مین بہت سی عمدہ عمدہ چیزین ہین - تصویرون کے چوبی اور دہاتون کے

چوکھٹے اور عمدہ چیزین اور آتش خانہ کا سامان اور لکھنے کی میزین اور نشست کی چیزین اور منبت کار اوٹ وغیرہ وغیرہ مین ان سے ظاہر ہے کہ یورپین حاجات کے موافق ہندوستانی کیسی عمدہ عمدہ چیزین تیار کر سکتے ہین۔

اِس نمائیش گاہ کے کمرون کی عمدہ صورت یہی ہے کہ ان مین تمام چیزین کس موزونیت ومناسبت کے ساتھ رکھی گئی ہین۔ مثلاً مدراس کے کمرے مین جنوبی ہند کے زمانہ در بوڈ کے طریقۂ ساخت کی چیزین ہین اکثر یہ چیزین سوامی کے نام سے مشہور ہوتی ہین اور ایک کمرہ مین پیچیدہ طریقہ کی عمارت کی ساخت وغیرہ ظاہر کی گئی ہے اسی طرح پنجاب کا کمرہ ہے جسمین نہایت خوبصورت شہ نشین تیار کیا گیا ہے اور ایسا ہی برہما کا کمرہ اور دس بارہ کمرے اور ہین جوہریون مین الماس فروشون کی دکانین ہین۔ اور ایک وہ دکان بھی ہے جس سے انگلش گوش بخوبی آشنا ہین یعنی مشرس بی آر اینڈ سنز اور مشرس ٹی آر ٹاکر اینڈ سنز جو دونون مدراس کی کمپنیان ہین۔ یقین کیا گیا ہے کہ اس کمرے مین ایسے بیش قیمت جواہر ہین جو کبھی ایک مکان مین نہ نکلین گے۔

آخر مین دستی صناع و دستکار ہین جو اپنا کام کر رہے ہین اور انکی ساختہ اشیا فوراً ان سے خرید کی جا سکتی ہین۔

اِس نمایش گاہ کی نسبت مجکو یقین ہے کہ آیندہ چند ہفتون اس کا کھلا رہنا اکثر مہمانون کو دلچسپ ہوگا۔

جب ہز اکسلنسی ویسراے کی اسپیچ ختم ہوئی تو ویسرا اور ان کے ہمراہی نمایش گاہ کی سیر کو گئے اس وقت ایک دلچسپ امر یہ ہوا کہ مسٹر ڈین قائم مقام فارن سکرٹری نے سفیر کابل کو ویسراے کے روبرو اور ویسراے نے ڈیوک آف کیناٹ کے روبرو پیش کیا۔ ڈیوک نے ہندوستانی زبان مین سفیر مذکور سے باتین کرنا چاہا مگر سفیر نے عذر کیا کہ مین اس زبان سے نابلد ہون۔

ڈیوک نے فرمایا مین فارسی زبان سے ناواقف ہون مگر اس زبان مین صرف اتنا بول سکے کہ اُس زمانہ مین کابل مین تو بہت سردی ہوتی ہوگی''۔

ہز رائل ہائینس ملک معظم سے ایسے مشابہ ہین کہ راؤ صاحب کچھ نے فوراً ہی پہچان لیا کہ زمانہ کمانڈر انچیفی بمبئی مین بہوج کو گئے تھے - ہز رائل ہائینس اور لارڈ مسٹر کرزن نے راؤ صاحب کچھ سے اس زمانہ کے متعلق باتین کین +

ایک بجے ویسرائی گروہ یہان سے رخصت ہوا اور بعدہ عوام نے نمایش گاہ کی سیر کی -

دربار تاجپوشی

دہلی مین دربار تاج پوشی تمام ہندوستان مین ازروے تزک واحتشام وعظمت وجلال اور حسن انتظام لاثانی وبینظیر مجمع تھا جو ہمیشہ نقش دل رہیگا اس مین ادنی ادنی امر اسم بہی لحاظ کامل کیا گیا - کہا جا سکتا ہے کہ جو اشخاص دربار تاجپوشی کے متعلق یہ سمجھنا چاہتے ہین کہ اس کے پولیٹیکل معنی کیسے ہین اُن کا اثر کس قدر دور دراز فاصلہ تک پڑیگا - اُنکو ویسرائے کی اسپیچ پڑھنا چاہئے جو نہایت ہی پرجوش و معنی خیز اور متین تہی اس مین واقعی امور بہر عنوان صاف صاف ظاہر کردیے گئے تہے اور سب سے زیادہ ہند کے لوگون سے شاہ وشہنشاہ کا ہمدردی ومحبت کا پیام تہا - ہز مجسٹی نے حکم دیا تہا کہ اس ملک مین جشن تاجپوشی کے لئے علیحدہ ایک خاص روز قرار دیا جائے اور اس دن ان کی طرف سے انکے قایم مقام ویسرائے کے ذریعہ سے ہز مجسٹی کے برادر اصغر ہز رائل ڈیوک آف کیناٹ کی موجودگی مین انکی رعایا کی مزاج پرسی کی جائے -

جب ہم سب لوگ اس وسیع احاطہ دربار مین جمع ہوئے تو ہم یہ امر دریافت نہ کرسکے کہ ملک معظم کو اس دربار سے کیسی ذاتی دلاویزی ہے - یہ خیال ابتداءً تہا مگر اس کے بعد یہ امر ہمارے نقش دل ہوا کہ ہز مجسٹی نے اپنا نوازش آمیز پیام شاہانہ بہیجکر کیسا خیال ظاہر فرمایا ہے جس سے اس بہت بڑے جلسہ کو فرمانبرداری اور خیرخواہی کے کیسے خیالات پیدا ہوئے جسمین یورپین اور ہندوستانی اور ہر فرقہ وطبقہ اور مذہب وملت اور ہر منصب ودرجہ کے بلکہ آزادی سرحد کے بہت سے لوگ موجود تہے -

یہانتک ہم نے یہ بات اس لئے بیان کی ہے اس دربار کا عنوان کیسا نقشہ ل ہونیوالا تہا یہ روز دوشنبہ کے جلوس سے بہت زیادہ تہا اسکے ساتہ ہی جیسا تزک واحتشام اس موقع کے شایان شان تہا وہ سب موجود تہا۔ یہان فوج کا شان وشوکت تہی اور ہر طرح کی رسم ادا کرنے کا سامان فراہم تہا۔ ہندوستانی شہزادون اور رئیسون کے باعظمت وشان اور جاہ جلال گزرنے کی لاثانی خوبی ظاہر تہی استدراک کیفیت نامہ کے لئے یہ بیان کرنا لازم ہے۔ کہ مقام دربار وسط کمپ سے چند میل کے فاصلہ پر اس مقام پر ہے جہان یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو اشتہار قیصری کا دربار منعقد ہوا تہا اور اس کے درمیان مین وسیرائے کے پورے گارڈ کی فوج کا کمپ ہے اور یہان سے دربار تک برابر سبزہ زار ہے اور ایک ریلوے سے بہی اس کے قریب تک گئی ہے لہذا دربار تک پہونچنے کا ذریعہ کافی ومعقول تہا۔

نو بجے کے قبل مختلف کیمپون سے گاڑیون کی قطارین آنا اور ایک ہی مقام پر ٹہیرنا شروع ہوئین۔ اور مختلف سڑکون سے ہزارون آدمی گاڑیون اور سواریون پر اور پیدل چلے آتے تہے یہ لوگ اس قدر تہے کہ اگر دربار کے ایسے ایسے بہت سے احاطے ہوتے تو انکے بیٹہنے کی جگہ ہوتی۔ فوج پر فوج آگے بڑہنا شروع ہوئی ہر پلٹن اپنی جگہ سے جانے لگی۔ جو ٹرین آتی تہی اسپر سے سینکڑون آدمی اُترتے تہے خاص خاص سڑکون پر نہایت ہی عمدہ نمایشی گاڑیان مع عمدہ عمدہ زردیان پہنے گاردون کے آگے بڑہ رہی تہین جنپر رؤسا اور ان کے ہمراہی سوار تہے۔ زرد وزری حاشیہ دار کوٹون اور پگڑیون کی ایک جہلک دکہائی دیکہاتی تہی ان مین اس قدر جواہر نصب تہے کہ انکے بار سے وہ دبی جاتی تہین رؤسا کے گلون مین ایسے بیش بہا ہار تہے جنکی قیمت ایک سلطنت کے خراج سے کبہی کم نہوگی اور اعلیٰ مناصب ومراتب کے لوگ اور اعلیٰ درجہ کے برٹش افسر کونسلر۔ جنرل۔ گورنر۔ ہرسول و فوجی افسر درجہ یافتہ سب کے سب اپنے تمغے لگائے ہوئے تہے۔ جنسے اُن کی عمدہ عمدہ خدمات کا اظہار ہوتا تہا۔ صاحبان جج اپنی درباری پوشاکین پہنے تہے اور چیف جج ان کی سرغنائی کر رہے تہے۔ کانسل اپنی اپنی وردیان پہنے اور ممالک غیر کے عالی مراتب مہمان موجود تہے۔ مشرقی ممالک کے سفیر اور افسر ہندوستان کے ادنی ادنی سردار حاضر تہے اور لوگ فرقہ عوام کی جانب سے

افسرون کے حلقہ سے باہر تھے ۔

ہندوستان کی آخری سرحد سے اعلیٰ درجہ اور بلند مرتبے کے اشخاص آئے تھے ۔ یورپ اور دور مغرب کے لوگ بھی موجود سے جاپانی قاصد بھی اظہار دوستی کے لئے حاضر تھے بیرونی سرحد افغانستان وسیام و نیپال سے لوگ آکر اس مجمع مین شریک تھے اور دور دور سرحدات پر ہما سے جو مشرق مین ہے ۔ اور دور دور دیر ۔ ثانی مقام مغربی ہمالیہ اور ہندوکش اور صحراے بلوچستان اور سواحل خلیج فارس اور کوہی مقامات عدن سے رؤسا نے اپنے شاہ وشہنشاہ کا آداب بجالانے اور اظہار فرمانبرداری کے لئے سفر دور و دراز اختیار کیا تھا ۔ ایشیا کے سوا کسی براعظم مین اور ہندوستان کے سوا کسی ملک مین مختلف اقوام کا ایسا مجمع کثیر نہین ہوسکتا نہ اسطرح مختلف مذہب و ملل کے لوگ ایک جگہ جمع ہو سکتے ہین جو اب تک اپنے اپنے مذاہب اور رواج کے سبب سے ایک دوسرے سے علحدہ رہے ۔

سب طرح سے انتظام تھا اور بغیر کسی پیچیدگی اور دقت کے بارہ ہزار آدمی احاطۂ دربار کی نشستگاہون مین صف بصف آکر بیٹھے ۔ گاڑیان آتی اور اپنے سوارون کو اُتارتی تھین اور وہ بغیر کسی طرح کی دقت کے اپنے اپنے مقام پر جاکر نشست کرتے تھے ۔ قابل تعریف نگرانی تھی ۔ نشستگاہون کے سکشنون پر حروف وغیرہ بنے ہوئے تھے ۔ سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ۔ حکمران رؤسا کا عنوان شایستہ سے استقبال ہوا اور وہ اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوئے ۔ یہ انتظام ایسا اچھا تھا کہ اس کی جسقدر تعریف کی جائے وہ کم ہے ۔

گیارہ بجے تک احاطۂ دربار تقریباً کل مملو ہوگیا تھا اور یہان کی حیرت انگیز کیفیت موثر تھی ۔ مسند پر سنہری کارچوبی حاشیہ کا فرش تھا اور وسط مین نقرئی جلوسی کرسیان تھین اور اُن کے عقب مین چار چوبدار اپنے اپنے عصے ہاتھون مین لئے ہوئے مودب استادہ تھے اور چپ و راست حکمران رؤسا طرح طرح کی مغرق بجواہر پوشاکین زیب تن کئے ہوئے بیٹھے تھے آفتاب کی روشنی سے اِن جواہر مین ایسی آب و تاب تھی کہ ان پر نگاہ نہ ٹھہرتی تھی ان کے عقب مین اور لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے خاص خاص فوجی افسر گورنر اور کمانڈر انچیف اور تمام افسر انتظام کے ساتھ

بیٹھے ہوئے تھے ہر مقام پر فوجی وردیاں دکھائی دیتی تہین - لیڈیون کی صوفیانہ پوشاکین بھی ایک نئی کیفیت دکھارہی تہین کیونکہ شوخ رنگ کی مکلل بجواہر پوشاکون کے بعد نظر انہین پر اکر ٹہیرتی تہی -
گمبند کے عقب مین جانب راست دیہراسے کے مہمان تھے قطار در قطار نظر ڈالنے کے بعد معلوم ہوتا تہا کہ یورپین وہندوستانی اور لیڈی و جنٹلمینون کا کیسا مجمع ہے - چونکہ بہت دور تک مجمع تہا - اس وجہ سے بغیر دوربین کے نظر کا کام کرنا اور لوگون کو پہچاننا دشوار تہا - سب طرف کے پلیٹ فارم پر بہی مجمع کثیر تہا - اسی جم غفیر کا اثر یہ ہوا کہ احاطۂ دربار بہت مختصر معلوم ہونے لگا - اور نشستگاہون کا وسطی حلقہ بہت ہی چہوٹا معلوم ہوتا تہا - مگر اسپر بہی نشان بردار ستون کے پاس کُل بینڈ موجود تھے - جب آمد کے راستہ پر نظر کی جاتی تہی تو پلٹنین اور ویسرائی گارڈ اور پندرہوین سکھ پلٹن کی پگڑیان نظر آتی تہین - جن کا سنہرہ رنگ نہایت کیفیت پیدا کر رہا تہا - اور اس کے عقب مین پست شاخ پہاڑی پر ہزارون آدمی چلتے ہوئے معلوم ہو رہے تھے -

تیس ہزار فوج سے زیادہ جمع تہی مگر وہ دربار کے حصۂ وسطی سے نظر نہین آتی تہی لیکن وہ سب فوج دن کے جلوس مین شریک ہونے کے لئے اپنے اپنے مقام پر موجود تہی اور کپتان سنیفرڈ کے زیر نگرانی ان مجموعہ بینڈون سے اس ہنگام انتظار مین عمدہ عمدہ گتین بجتی تہین - چونکہ عید کے سبب سے دربار کے وقت مین نصف گھنٹہ تاخیر کر دی گئی تہی - اس وجہ سے مدت انتظار کسی قدر زیادہ ہو گئی تہی -
احاطۂ دربار مین سب طرف نگاہ دوڑانے سے معلوم ہوا کہ بائین جانب ایک مقام خالی ہے - لوگ اس امر سے بہت ہی کم واقف تھے - کہ یہ مقام نہایت ہی معزز ہے - ناگاہ دو اشخاص لڑکہڑاتے ہوئے دروازۂ دربار پر نظر آئے - جنہین کچھہ یورپین اور ہندوستانی سپاہی بغلون مین ہاتھ دئے ہوئے لئے آتے تھے معلوم ہوا کہ یہ زمانۂ غدر کے ضعیف العمر اور مسن سپاہی ہین پس اس وقت ایک خوشی کا نعرہ بلند ہوا - اسکے چند منٹ کے بعد اُن سپاہیون کا خاص گروہ جو محاصرۂ دہلی اور جنگ لکھنؤ مین شریک تہا مارچ کرتا ہوا صحن دربار مین آیا - اِسکے آگے آگے بینڈ باجہ فتحمندی کی گت بجاتا ہوا ساتھہ ساتھہ تہا - اس وقت کی کیفیت کو جس نے دیکہا ہے وہ اسے کبھی فراموش نہ کریگا یعنی جب یہ

بہادر روبرو سے گزرے تو سب طرف سے خوشی اور تعریف کے نعرہ بلند ہوئے - ان لوگون کے اعزاز و احترام کے لئے ہزارون آدمی سرو قد استادہ ہو گئے - گو ان کے نام ہمیشہ لوگون کو یاد نہ رہین مگر یہ اوس کی زندہ شہادت تہی کہ نصف صدی ادہر انہون نے کیسی کیسی بہادریان دکہائین اور کیسے کیسے کارنمایان کئے - اِنمین یورپین اور یوریشین اور ہندوستانی تھے - یہ سو آدمیون کا ایک چہوٹا سا گروہ تہا اور جو لوگ ان کے آگے آگے تہے وہ حالانکہ بہت ضعیف تہے مگر مستقل قدم کے ساتھ ساتھ مارچ کر رہے تھے ان مین اکثر بہت ہی مسن اور کمزور تہے کچھ شخص پرانی وردیان پہنے تہے اور کچھ لوگ روزمرہ کی سادی سادی پوشاکون مین تہے ان کے محصلہ تمغے ان کے سینون پر جگمگا رہے تہے - جس سے ان کی صفوف مین نہایت ہی آب و تاب پیدا ہو گئی تہی یہ وہی لوگ تہے جنہون نے جنگ کی سب طرح کی جفاکشیان برداشت کی تہین اور کثیر التعداد اشخاص سے مقابلہ و مجادلہ کر کے فتحمندی اور ناموری حاصل کی تہی -

یہان سے قریب وہ شاخ پہاڑی تہی جہان سے ان لوگون نے کہڑے ہو کر باغی دہلی کو دیکہا - اور یہین سے انہون نے اور ان کے ساتھیون نے حملہ کیا تہا - جب ہم نے اس چہوٹے سے گروہ کو آگے بڑہتے دیکہا تہا تو ہم لوگون کو ایک جوش پیدا ہوا - ان لوگون مین سکھ گورکھے اور پٹہان اور جنگی اقوام کے سب لوگ تہے - ان مین سے بعض کے ساتھ زندگی نے سخت برتاؤ کیا تہا کیونکہ وہ لنگڑا نے جاتے تہے ان کی کمرین جہک گئی تہین یہ قدم ملائے ہوئے چلنے کی بڑے کوشش کرتے تہے تاہم یہ وہ لوگ تہے جنہون نے اپنے زمانۂ شباب مین سلطنت کے لئے اپنا خون پانی ایک کیا تہا اور ہم نے ان کا ایسا اعزاز و احترام کیا کہ ایسا احترام آج کسی کا نہین کیا گیا - ان مین کچھ ایسے لوگ بہی تھے کہ جب وہ اپنے جوش قلبی کے سبب سے نعرہ مارنا چاہتے تہے تو ان کے گلون مین پہندا پڑتا تہا - اکثر لیڈیان اس حالت کو دیکہکر آبدیدہ ہو گئین - سپاہیون نے ان پرانے سپاہیون کو انکے اعزازی مقام پر بٹھایا - اسکے بعد اولڈ لینگ سینگ کی گت بجتی ہوئی شنائی دی - منجملہ اور گتون کے یہ گت نہایت ہی عمدہ ہے - جب یہ گت ختم ہوئی تو تمام دربار مین خوشی کے نعرہ کی آواز گونج گئی -

اِسکے بعد جو کیفیت ہم نے دیکہی وہ وہان کا تزک و احتشام تہا مگر اُس سے بہی ان لوگون کے

قد و قامت اور صورت ایسی معتدل ہوئی تھی کہ فراموش نہ ہوئی۔

کرنل آسے آرڈی میکنزی کو ان لوگون کی سرغنائی کا بہت بڑا فخر حاصل ہوا تہا۔ یہ بہی زمانہ غدر کے پُرانے سپاہی ہین۔ ان پرسن شیخوخیت کا اثر کم پڑنے پایا یہ ایسے ہین کہ کل ضرورت ہو تو یہ فوج کی کمان کرنے کے لئے موجود ہین۔

تمام فوج مین سے ایک ایسے افسر بہی ہین جو دعویٰ کرسکتے ہین کہ وہ بہی اس مارچ مین شریک تھے یہ سر رابرٹ لونوہین جو زمانۂ غدر مین موجود تھے وہ اپنے پُرانے ساتھیون کو روبرو سے گزرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

دوپہر کو بیگ پائپ باجون کی آواز سنائی دی اس وقت گارڈ ہائیلینڈر رجمنٹ کی ایک زبردست کمپنی جسکے ہاتھ مین باجہ بج رہا تہا آکر صحن دربار مین صف آرا ہوئی۔ یہ ویسرائے کا گارڈ آف آنر تہا۔ اس مین ایک سے ایک عمدہ جوان تہا عنقریب سب کے سب دو دو تمغے لگائے ہوئے تہے جس سے ظاہر ہوتا تہا کہ انہون نے جنوبی افریقہ مین کیسی کیسی جنگین کی ہین۔ یہ سب کے سب آکر مسند کے روبرو صف بستہ ہوئے۔ انہین آتے دیکھکر لوگون نے خوشی کے نعرے بلند کئے اس کے بعد یکجائی بینڈ پہر بجا اور شاہی سلامی کی اول توپ کی آواز سنائی دی معلوم ہوا کہ ڈیوک وڈچز کیناٹ کیمپ سے روانہ ہوئے۔

ہیر رائل ہائینسز کے داخلہ کے قبل گرینڈ ڈیوک ہسی یہان داخل ہو چکے تہے جن کا داخلہ معمولی اعزاز کے ساتھ ہوا تہا۔

جب سلامی کی آواز سنائی دی تو ہم نے دربار کے دروازہ سے کشادہ میدان کی طرف دیکہا کہ لانسر رسالہ کی برچہیون کی انیان اور بیرقین نظر آرہی ہین اس وقت تو گرد و غبار کے سبب سے رسالہ اچہی طرح نظر نہ آیا۔ مگر بعد کو معلوم ہوا کہ رسالہ گہوڑے دلکی دوڑاتا ہوا گہومکر صحن دربار مین آیا۔ اس کے بعد تو ان لانسر رسالہ ہونے پر کوئی شک و شبہ نہین ہوسکتا تہا جسکے دو اسکواڈرنون کا گارڈ ڈیوک وڈچز آف کیناٹ کے ہمراہ رکاب تہا۔ اس رسالہ نے

تاریخ میں اپنا ایسا نام پیدا کیا ہے جو لازوال ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ انگلش سپاہی دہلی کے روبرو کس طرح لڑے اور مرے۔ اور گارڈن پلٹن کے سواہی صحن دربار میں آیا۔ سب طرف سے یہ آوازیں آرہی تھیں۔

"واہ واہ نویں لانسر رسالہ کے جوانو"

ایک سے ایک سوار قابل تعریف اور انگلش رسالہ کا نمونہ تھا۔

جب ڈیوک وڈچز کیناٹ گاڑی پر سوار اندر آئے تو خوشی کے نعرے بلند کئے گئے اور نہایت دھوم سے ان کا استقبال ہوا۔ ہز رائل ہائنیس لوگوں کا سلام برابر قبول کرتے جاتے تھے اور جب تک مسند پر نشست نہیں کی۔ اس وقت تک تعریف کے نعرے ختم نہیں ہوئے یہ فیلڈ مارشل کی وردی پہنے اور اسی کا بیٹن ہاتھ میں تھا اور تمغہ گارٹر اور تمغہ اسٹار آف انڈیا کا کالر پہنے اور تمغہ انڈین امپائر کا فیتہ لگائے ہوئے تھے۔

ہر رائل ہائنس ڈچز کیناٹ نے بھی مسند پر نشست کی یہ گرد و غبار سے محفوظ رہنے کے لئے کلوک پہنے ہوئے تھیں تا وقتیکہ یہ کلوک نہیں اترا اس وقت تک وکٹوریہ و البرٹ اور البرٹ ہفتم کی تاجپوشی کے تمغے نظر نہیں آئے انیسویں بنگال لانسر کا دوسرا گارد ہر رائل ہائنسز کے ہمراہ تھا جو نویں لانسر رسالہ کا موزوں ساتھی تھا۔

جب سلامی کی اخیر توپ چل چکی تو یکجائی بینڈ نے کارونیشن کے مارچ کی گت بجائی۔ یہ گت کپتان سنیفرڈ نے بنائی ہے اس کے بجنے کے بعد بہت سے تعریف کے نعرے بلند ہوئے۔

پھر تھوڑی دیر کے لئے سکوت و خاموشی ہوگئی مگر سوا بجے رسالہ کا سر نظر آیا اس کے پانچ منٹ کے بعد ویسرائے اور لیڈی کرزن گاڑی پر سوار صحن دربار میں رونق افزا ہوئے۔ باڈی گارڈ اور امپیریل کیڈٹ رسالہ سے جلوس میں نہایت عمدہ کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔ جب ہز اکسلنسی مسند کی جانب بڑھے تو خوشی کے نعرے بلند کئے گئے۔ اور گارڈ آف آنر نے پریزنٹ آرم کی سلامی دی بینڈ باجوں نے قومی دعائیہ گت بجائی اکتیس توپوں کی شاہی سلامی سر ہوئی اور ویسرائی نشان اڑایا گیا لارڈ کرزن

پوری وردی اور اسٹار آف انڈیا کے تمغہ کا کولر پہنے اور تمغہ انڈین امپائر کا فیتہ اور دونون تمغون کے اسٹار (ستارے) لگائے تھے ہز اکسلنسی نے اس جلوسی کرسی پر نشست فرمائی جو ڈیوک آف کیناٹ کی کرسیون سے کچھ آگے تھی۔

لیڈی کرزن ہلکی نیلے رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے تھین۔ ہز اکسلنسی کی پوشاک کا حاشیہ بہت بھاری ہندوستانی زردوزی کام کا تھا۔ وسیرائے کا اسٹاف اور ڈیوک آف کیناٹ کا پرسنل اسٹاف عقب مین تھا۔

امپیریل کیڈٹ رسالہ کے لوگ جانب چپ گھوم کر اپنے گھوڑون سے اترے اور میجر واٹسن اور سر پرتاب سنگھ مہاراجہ صاحب ایدر کی سرغنائی مین پا پیادہ آگے بڑھے ان کے پیچھے ایکٹنگ کپتان کیمرن تھے لوگون نے انکو دیکھکر خوشی کا نعرہ مارا۔ یہ سیدھے مسند پر گئے اور پرسنل اسٹاف کے ساتھ نشست کی یہ ایک علیحدہ گروہ تھا جسکی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ دوسرا گارڈ آف آنر گروہ تھا۔

اس کے بعد افتتاح دربار کی رسم شروع ہوئی اس کا بہت بڑا پروگرام نہایت احتیاط کے ساتھ قرار دیا گیا تھا تاکہ اس جزو کارروائی مین شان وشوکت ومتانت پیدا ہو۔ سرہیو بارنس فارن سکریٹری کو اس انتظام کی ذمہ داری کا بہت بڑا بار تھا وہ آگے بڑھکر وسیرائے کو آداب بجا لائے اور افتتاح دربار کی اجازت چاہی۔

وسیرائے نے اجازت دی اور فوراً ہرلڈ میجر سیکسول کی طلبی مین کمپائی بینڈ باجے بجنے لگے جو مع اپنے ترمچیون کے گھوڑون پر سوار دروازۂ دربار پر موجود تھے۔

وہان سے بھی جواب مین فوراً ترم بجائے گئے اور ہرلڈ آگے بڑھے۔ پھر دوبارہ اور سہ بارہ ترم بجے اس وقت یہ لوگ سرخ رنگ کی زردوزی کام کی وردیان پہنے ہوئے مسند کے روبرو آکر صف بستہ ہو گئے اور بارہ ترمچی داہنے بائین کھڑے ہو گئے۔ ہرلڈ نے حکم وسیرائے کے بموجب شاہ وشہنشاہ کا اشتہار پڑھا جسمین حکم تھا کہ ان کی تاج پوشی کا اعلان یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو ایک دربار مین بمقام دہلی کیا جائے میجر سیکسول نے اس اعلان کو اس قدر بلند آوازی وخوش آہنگی سے پڑھا کہ تمام اہل دربار نے

اس کو سننا - جب یہ اعلان پڑھ چکے تو پھر چوتھی مرتبہ ترم بجے اور شاہی نشان اس ستون پر اُڑایا گیا - جو دربار کے وسط صحن مین نصب تھا گارڈ آف آنز نے پریزنٹ آرم کی سلامی دی اور بینڈ باجون نے دعائیہ گتین بجائین اور شلک سلامی کی ایک سو ایک توپین پندرہ منٹ تک چلائین اور بندوقون کی باڑھین بھی ایک مناسب وقت تک چلائی گئین۔

اس اثنا مین ہرالڈ اور ترمچی دربار کے دروازہ پر چلے گئے اور وہان دیر تک ترم بجایا کئے - اور رسوم شاہی کا یہ حصہ یہان ختم ہوگیا - اور تمام دربار مین خاموشی ہوگئی - اس وقت ہزاکسلنسی ویسرائے نے اُٹھکے دربار کو اڈریس کیا -

جیسا مین اوپر بیان کرچکا ہون - ہزاکسلنسی کی اسپیچ کہنے کا طریقہ بہت عمدہ تھا - اس کا ہر ہر لفظ ہر طرف سنائی دیا - کئی مرتبہ خوشی کے نعرے بلند ہوئے خصوصاً جس مقام پر شاہ اڈورڈ نے یہ ظاہر فرمایا تھا کہ مین شہزادہ ویلز کو ہندوستان کو بھیجنا چاہتا ہون -

لارڈ کرزن نے جب ہز مجسٹی شاہ وشہنشاہ کا پیام انکی رعایا کو دیا تو اس وقت سب سر برہنہ ہوگئے تیس منٹ کے بعد دو بجے اسپیچ ختم ہوئی - اور ہرالڈ اور ترمچی پھر مسند کے روبرو آئے اور ترم بجائے - اس وقت ہرالڈ نے بھی اپنے سر سے ٹوپی اُتار لی - اور چاہا کہ شاہ وشہنشاہ کے لئے خوشی کے تین نعرے بلند کئے جائین سب نے سروقد استادہ ہوکر بڑے زور شور سے خوشی کے نعرے مارے - پھر ویسرائے اور ڈیوک آف کناٹ اور موجودین نے زور سے خوشی کے نعرے مارے اور اپنی خیرخواہی کی تصدیق وتوثیق کی - اس کے بعد فوج کے نعرۂ خوشی کی آواز بہت زور سے سننے مین آئی -

پھر دعائیہ گت بجائی گئی اور ایک اور شلک سلامی ہوئی - اور دربار کی کارروائی کا دوسرا حصہ ختم ہوا

ایک اور ضروری رسم ادا ہونی باقی تھی وہ یہ تھی کہ ہندوستانی روساء کو ویسرائے اور ڈیوک آف کناٹ کے روبرو پیش کرنا باقی تھا - سب رؤسا یہان موجود تھے - کیونکہ ڈیوک آف کناٹ کے جلوسی داخلہ کے وقت گیکواڑ بڑودہ اور مہارانا صاحب اودیپور موجود نہ تھے - مگر چہارشنبہ کے روز آگئے تھے - اس رسم کا ایسا بندوبست ہوا تھا کہ ہر رئیس بموجودگی ڈیوک آف کناٹ ویسرائے کے

ذریعہ سے بذات خاص ہز مجسٹی شاہ وشہنشاہ کو مبارکباد دے سکا۔

ہز اکسلنسی اور ہز رائل ہائنس اٹھکر مسند کے کنارہ پر آئے اور رؤسا کو ان تک لے گئے اس کارروائی مین ایک گھنٹہ کے قریب صرف ہوا اور اشخاص موجودہ دربار نے نہایت دلچسپی سے اس رسم کو دیکھا - ہر رئیس انکے روبرو سے گزرتا تھا جو گوہر و الماس اور ہر قسم کے جواہر سے سراپا مغرق تھا ایک سے ایک عمدہ مشرقی پوشاک قابل تعریف تھی اور کبھی نہین دیکھا گیا تھا کہ ذاتی آرام و آسایش کے لئے اس قدر صرف کثیر کیا گیا ہو منجملہ ان بیش بہا پوشاکون کے ایک پوشاک کی تشریح مندرجۂ ذیل ہے -

سرخ پلش کپڑے کا کوٹ تھا - جسکے شانون پر زردوزی کام بنا ہوا تھا اور کمر سے زرین پٹکہ بندھا ہوا تھا - گلے مین ہار - بازون پر بازوبند - ہاتھون مین الماس تراش مرصع کڑے - دستار مین ناتراشیدہ بڑے بڑے زمردون کی جھالر - پگڑی پر کلغی لگی ہوئی تھی - جسکے نیچے بہت سے موتی جڑے ہوئے تھے اور کلغی کے پرون کی نوکون پر بہت سی چنیان اور موتی نصب تھے اور تلوار کا نیام مرصع بجواہر تھا - ہاتھون مین پورپور قیمتی اور بیش بہا چھلّے اور انگوٹھیان اور پاؤن مین بھاری بھاری سونے کے کڑے -

اور لوگون کے گلون مین موتیون کی لڑیان پڑی ہوئی تھین - اور پگڑیون مین جواہر کی لڑیون کے کئی کئی پیچ تھے سینے پر زمرد کے چار آئینے لگے ہوئے اور پوشاک مین جابجا ہیرے ٹنکے ہوئے تھے - سب رنگ کی پوشاکین اور سنہری اور روپہلی زردوزی کے نہایت عمدہ عمدہ کام ان پر بنے ہوئے تھے - صرف حکمران رؤسا ہی اس طرح آراستہ و پیراستہ نہ تھے بلکہ کم درجہ کے رؤسا اور معزز مہمان بھی نہایت ہی زرق برق تھے اور ان مین وزیر اعظم نیپال نہایت ہی نمودار تھے -

ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کناٹ کے روبرو رؤسا کو پیش کرتے وقت یہ کارروائی کی گئی کہ سب سے پہلے ہز ہائنس نظام حیدرآباد دکن پیش کئے گئے - یہ نہایت ہی سادہ پوشاک پہنے تھے اور بہت ہی کم سامان آرایشی زیب تن کئے تھے ان کا سادہ حاشیہ دار کوٹ انکی متانت کے لئے نہایت ہی

موزون تہا۔ انہون نے اڈریس پڑہکر مبارک باد دی جسے دسیرا ے اور ڈیوک آف کیناٹ نے نہایت غور کے ساتھ سنا۔

اس کے بعد گیکوار بردہ پیش کئے گئے ان کا لباس سفید رنگ کا اور پگڑی سرخ رنگ کی تہی اور کچہہ عمدہ زیور پہنے ہوئے تہے۔

اس کے بعد مہاراجہ صاحب میسور پیش ہوئے یہ نہایت ہونہار رئیس ہین۔

ازان بعد مہاراجہ صاحب ٹرانکور اور ہزہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر پیش کئے گئے۔

علیٰ ہذا القیاس اور بہت سے رئیس پیش کئے گئے۔ مگر ایک مہمان پر سب کا خیال راجع ہوا وہ ہرہائنس بیگم صاحبہ بہوپال ہنین تمام ہندوستان مین یہی ایک عورت حکمران ہین۔ یہ ہلکے نیلے رنگ کی پوشاک پہنے تہین اور اسپر زردوزی کا کام بنا ہوا تہا ان کی نقاب ململ کی تہی۔ ان کے اکثر زیورات مین زمرد جڑے ہوئے تہے اور تاج طلائی سرپر رکہے تہین۔ ان کے ہاتہہ مین ایک طلائی صندوقچہ تہا جو انہون نے دسیرا کو پیش کیا۔

دسیرا نے تعظیماً ٹوپی اُتار کر اسے قبول کیا اور ڈیوک نے فوجی سلام کیا۔

جب بیگم صاحبہ اس نذر سے فارغ ہوئین تو ڈچز آف کیناٹ اور لیڈی کرزن نے بیگم صاحبہ سے باتین کین اور ہرہائینس کے درجہ کی وجہ سے ان کا خاص اعزاز ہوا۔ خیر خواہی بہوپال تو مشہور عام ہے مگر جب سے یہ حکمران ہوئی ہین اس زمانہ سے خیر خواہی اور بہی بڑہ گئی ہے۔

ہر رئیس کی صورت شکل بیان کرنا تو غیر ممکن ہے مگر بعض رؤسا کی صورت کا بیان کیا جاتا ہے جن مین مہاراجہ صاحب نابہہ کی بزرگ صورت تہی جنکی ریش مبارک سفید ہے یہ پرانے زمانہ کے رئیس ہین۔

اِسکے علاوہ نوجوان مہاراجہ صاحب پٹیالہ تہے۔ جنکے ہمراہ ان کے عم بزرگوار کنور صاحب تہے سرپرتاب سنگہ جو اپنے سپاہیانہ برتاؤ مین مشہور و معروف ہین اور جو امپیریل کیڈٹ پلٹن مین ہین یہان موجود تہے ؛

مہاراجہ صاحب گوالیار نہایت موزون اور زیبا پوشاک پہنے تھے۔

مہارانا صاحب اودیپور کی صورت سے شان و شوکت مترشح تھی

بیکانیر و بوندی کے خوبصورت رئیس راجپوتون کی پوشاک پہنے ہوئے تھے جس کا رواج صدہا برس سے چلا آتا ہے۔

نوجوان رئیس کوٹہ کی صورت تصویر کھینچنے کے قابل تھی۔

مہاراجہ صاحب کوچ بہار سفید کپڑے پہنے ہوئے بہت اچھے معلوم ہوتے تھے۔

اور لوگون کی رنگا رنگ کی پوشاکین اور زیور وغیرہ تھے ان کے علاوہ یہ لوگ بھی موجود تھے۔

خان قلات

نوجوان مہتر چترال۔

نواب دیر

روسائے عرب۔

چند اور روسا جنکے خطاب بھی لوگونکو نہین معلوم ہین۔ یہ سب شاہ و شہنشاہ کو مبارکباد بھیجنا چاہتے تھے۔ رؤسائے شان کے زردوزی کوٹ نہایت عمدہ تھے اور اُن کی ٹوپیان پگو دے کی طرح تھین یہ سب ایک غول مین ہو کر گئے اور لوگون کا ان پر بہت بڑا خیال رجوع ہوا۔

آخر کار لوگون کا پیش ہونا ختم ہوا اور فارن سکرٹری نے دربار ختم ہونے کی ہدایت کی پھر چند منٹ کے لئے گاردون کی چہل پہل نظر آئی اور سلامیان سر ہوئین اور ویسرائے اور لیڈی کرزن گاڑی پر سوار ہوئے اور لوگون نے خوشی کے نعرے بلند کئے۔

اس کے بعد ڈیوک وڈچز کینا ٹ روانہ ہوئے اس وقت نہایت گرمجوشی کے ساتھ خوشی کے کئی نعرے بلند کئے گئے۔

دربار تاجپوشی کا خیال نہایت عمدہ تھا اور فی الحقیقت یہ دربار لاثانی و بینظیر تھا۔ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان مین کیسی اطاعت و فرمانبرداری ہے اور شاہ و شہنشاہ کی خیرخواہی مین سب کس طرح

متفق ومتحد ہین اور تمام رعایائے ہند کی دلی خیر خواہی و ذاتی فرمانبرداری سے ہز مجسٹی کی سلطنت کو استحکام ہے اور ہندوستان کے رؤساء کو ہمیشہ یہی آرزو اور تمنا رہی ہے - ہم خوب واقف ہین کہ عملداری کیسی وسیع ہے اور بنیاد حکومت کس قدر گہری ہے اور دربار مین جو خوشی کے نعرے بلند کئے گئے انکی صدائے بازگشت اب بھی سننے مین آتی ہے۔"

اسپیچ حضور ویسرائے

اب سے چہ مہینے پیشتر اعلی حضرت ملک ایڈورڈ ہفتم ملک معظم انگلستان و قیصر ہند کو شاہان انگلشیہ کا تاج [illegible] عطا کیا گیا تہا - سلطنت ہند کے صرف معدودے چند رئیسون کو اس تقریب مین شریک ہونے کا فخر حاصل ہوا - آج کے دن حضور ملک معظم نے اپنی عنایات خسروانہ سے اپنی تمام رعایاے ہند کو اسی قسم کی خوشیون مین شریک ہونے کا موقع دیا ہے - اور یہان اور تمام مقامات ہندوستان مین اس مبارک جشن کے موقع پر خواہ رئیسان و نوابان و رئیسان و سرداران ہند جو حضور ممدوح کے تخت کے ستون ہین خواہ یورپین اور ہندوستانی حکام - جو حضور عالی کی سلطنت کا انتظام بحسن و خوبی تمام و جانفشانی بلاکلام بجالاتے ہین - خواہ انگریزی اور ہندوستانی افواج جو اس قدر نمایان بہادری کے ساتھ حضور عالی کے حدود و ممالک کی حفاظت و نگہبانی کرتی اور حضور ممدوح کی طرف سے میدان جنگ مین جان فدا کرتی ہین - خواہ ہندوستان کی تمام اقوام کے وفادار باشندون کی ایک جماعت بیشمار جو باوجود ہزارون قسم کے اختلافات حالات وخیالات و عادات کے بطیب خاطر سلطنت عظمیٰ کی اطاعت مین متحد و متفق ہین - سب کے سب بیک جا مجتمع ہین - اپنی تاج پوشی کی تقریب کو اس طور پر ہندوستان مین انجام دینے کی غرض خاص سے حضور ملک معظم نے مجہے بحیثیت نائب السلطنت ہونے کے اس دربار عالیشان کے انعقاد کا حکم دیا ہے - اور خاصکر کے اس جشن کی عظمت و رفعت کے اظہار کی غرض سے اعلی حضرت نے اپنے برادر حقیقی شاہزادہ والاتبار عالی جناب ڈیوک آف کیناٹ کو اس تقریب مین شریک ہونے کا ارشاد فرماکر ہم لوگون کی عزت افزائی فرمائی ہے ؂

آب سے پچیس برس پیشتر اسی مہینے کے اسی دن مین اسی قدیم شہر مین - جو یادگار شاہان - نامآور و کارہاے قابل الذکر ہے - اور عین اسی مقام پر حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا اول قیصرہ ہند کے خطاب کے ساتھ مشتہر کی گئی تہین - یہ کام حضور ممدوحہ کی ان کی ہندوستانی رعایا کے ساتھ بے انتہا ہمدردی کی دلیل مین اور انکے ممالک متصرفہ ہند کے دولت برطانیہ کے زیر اطاعت و انقیاد متفق ہو لنے کے ثبوت مین کیا گیا تہا - اس سے ربع صدی (یعنی پچیس برس) بعد آج کے روز اس سلطنت وسیع کے اتحاد مین کچھہ کمی نہین بلکہ زیادتی ہوگئی ہے - وہ بادشاہ جسکی اطاعت کے اظہار کے واسطے ہم لوگ مجتمع ہوئے ہین - اپنی رعایا ہند کے درمیان کچھہ کم ہر دل عزیز نہین ہے - کیونکہ انہون نے اسکی شکل اپنی آنکھون دیکھی اور اسکی آواز اپنے کانون سنی ہے وہ اپنی نوبت پر ایک ایسے تخت کا مالک ہوا ہے - جو دنیا مین نہ صرف سب سے زیادہ نامی و گرامی ہے - بلکہ سب سے زیادہ محکم و پایدار بہی ہے - اور وہ نکتہ چین - جنہین اس بات کی تصدیق سے انکار ہو کہ سلطنت ہند کا قبضہ - اور حضور ملکہ معظمہ کی رعایاے ہند کا وفادارانہ تعلق اور خدمت اس تخت کے استحکام کے لئے ادنی بنیادون مین سے نہین ہے - غلط خبرین سنتے ہوئے ہونگے بلکہ میری دانست مین یہ باتین اس کے استحکام کی شروط لازمی مین سے ہین - جس طرح ہندوستان اپنے ذاتی اور موروثی فخر سے معمور ہے - اسی طرح اس وفاداری و نمک حلالی کی روشنی سے منور ہے جسکی از سر نو جانب غرب سے افزایش کی گئی ہے - اپنے اولو العزم طالبون کی بڑی جماعت ہین سے جو قرناً بعد قرنٍ اس کی طلب و تلاش مین آتے گئے - اس نے صرف اسی سے اپنی رضامندی ظاہر کی - جس نے اُس کے نزدیک اپنا اعتبار بہی پیدا کیا

دنیا کے کسی دوسرے حصے مین ممکن نہین ہے کہ ایک ایسا منظر جسکا ہم آج یہان مشاہدہ کر رہے ہین - دیکھنے مین آئے مین اس بڑے اور باوقعت مجمع کا ذکر نہین کرتا - ہرچند کہ اس کے لاثانی ہونے کا مجہے یقین ہے مین اس حقیقت کی طرف جن کی کیفیات قلبی کا یہ مجمع اظہار کرتا ہے - اشارہ کرتا ہون مختلف ریاستون کے سو سے زیادہ والی - جن کی مجموعہ آبادی چہہ کرور آدمیون کی ہے اور جن کے ممالک پچپن درجہ طول تک پہیلے ہوئے ہین اپنے مشترک حکمران کی اطاعت کا اظہار کرنے کے لئے یہان

آئے ہین - ہم اُنکے اس جوش وفاداری کی نہایت قدر کرتے ہین جو انہین اس اس قدر فاصلون سے دہلی تک کھینچ لایا ہے - اور جسکے لئے اکثر کو بہت کچہ تکلیف اور اخراجات بہی برداشت کرنا پڑا ہے اور ابہی تہوڑی دیر مین مجہے اُن کی خاص زبانون سے حضور ملک معظم تک ان کی طرف سے مبارکباد پہونچانے کا پیغام سننے کی عزت حاصل ہوگی - وہ عہدہ دار اور سپاہی جو یہان موجود ہین - ہندوستان کے قریب قریب دو لاکھ تیس ہزار جوانون مین سے منتخب کرکے بلائے گئے ہین - اور انہین خاصکر اس بات پر فخر ہے کہ وہ حضور ملک معظم کی سپاہ ہین - سربرآوردگان جماعت ہاے ہند عہدہ دار اور غیر عہدہ دار جو یہان موجود ہین تئیس کرور سے زیادہ آدمیون کی جماعت کی وکالت کرنے والے ہین - اس لئے حقیقت مین اس بات کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ اس نمایش گاہ مین روحانی طور پر بلکہ نگرانون اور نائبون کے اعتبار سے جسمانی طور پر بہی تمام انسانی آبادی کا قریب قریب ایک خمس یہان موجود ہے سب کے سب مین ایک ہی جوش دل کی روح پہونکی گئی ہے اور سب کے سب ایک ہی تخت کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہین اگر کوئی سوال کرے کہ یہ کیونکر ممکن ہے - کہ ایک ہی دلی جوش نے ان کثیر التعداد اور منتشر جماعتون کو ایک جگہ کھینچ بلایا اور انہین متحد کردیا ہے - تو جواب اس کا یہ ہے کہ بادشاہ کے ساتھ وفاداری اور اس کے عدل اور کریمانہ حکومت پر اعتماد - دونون مترادف الفاظ ہین - یہ نہ صرف ایک دلی جوش کا اظہار ہے - بلکہ ایک تجربہ کی گویا لوح منقش اور ایک اعتقاد کا اقرار ہے - اس لئے کہ ان کرورون آدمیون مین سے اکثر کو حضور ملک معظم کی گورنمنٹ نے باہر کے حملہ اور اندر کی بدعملی سے آزادی بخشی ہے - بعضون کو ان کے حقوق و اختیارات کی حفاظت کی کفالت عطا کی ہے - بعضون کے لئے باعزت مشغولیون کی راہین فراخ و کشادہ کردی ہین - عامہ خلائق کے حال پر مصیبت کے وقت نظر ترحم مبذول کرتی ہے اور سب کے ساتھ عادلانہ انصاف برتتے - انہین ظلم و ستم سے نجات دینے اور تربیت و تعلیم اور امن و امان کے فیوضات عطا کرنے کے لئے کوشش کرتی ہے ایک ایسے ملک پر فتح حاصل کرنا ایک بڑی کامیابی ہے - عادلانہ اور منصفانہ برتاؤ سے اس ملک پر قبضہ قائم رکہنا اس سے بہی بڑہکر کامیابی ہے - عاقلانہ تدابیر ملکی سے اس کے اجزائے منتشرہ کو ایک مجموعہ مستحکم بناکر برقرار رکہنا سب سے بڑی دلیل فیروزی ہوگی بلکہ ہے ۔

اِس تاج پوشی کے دربار کے انعقاد کے یہی اغراض و مقاصد ہین - اب میرا یہ فرض ہے کہ حضور ملک معظم کے اس شفقت آمیز فرمان کو جو حضور ممدوح نے اپنی رعایائے ہند تک پہونچائے جانے کی فرمایش کی ہے - آپ لوگون کے سامنے پڑھکر سناؤن -

حضور ملک معظم و قیصر ہند کا پیغام مبارک فرجام

مجھے نہایت خوشی ہے کہ اس پُرشوکت موقع پر جبکہ میری ہندوستانی رعایا میری تاج پوشی کی خوشیان کر رہی ہے - مین انہین خوشنودی و مبارکبادی کا پیغام بھیجتا ہون - اس تقریب مین جو لندن مین انجام پائی صرف معدودے چند والیان ریاست و وکلائے ہند شریک ہو سکے - اس لئے مین نے اپنے نائب السلطنت و گورنر جنرل بہادر کو ہدایت کی کہ وہ دہلی مین ایک بڑا دربار منعقد کرین تاکہ تمام والیان ریاست و باشندگان ہند اور سرکاری حکام اس مبارک موقع پر خوشیان منا سکین - جب مین ۱۹۰۵ء مین ہندوستان کی سیر کو گیا تھا - تب سے اس ملک اور اسکے باشندون کی محبت میرے دل نشین ہو گئی ہے اور میرے خاندان اور تخت کی ان مین جو دلی اور وفادارانہ ہوا خواہی ہے اس سے مین پوری طرح باخبر ہون - گزشتہ چند برسون مین ان کی محبت و وفاداری کی بہت سی دلیلین ظہور مین آچکی ہین - اور میری سلطنت وسیع کے محاربات و فتوحات مین میری ہندوستانی افواج نے نمایان خدمتین کی ہین -

مجھے امید قوی ہے کہ میرے فرزند دلبند پرنس آف ویلز بہمراہی پرنسیس آف ویلز صاحبہ عنقریب اس ملک ہندوستان سے شخصی طور پر واقفیت حاصل کر سکین گے - جسکی نسبت ہمیشہ سے میری یہ خواہش رہی ہے کہ وہ دیکھتے اور وہ خود بھی اس کی سیر کے اسی درجہ مشتاق ہین اگر ممکن ہوتا تو مین اِس مہتم بالشان موقع پر بخوشی خود بہ نفس نفیس ہندوستان آتا - بہرکیف مین نے اپنے برادر عزیز ڈیوک آف کناٹ بہادر کو جو ہندوستان مین بہت کچھ شہرت حاصل کر چکے ہین بھیجا ہے تاکہ اس جشن مین جو میری تاج پوشی کی خوشیان منانے کے لئے انجام دیا جائے - میرے خاندان کی طرف

سے کوئی شخص موجود رہے -

جب سے مین اپنی والدہ مکرمہ عالیجناب ملکہ معظمہ وکٹوریا مرحومہ اول قیصرۂ ہند کے تخت کا مالک ہوا ہون میری یہی خواہش رہی ہے کہ رحیمانہ اور منصفانہ انتظام سلطنت کے وہ اصول جنہون نے ایک تعجب خیز طور پر رعایاے ہند کے دلون مین جناب ممدوحہ کی عظمت ومحبت پیدا کردی تھی بے کم وکاست برقرار رہین - تمام باشندگان ہند کو خواہ وہ رئیس معاون ہون یا رعیت مطیع ہین - پھر از سر نو یقین دلاتا ہون کہ مین اُن کی آزادیون کا خیال رکھون گا - انکے مدارج اور حقوق کا لحاظ کرون گا - ان کی ترقی مدنظر رکھونگا - اور انکے فلاح وبہبودی مین کوشان رہونگا - اور میری حکومت کے یہی اعلیٰ اغراض ومقاصد ہین اور یہی مقاصد انشاء اللہ تعالیٰ میری ہندوستان کی سلطنت وسیع کی روز افزون مرفہ الحالی اور اسکے باشندون کی مزید شادمانی وکامرانی کا باعث ہونگے -

حضرات والیان ریاست وباشندگان ہند! یہ اُس شاہنشاہ عالی جاہ کے الفاظ ہین جسکی تاج پوشی کی خوشیان منانے کے لئے ہم لوگ جمع ہوئے ہین یہ ان افسرون کے دلون مین جو اس کی خدمت بجا لاتے ہین تحریک پیدا کرتے اور اُن کے لئے آواز غیب کا کام دیتے ہین اور عامۂ رعایا کے روبرو اولو العزمی اور شفقت خسروانہ کی مثال پیش کرتے ہین - ہم مین سے ان لوگون کے دلون مین جو میری اور میرے ہم منصبون کی طرح حضور ملک معظم کی سلطنت کے مدار سیاست ہین ایسی نیت پیدا کرتے ہین جسکو ہماری حرکات وسکنات کا راہنما اور ہماری سیاست ملکی کا دستور العمل ہونا چاہئے ایسا زمانہ کبھی نہین گزرا کہ ہمین اس بات کی زیادہ خواہش ہوئی ہو کہ فیاضی اور نرم دلی کو اُس سیاست ملکی کے اوصاف ضروریہ مین سے ہونا چاہئے - جنہون نے زیادہ تکلیفین سہی ہین وہی عنایت وکرم کے بھی زیادہ مستحق ہین جنہون نے پوری طرح سے خدمت گزاری کی ہے وہی انعام وصلہ کے بھی پوری طرح سے سزاوار ہین - اس سلطنت وسیع کی پچھلی لڑائیون مین والیان ریاست ہاے ہند نے اپنی سپاہ اور اپنی تلوارین ہماری تائید وتقویت کے لئے پیش کی ہین اور دوسری شکلون مین بھی مثلاً جو خشکسالی وقحط کے مقابلے مین اُٹھانی پڑین انہون نے اپنی کارروائیون مین اسی قسم کی

شجاعت و عالی ہمتی کو ملحوظ خاطر رکہا ہے جو آرام اور سہولتین انہین اس وقت حاصل ہین - ان مین اضافہ کرنا مشکل ہے اور اس سلامتی مین جسکے استحکام مین کوئی کلام نہین ہوسکتا زیادتی کرنی ایک غیر ممکن امر ہے باایں ہمہ ہم اس بات کے بیان کرنے سے خوش ہین کہ گزشتہ قحط کے متعلق گورنمنٹ ہند نے جو قرضہ دیسی ریاستون کو دئے ہین یا اُن کی ذمہ داری کی ہے سرکار دولتمدار تین برس کی میعاد تک ان کا سود لینے سے باز رہیگی اور ہم امید کرتے ہین کہ وہ ریاستین جنپر یہ عنایت کی جاتی ہے اس سے بخوشی تمام استفادہ کرین گی - اس بڑے ملک مین اور بہی زیادہ کثیر التعداد جماعتین ہین جنکے حق مین امداد کو وسعت دینے ہمین خوشی حاصل ہوگی اور ہمین امید ہے کہ عنقریب ہم ان کی عافیت اور بہبودی مین کچہہ اضافہ کا اعلان کرسکین گے سال حسابی کے درمیان ارادون کا اظہار قرین مصلحت اور حسابون کے نقشون کا تیار کرنا آسان نہین ہوتا - بہرکیف اگر موجودہ صورت حال قائم رہی اور اگر ہمین ہندوستان کی مالی حالت کی ترقی کا زمانہ ہاتھ آیا جسکے ہاتھ آنے کی ہمہ وجوہ امید ہے تو مین قوی امید رکہتا ہون کہ حضور ملک معظم کے عہد حکومت کے سالہائے اولین گزرنے نہ پائین گے کہ گورنمنٹ ہند کچہہ مالی امداد کے ذریعہ سے ان کے ساتھ اپنی ہمدردی اور توجہ کا اظہار کرسکے گی - ان کا وفادارانہ صبر سالہائے تکلیف و عسرت مین اسقدر نمایان ہوا ہے - کہ مین نہایت ہی خوشی کے ساتھ اس امداد کو پیش نظر رکہتا ہون اب مین عنایت اور مہربانی کی ان دوسری کارروائیون کا ذکر نا جنہین ہم نے موجودہ تقریب کے ساتھ وابستہ کیا ہے ضروری نہین سمجہتا - اس لئے کہ وہ باتین اور جگہ مندرج ہین لیکن مجہے عہدہ داران فوج کے حق مین اس امر کے اعلان کا اختیار مفوض ہوا ہے کہ آئندہ سے انڈین اسٹاف کور کا لقب منسوخ ہو جائیگا اور یہ کہ وہ حضور ملک معظم کی افواج متحدہ ہند کے ایک ہی طبقے مین شمار کئے جائینگے -

حضرات والیان ریاست و باشندگان ہند ! اگر ہم ایک لحظہ کے لئے زمانہ مستقبل کی طرف نظر اٹھا کر دیکہین تو بلاشبہ اس ملک کیواسطے ایک بہت بڑی ترقی کے آثار ظاہر ہونگے ہندوستان کے متعلق کوئی مسئلہ ایسا نہین خواہ وہ آبادی تعلیم - اسباب روزگار - یا معیشت کے خصوص مین ہو - جسکا حل تدبیر ملکی کی طاقت سے باہر ہو - ان مین سے بہترون کا حل ان دنون ہماری نگاہ ہونگے

سامنے کیا جا رہا ہے - اگر برطانیہ عظمیٰ اور ہندوستان دونون کی مجموعہ قوت سے ہماری سرحدون پر امن و امان برقرار رہے - اگر انکے درمیان رئیسون اور رعایا کے درمیان فرنگیون اور ہندوستانیون کے درمیان اور حاکم و محکوم کے درمیان رشتہ یگانگی و اتحاد مضبوط و مستحکم رہے اور اگر فصل و موسم بھی اپنی فیاضیون مین کوتاہی نہ کرین - تو ترقی کی تیز رفتار کو کوئی چیز نہین روک سکتی - اگر خداوند تعالےٰ نے چاہا ہے تو ہندوستان آیندہ زمانہ مین وہ ہندوستان نہوگا - جسکی زرخیزی روبہ تنزل ہو جسکی آیندہ امیدین مفقود ہون یا جسمین بجائے شکایت یا ناراضی کی بو پائیجائے بلکہ یہ وہ ہندوستان ہوگا جسمین جدوجہد کو وسعت ہوگی - قابلیتین عالم خواب سے بیدار ہونگی جا لتین ہونگی بہبودی و مرفہ الحالی روبہ ترقی ہوگی - اور آسایش و دولت زیادہ تر پھیل جائے گی - مجھے اپنے ملک کی ایمانداری اور خلوص نیت پر اعتماد کلی ہے - اور اس ملک ہند کی نامحدود قابلیتون پر بھروسہ رکھتا ہون - لیکن ان آیندہ صورتون کے ظہور مین آنے کے واسطے ایک شرط لازم ہے یعنی کہ دولت عظمیٰ کے اختیار و تسلط مین کسی کو اعتراض کا موقع نہ ملے - اور یہ صورت حال سوائے دولت فخیمہ برطانیہ کے اور کسی کی سرداری مین پائدار و برقرار نہین رہ سکتی -

اب مین ان بیانات کو ختم کرنا چاہتا ہون میری دلی خواہش ہے کہ باشندگان ہند اس بڑے اجتماع کو مدتون یاد رکھینگے کہ اسی کے ذریعہ ایک نہایت پرشوکت موقع پر انہین اپنے شاہنشاہ عالی جاہ کے خصائل فراتی کو دریافت کرنے اور انکے نیک خیالات کے سننے کی عزت حاصل ہوئی - مین امید کرتا ہون کہ اس کی یاد خوشی اور مسرت کا باعث ہوگی اور ملک معظم اڈیورڈ ہفتم کا عہد حکومت جو ایسے سعید و مبارک طور پر شروع ہوا ہے - ہندوستان کے صفحات تاریخ اور اس کے باشندونکے صفحات دل پر تاابد باقی اور منقش رہیگا - ہم دعا کرتے ہین کہ اس قادر مطلق مالک ارض و سما کے فضل و کرم سے شاہنشاہ ممدوح کی سلطنت اور حکومت سالہاسال قایم رہے - آپ کی رعایا کو روزافزون بہبودی اور ترقی نصیب ہو - آپ کے عہدہ دارون کے نظم و نسق ملکی پر عقلمندی اور نیکی کی مہر ثبت رہے اور آپ کی سلطنت کی سلامتی اور برکتین تاابد قایم رہین - حضور ملک معظم و قیصر ہند کی عمر دراز ہوا -

دربار تاجپوشی

۱۳ جنوری - دہلی - کل شب کو سرکاری دعوت مین ہز اکسلنسی ویسرائے نے ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کیناٹ اور بہت سے نامور مہمانون کو مدعو کیا - اور شاہ وشہنشاہ کا جام تندرستی تجویز کرتے وقت فرمایا -

یور رائل ہائینس - یور اکسلنسز - مائی لارڈ اور جنٹلمین -

ہز مجسٹی شاہ وشہنشاہ ہند کا جام تندرستی تجویز کرنے کے لئے مین اٹھتا ہون - آج سہ پہر کو ہم نے ایک بہت بڑی رسم کامیابی (نعرۂ خوشی) سے ادا کی جو اس ملک مین ہز مجسٹی کی تاج پوشی کے متعلق تجویز کی گئی تھی - وہ کیفیت ایسی تھی کہ ہر ایک شخص کو اسے دیکھکر جوش پیدا ہوا ہوگا (نعرۂ خوشی) اس سے ہر یورپین یا ہندوستانی باشندۂ ملک ہذا کو بخوبی تمام معلوم ہوگیا ہوگا - کہ وہ کس کے عہد حکومت مین ہے اور بہت مستعدی وقوت کے ساتھ دور دراز فاصلہ سے اس بہت بڑی پولیٹکل کل کی خاص نگرانی کی جاتی ہے اور مین امید کرتا ہون کہ ہمارے نامور مہمانون کے بھی یہ امر نقش دل ہوا ہوگا - کہ ہندوستان ایک بیکس مقام نہین ہے - جس کا بار اس کی وابستگی کے سبب سے برٹش سلطنت پر پڑتا ہو بلکہ یہ بجائے خود ایک سلطنت اور بر اعظم اور اپنے لوگون اور اپنی قدیم یادگارون کے سبب سے نہایت آسودہ ہو اسکو اپنی قوت وطاقت پر اعتماد کلی ہے اور آیندہ کے کامون کے لئے اسکی بہت بڑی قوت ظاہر ہے (زور سے نعرۂ خوشی) سلطنت متحدہ وآنروے سمندر کے برٹش مقبوضات کی شاہی بہت بڑی زبردست ہے اور اعلیٰ درجہ کا خطاب ہو مگر شہنشاہی ہند اس سے کچھ کم نہین ہے بلکہ بعض بعض حالات مین اس سے زیادہ ہے (نعرۂ خوشی) کیونکہ یہان زبردست سلطنتین جو اس زمانہ مین نہایت سرسبز تھین جب انگلستان صحرا بہ صحرا پھرا اور اپنے جسم کو طرح طرح سے رنگا کرتے تھے - برٹش کالونیان محض ویران مقامات اور جنگل تھین - ہندوستان نے تاریخ عالم ومذہب مین ایسا گہرا نشان چھوڑا ہے جیسا کسی سلطنت مین نہین ہوا (نعرۂ خوشی) اور یہ امر کہ برٹش شہنشاہ ایک

زمانہ مین وہ کارروائی کرسکے جو اسکے کسی پیشرو نے نہین انجام دی ۔سکندر ذوالقرنین کو کبھی یہ خیال بھی نہوا نہ اکبر نے کبھی اسکو انجام دیا یعنی امن وامان کو قایم اور اس قدر بکثرت عوام کو یکدل کرنا ایسا ہے جو میری راے مین تاریخ مین نقشدل ہونے والی عجیب وغریب اور اس دنیا مین حیرت انگیز شے ہی (نعرۂ خوشی)

یور رائل ہائنسز اور یور اکسلنسز وجنٹلمین ۔ مین اس امر کے بیان کرنے کی جرأت کرتا ہون کہ آج ہم لوگون کی طبیعت مین اس امر کا بڑا افسوس ہے کہ ہز مجسٹی اس موقع پر رونق افروز نہ تھے کہ روسا اور اہل ہندوستان کا نہایت فرمانبرداری کا آداب بنفس نفیس قبول فرماتے (نعرۂ خوشی) فی الحقیقت اس امر کی کوئی ضرورت نہین ہے کہ شہنشاہ ہند یہین آکر تاج پوش ہو ۔ بلکہ دو برس ہوئے جب تخت خالی ہو اتھا ۔ اسی زمانہ مین ہز مجسٹی ہمارے مسلمہ شاہ وشہنشاہ ہوگئے ۔ مگر ہندوستان نہایت امن ومحبت کے ساتھ ان کے روے مبارک کی زیارت اور اُن کی آواز کی سماعت کرنا چاہتا تھا ۔ ہم امید کرتے ہین کہ جس قدر زمانہ گزرتا جائے گا اور سائنس کے سحر سے فاصلہ مین کمی ہوتی ہوجائیگی تو کسی نہ کسی زمانہ مین دیسرائے حال کے ایسے آیندہ موقع پر آسیب اور مد فضول کی طرح خارج کیا جائے اور شخص اصلی یہان موجود ہو (نعرۂ خوشی) خیر یہ تو جب ہوگا ہوگا ۔ اس وقت ہم سب ایک فرمانروا کے اظہار اعزاز کے لئے یہان موجود ہین گو وہ بظاہر نظرون سے غائب ہے مگر ہمارے دل اُس سے متمکن ہے اور شاہانہ پیام سے جسکے پڑھنے کا آج سہپر کو مجھے افتخار حاصل ہوا ہو ظاہر ہو کہ اُس فرمانبرداری پر وہ کس قدر نازان اور اہل ہندوستان کے مفید امور مین کس درجہ مصروف ومنہمک ہین (نعرۂ خوشی)

دربار مین میرا فرض تھا کہ ہز مجسٹی کے خراج گزارون اور رعایا کو اڈریس کرون جو وہان اپنی جانب سے اظہار فرمانبرداری کرنے اور شہنشاہی الفاظ سننے کے لئے جمع ہوئے تھے مگر آج شب کو بہت غیر ملک کی سلطنتون کے قایم مقام اور اعلی درجہ کے اشخاص اس میز پر موجود ہین اور جو روئے زمین کے تمام حصص سے آئے ہین لہذا مین یہ امر ظاہر کرتا ہون کہ قبصہ ہندوستان سے اور بیرونجات کی بھی

ذمہ داریاں ہین اور مین بخوشی کہتا ہون کہ صوبجات مشرق اور تمام سلطنتون سے دوستانہ تعلقات ہین - ہمکو بہت بڑی دوست سلطنت جاپان کے قایم مقام کی صحبت کا افتخار حاصل ہوا آج ہمارے دربار مین ہمارے دوست اور ساتھی امیر افغانستان کے سفیر و قایم مقام اور ہماری دوست سلطنت نیپال اور سلطان مسقط کے قایم مقام موجود تھے اور دو دوست سلطنتون یعنی فرانس و پرتگال کے ہندوستانی مقبوضات کے گورنر جنرل ہمارے مہمانون مین ہین اور ان سے صلح کن دوستی کا سلسلہ برابر چلا آتا ہے - (نعرۂ خوشی)

اس کے علاوہ آنزوے سمندر کی بڑی بڑی برٹش کالونیون یعنی آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے قائم مقام موجود ہین جن کا ستارۂ بخت عروج پر ہو اور جس قدر گورنمنٹون کو ہم سے قربت کے ساتھ تعلق ہوتا جائے گا ان کا ستارہ اور چمکتا جائے گا - پھر امپیریل لیجس لیچر کے اعلی درجہ کے ممبر اور ہوس آف لارڈ اور ہوس آف کامنس کے لوگ موجود ہین جو اس بہت بڑی رسوم مین ہمارے شریک ہونے کے لئے سفر بحری طے کر کے آئے ہین (نعرۂ تعریف) لہذا مین اس ادعا کا مستحق ہون کہ یہ محض لوکل جشن نہین ہے بلکہ شہنشاہانہ سنجیدگی کا جشن ہے جس کا اثر دور دور تک ہوگا اور اس کا عمل درآمد ہوگا اور ہم نے ایسے لوگون کی موجودگی مین جو برٹش سلطنت اور ہماری قایم شدہ عملداری ایشیا مین نمونہ ہین جو کارروائی کی ہے اس مین ہمارے ہمسایون کے دوستانہ خیالات ہین اور آنزوے سمندر کے ہمارے تمام عزیز اور اقارب متفق ہین - اب مین جام تندرستی تجویز کرتا ہون (زور سے نعرۂ خوشی)

اب مین نہایت ہی ادب و فرمانبرداری و جوش کے ساتھ ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ کا جام تندرستی تجویز کرتا ہون زور سے متواتر نعرۂ خوشی)

یہ جام تندرستی نہایت اعزاز کے ساتھ نوش کیا گیا -

اس کے بعد ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کیناٹ کا جام تندرستی تجویز کرنے کے لئے یہ استادہ ہوئے اور فرمایا -

یور رائل ہائینس، یور اکسلینسز مائی لارڈ و جنٹلمین -

آج شام کو مین آپ کے سامنے ایک اور جام تندرستی بہی تجویز کرون گا - مین تو بیان کر چکا ہون کہ
ہز مجسٹی شاہ وشہنشاہ کو اس امر سے کس قدر افسوس ہوا کہ وہ اپنی تاجپوشی کے جشن مین شریک
نہو سکے مگر یہ امر غیر ممکن تہا - ہز مجسٹی نے وہ کارروائی کی کہ اگر تمام اہل ہندوستان سے رائے لیجاتی
تو وہ اسی کارروائی پر ووٹ کرتے (زور سے نعرہ تعریف) یعنی انہون نے اپنی طرف سے یہان شریک
ہونے کے لئے خاندان شاہی کے ایک ممبر بلکہ اپنے عزیز قریب کو مقرر کیا اور چونکہ شہزادہ وشہزادہ بیگم ویلز
ابکی موسم سرما مین یہان تشریف نہین لا سکتے تہے گو ہمین امید ہے کہ یہ افتخار چند روز بعد ہمکو حاصل ہوگا
لہذا ہز مجسٹی شاہ وشہنشاہ نے اپنے بہائی ڈیوک آف کیناٹ کو یہان آنے کے لئے منتخب کیا (زور سے نعرہ
خوشی) آج کی رسوم مین اسوقت کی ہز رائل ہائنس کی موجودگی سے ہم سب لاثانی طریقہ سے خوش
ہین (نعرہ خوشی) ہمارے یہ خیالات اس وجہ سے ہین کہ ہم ہز رائل ہائنس کی تشریف آوری سے تصور
کرتے ہین کہ واقعی شاہ وشہنشاہ کو ہندوستان کا کیسا خیال ہے اور کوئی ایسا شہزادہ نہین ہے بلکہ مجہکو
یہ کہنا چاہیے کہ کوئی افسر نہین ہے کیونکہ ہز رائل ہائنس نے ہم لوگون کی طرح ہندوستان مین تاج کی
خدمات کی ہین جس نے اپنے تیئن ہر فرقہ وطبقہ کے لوگون مین ایسا ہر دل عزیز کیا ہو - یعنی ہز رائل ہائنس
نے سپاہیون اور سویلینون یورپینون اور ہندوستانیون مین اپنے تیئن عزیز دل بنایا ہے (زور سے
نعرہ خوشی) پس ان کا ہم لوگون مین آنا صرف شاہ وشہنشاہ کے ڈیلیگیٹ کی حیثیت سے نہین بلکہ ایک
دوست قدیم کی صورت سے ہے جسکی تمام ہندوستان نہایت بزرگی مانتا اور اُن سے محبت کرتا ہے -
(نعرہ خوشی)

اگر مین جام تندرستی کے بیان سے ایک لمحہ کے لئے تجاوز کرنے پاؤن تو کہون کہ ان خیالات کو اس
امر سے اور بہی ترقی ہوگئی کہ ہز رائل ہائنس اپنے ساتہ اس شہزادے کو لائے جسکی شہرت تمام ہندوستان
مین انہین کے برابر ہے -

اور مین کہہ سکتا ہون کہ ہم نے خاندان شاہی کے ایک اور شخص کو بہی کس خوشی کے ساتہ دیکہا
یعنی ہز رائل ہائنس گرینڈ ڈیوک ہسی جو خود حکمران فرمانروا اور ہماری ملکہ آنجہانی کے پوتے ہین جنہون نے

یہاں تشریف لاکر ہمکو افتخار بخشا اور ہم سب کو خوش کیا (زور سے نعرۂ خوشی)۔

اب مین میرا اپنے مطلب پر عود کرتا اور امید کرتا ہون کہ ہزرائیل ہائینس ڈیوک آف کیناٹ ہز مجسٹی شاہ پر ان کی سلطنت ہندوستان کی سرسبزی و خیرخواہی کا حال ظاہر کرینگے اور مین اُن کو یقین دلاتا ہون کہ اُن کے تشریف لانے اور بہت بڑے موقع پر ہم لوگون مین اُن کی موجودگی کو ہم لوگ بہت بڑا اعزاز سمجھتے ہین (نعرۂ خوشی) ہمکو دہلی مین جو کام لاحق ہین جب وہ انجام پا جائینگے۔ تو ہمکو امید ہے کہ انکے لئے نہایت عمدہ اور خوشگوار دورہ کا انتظام کرین تاکہ ہزرائیل ہائینس ان لوگون مین جن سے زیادہ مانوس ہین سیاحت کر سکین اور جب وہ ہمارے ساحل سے اپنے جہاز پر سوار ہو کر روانہ ہونگے تو امید کرتا ہون کہ ہندوستان اُنکو اور ڈچز کو ہمیشہ یاد رکھیگا۔ کیونکہ اس ملک کے یورپین اور ہندوستانیون کو ان سے نہایت ہی محبت و الفت ہے (زور سے نعرۂ خوشی)۔

جنٹلمین اب مین تم سے چاہتا ہون کہ ہزرائیل ہائینس ڈیوک و ڈچز کیناٹ کے مع الخیر سفر کا جام تندرستی نوش کرو (زور سے نعرۂ خوشی)۔

یہ جام تندرستی نہایت گرمجوشی سے نوش کیا گیا۔

جب ہزرائیل ہائینس جام تندرستی کا جواب دینے کے لئے استادہ ہوئے تو لوگون نے نہایت گرمجوشی ظاہر کی۔ ہزرائیل ہائینس نے فرمایا۔

یور اکسلنسیز۔ یور رائیل ہائینس۔ مائی لارڈز و جنٹلمین۔

یہ امر میرے نہایت تعشدل ہوا کہ اس بہت ہی مبارک موقع پر آپ نے میرا جام تندرستی کسطرح تجویز کیا۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ جب ہز مجسٹی شاہ نے مجھکو اطلاع دی کہ ان کی یہ خواہش ہے کہ وہ مجھکو اپنے خاندان کی طرف سے دربار تاجپوشی دہلی مین بھیجین تو مجھکو نہایت ہی رضامندی و خوشی حاصل ہوئی تھی (نعرۂ خوشی)۔ مجھکو یہ امید کبھی نہ تھی کہ یہ خوش نصیبی مجھکو حاصل ہوگی۔ اب میری سپاہانہ خدمات اور ہی ملک مین ہین اور وہ یہان کی نسبت اور ہی کچھ ہین۔ ڈبلن دہلی کی نسبت اور ہی قسم کا مقام ہے (قہقہہ) جب مجھ سے یہ کہا گیا کہ پھر مجھے ہندوستان آنا پڑیگا

تو مجھکو نہایت ہی حیرت ہوئی تھی - مجھکو یہان آنے سے نہایت مسرت حاصل ہوئی اور جس شخص کو اس ملک سے کچھ بھی دلاویزی ہے یا وہ اس ملک مین رہ چکا ہے اس کو اس سے بہت ہی محبت ہوگی اور میرے خیالات اور بھی ہین اور وہ افسوسناک ہین کہ جب مین پہلے یہان تھا تو مجھکو یہ خوش نصیبی حاصل تھی کہ مین نے تین ولسیراوین اور کمانڈرانچیفون کی ماتحتی مین کام کیا - اب ہندوستان سے میرا کوئی تعلق نہین ہے - ہان اس سے میرے دل کو ایک قسم کا تعلق ہے (زور سے نعرہ خوشی) اور مین خیال کرتا ہون کہ اس بات کا اطمینان دلانے کی مجھکو بہت کم حاجت ہے کہ مجھکو ہر ایسے معاملہ مین ہمیشہ دلاویزی ہے جس کا ہز مجسٹی کی ہندوستانی سلطنت کی خوشی و خورمی و سرسبزی و عظمت شان سے تعلق ہے (نعرہ خوشی) - یہان میرے بہت سے برٹش ہندوستانی دوست و احباب ہین - (نعرہ خوشی) ان کی تندرستی و ترقی کا مشاہدہ میری رضامندی کا باعث ہے - مجھکو اس امر سے نہایت مسرت ہوئی کہ مین نے ہندوستانی فوج کو پھر معائنہ کیا (نعرہ خوشی) آپ حضرات واقف ہونگے کہ میرا پہلا تعلق فوج بنگال سے تھا کیونکہ اس زمانہ مین وہ اس ڈویژن کی کمان مین تھی اسکے بعد چار سال کے قریب تک مین کمان بمبئی پر رہا لہذا مجھکو کسی ایک پریسیڈنسی سے نہین بلکہ تمام ہندوستان سے دلچسپی ہے - بارہ برس اُدھر جب مین ہندوستان مین تھا تو تمام سرحدی فوج ہمارے آزدوسے سمندر کے تعلقات کی حفاظت مین باری باری شریک ہوئی اور مین خوشی کے ساتھ خیال کرتا ہون کہ جنوبی افریقہ یا چین یا سرحدات ہند پر جہان کہین فوج ہند کی حاجت ہوئی اس نے وہان جاکر اپنی ناموری قایم رکھی - اور مین باطمینان تمام کہتا ہون کہ اور سلطنتون کی تمام فوجین ہندوستانی فوج کی عزت و توقیر کرتی ہین (زور سے نعرہ خوشی)

اگر کسی فوج کو میدان جنگ مین جانے کا موقع نہین ملتا ہے تو اس مین خرابی پیدا ہوتی ہے خصوصاً ہندوستانی فوج سالہا سال ہندوستان ہی مین رہے تو اس کے لئے بڑا ہے -

اب مین ڈچیز کی طرف سے بیان کرتا ہون کہ وہ ہندوستان مین اپنے دوبارہ آنے سے نہایت محظوظ و مسرور ہوئین اور وہ اس امر پر بہت نازان ہین کہ وہ آج کی رسم مین موجود تھین +

آب مین اس بیان کے متعلق جو یور اکسلنسی نے میرے بھتیجے کی نسبت کیا ہے یہ کہتا ہون کہ وہ اس خوشی کی نہایت قدر و منزلت کرتے ہین جو انکو ہندوستان مین آنے اور آپ کا مہمان ہونے سے ہوئی۔ اور مین اس نئے سال کے روز آپ یعنی لارڈ کرزن سے یہ کہتا ہون کہ ہم سب آپ کی مہمان نوازی اور استقبال کے کس قدر ممنون و مشکور رہین اور آپ سب جنٹلمینون کا شکریہ اس امر پر ادا کرتا ہون کہ آپ سب نے کس طرح میرا جام تندرستی نوش کیا (زور سے نعرۂ خوشی)

آتشبازی اور روشنی

۲ جنوری کو جامع مسجد اور قلعہ کے درمیان مین آتشبازی چھوڑی گئی جو ایسی عجیب و غریب تھی کہ قبل اسکے کبھی دیکھنے مین نہین آئی۔ آتشبازی مین حضور شہنشاہ و شہنشاہ بیگم کی تصویرین نمایان کی گئین۔ وے مے رین لونگ۔ اور گڈ نایٹ کے الفاظ نہایت صنعت سے رنگ برنگ کی آتشبازی مین دکھائے گئے حقیقت مین یہ سمان ایسا دلفریب تھا۔ کہ ہر شخص اس پر لطف نظارہ مین محو ہو رہا تھا قلعہ اور جامع مسجد روشنی سے منور ہو رہے تھے اور دہلی کے تمام بازار خصوصاً چاندنی چوک کی ہر عمارت کہربائی روشنی خوشنما گلوب رنگین جھاڑ فانوس سے جگمگ کر رہی تھی۔ میونسپلٹی کی روشنی بھی نہایت سہانی اور قابل یادگار تھی۔

کرسٹل پیلس کی جو آتشبازی دہلی مین چھوڑی گئی اس کی فہرست یہ ہے۔

۱۔ شہنشاہی سلامی۔

۲۔ کرسٹل پیلس کی پچہتر ملون روشنیون سے بہت بڑی روشنی جس کا رنگ بار بار بدلتا تھا

۳۔ روشنی کے وقت پچیس پچیس بانون کی مختلف باڑھین۔

۴۔ ہوائی اشارے جو بڑی بلندی پر جا کر پھٹتے تھے اور وہان سے ایک اشارہ ہوتا تھا۔

۵۔ دس رنگ کی آگ جادو کی روشنی جس سے گرد و نواح کے پھول اور پتون کا رنگ دمبدم بدلتا تھا۔

۶- دو غباروں کا اڑنا جسپر میکینیزم - روشنی اور آتشبازی تھی - غبارے اڑتے جاتے تھے اوران مین سے نہایت عمدہ آتشبازی چھوٹتی جاتی تھی۔

۷- سیٹی بجانے اور تاوے کرنے والے کبوتر - ان سے بڑی کیفیت پیدا ہوتی تھی۔

۸- پچیس بڑے بڑے بانون کا چھوٹنا جن مین سے طرح طرح کے ستارے گرتے تھے۔

۹- رائن بی آرگنٹ کا ابر جو اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل گولون سے جن سے ہزار ہا رُپہلے ستارے گر رہے تھے۔

۱۰- نہایت ہی پر آب وتاب آفتاب جس کا قطر تیس فیٹ تھا اور جسمین رنگ رنگ کی آتشبازی کے چکر گھوم رہے تھے اور سنہری روشنی اور رنگ برنگ شرارے اور اس کے گرد سے آگ کی سنہری رنگ کی لپک نکلتی تھی۔

۱۱- کھمبون کا بہت بڑا دل چوبیس بانون کے چھوٹنے سے آناً فاناً پیدا ہو گیا تھا۔

۱۲- اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل گولون کے چھوڑنے سے ایک لکہ ابر مین سے یاقوت باری

۱۳- چرخ زن آفتاب جنکے گرد دُہرے دُہرے ستارے تھے - یہ کیفیت ایک بہت بڑے چوکٹے مین معلوم ہوتی تھی جسکے گرد آگ کی ایک جھالر تھی۔

۱۴- زیور تاج کے ہوائی گچھے جو بیس حدیدہ خاص پارالسٹ کے بانون سے گرتے تھے اور بانونکے بہت بلندی پر پہونچنے کے وقت بصورت زنجیر مسلسل ستارے گرتے تھے اور زمین پر پہونچنے تک طرح طرح کی رنگتین بدلتے تھے۔

۱۵- شل گولون کی ایک باڑہ جسمین پانچ پچیس انچہ مدور اور چار تیس انچہ مدور تھے جن مین سے سنہرے پر دم (پر) اور خوب چمکتے پٹ بیجنے اور آتشی سانپ اور لیلی مجنون کے درخت وغیرہ پیدا ہوتے تھے

۱۶- بڑے بڑے شل کے گولون کی باڑہ جس مین ایک گولہ اڑتیس انچہ مدور جسمین کئی گولے تھے اور ایک پچاس انچہ مدور جس سے رنگین گیندون بازیگر کی طرح کارروائی ہوتی تھی۔

۱۷- تمغۂ اسٹار آف انڈیا یعنی ستارہ ہند جسمین پانچ دمیاون کا ستارہ تھا اور اس گے گرد

سنہری جھالر تھی اور پھر اس کی دونون جانب سے ایک پہیئے کے ذریعہ سے بندوقون کی باڑھ چلی پھر آتشبازی نہایت کیفیت کی تھی۔

(۱۸) یاقوت وزمرد کا ابر جو اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل گولون کے یکدم سے اُڑ لنے سے پیدا ہوا تھا

(۱۹) جب پچیس بڑے بڑے بان چھوڑے گئے تو ان مین سے ہر رنگ کے نہایت عمدہ عمدہ ستارے گرے۔

(۲۰) دو سو رومی شمعون کی ایک باڑی جس سے مختلف رنگ کی روشنی پیدا تھی اور وہ سب طرف حالت رقص مین تھی۔

(۲۱) آگ کی پانچ بڑی بڑی کانین جسمین طرح طرح کے آتشی سانپ بچھو ادہر اُدہر رینگتے نظر آرہے تھے

(۲۲) بیجنی اور اور رنگون کا ابر جو آٹھ آٹھ انچہ مدور دس شل گولون کے چلنے سے پیدا ہوا تھا۔

(۲۳) مرصع تارکے درختون کا ایک نخلستان جنکے پتے سنہری رنگ کے مرصع تھے اور ان مین سے ہر قسم کے پھل گرتے تھے۔

(۲۴) پکھراج اور زمرد کا ابر آٹھ آٹھ انچہ مدور دس شل گولون سے چلنے سے پیدا ہوتا۔

(۲۵) پچیس بڑے بڑے بان جن مین سے ہر قسم و رنگ کے ستارے جھڑتے تھے۔

(۲۶) بیس بیس فیٹ قطر کی دو چادرین جن مین آتشبازی کے چکر گھوم رہے تھے اور ہر دو پر انکا رنگ بدلتا رہتا تھا اور انکے گرد سنہری آتشی جھالر۔

(۲۷) پانچ خاص سرنگون کے اُڑانے سے مقناطیسی روشنی ہوتا۔

(۲۸) پچیس بڑے بڑے بان جسمین سے مختلف رنگ کے ستارے گرتے تھے۔

(۲۹) بڑے بڑے شل گولون کی باڑھ جسمین پانچ گولے پچیس پچیس انچہ اور چار گولے بیس انچہ مدور تھا۔ جس سے نقرہ باری ہوئی اور دنبالہ دار ستارے گرے۔

(۳۰) اڑتیس انچہ مدور بڑے بڑے شل گولے جن مین سے عمدہ عمدہ ستارے سنہری اور سرخ رنگ کے گرتے جن کا رنگ ہر وقت بدلتا رہتا تھا۔ ان مین ایک گولہ پچاس مدور تھا جسمین سے بجلی گرسی

۳۱- ہزاکسلنسی رائٹ آنریبل لارڈ کرزن مقام کڈلسٹن ویسرائے وگورنر جنرل ہنداور رائٹ آنریبل لیڈی کرزن کی بہت بڑی بڑی آتشی تصویرین ایک نہایت تیز آگ سے پیدا ہونا۔

۳۲- دو سو رومی شمعون کی باڑہ جسمین سے ہزار ہا چمکدار ستارے گر رہے تھے۔

۳۳- پچیس بڑے بڑے بان جسمین سے ہر رنگ کے ستارے گر رہے تھے۔

۳۴- پٹاقون کی پانچ سرنگون کا اڑنا جسمین پٹاقون کے چلنے اور آتشبازی چھوٹنے کی عجیب کیفیت پیدا ہوئی تھی۔

۳۵- یاقوت اور تامڑون اور زمردون کا دفعۃً واحدۃً اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور شل گولون کے چلنے سے پیدا ہونا۔

۳۶- تاجپوشی کی مقناطیسی قوت کا فوارہ جو چالیس فیٹ بلند چھوٹتا تھا اور نہایت عمدہ روشنی اُس سے مترشح ہوتی تھی۔

۳۷- بیس بڑے خاص بانون کے چلنے سے زمرد باری۔

۳۸- کاوزلیس اور فرگٹ مینات کے پہولون کا گلدستہ اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل گولون کے چلنے سے۔

۳۹- سرنگون مین آگ دینے سے پہولون کے گملے پیدا ہونا۔

۴۰- بڑے بڑے شل گولون کی باڑہ جسمین پانچ گولے پچیس پچیس انچہ مدور چار تیس تیس انچہ کے تھے جس سے گیہون کے کھلیان اور طاؤسی پرون کے گٹھے اور غول بیابانی کی کیفیت پیدا ہوئی تھی۔

۴۱- بڑے شل گولون کی باڑہ جسمین ایک گولہ اڑتیس انچہ مدور اور ایک پچاس انچہ مدور تھا ان مین سے کبھی سنہری رنگ کے اور کبھی یاقوتی رنگ کے اور کبھی زمردی رنگ کے ستارے گرے۔

۴۲- ہز رائل ہائنس ڈیوک ڈچز کیناٹ کی آتشی تصویرین۔

۴۳- دس دس انچہ مدور دس شل کے گولون سے تاجپوشی مین ترشح ہونا۔

۴۴- الگزینڈرا اسٹار یعنی ستارۂ الگزینڈرا بیس بڑے بڑے خاص بانون کے اڑنے سے پیدا ہونا

جس سے نہایت خوبصورت زنگارنگ کے ستارے گر رہے تھے۔

۴۵- سرخ و سفید و نیلے رنگ کا ابر جو اٹھارہ اٹھارہ انچہ مدور دس شل کے گولون کے اڑنے سے سے پیدا ہوتا تھا

۴۶- تیس تیس فیٹ قطر کے بڑے بڑے گیندے جن مین آتشبازی کے چکر تھے اور اُنکے گرد آگ کی سنہری پتیان تہین۔

۴۷- مقناطیسی بارش کا ترشح جو بیس بڑے بڑے بانون کے چھوٹنے سے پیدا ہوئی تھی اور ہزارون روپہلی ستارے گر رہے تہے۔

۴۸- پانچ خاص سرنگون کے اڑا لنے سے پہولون کے گملے نمایان ہونا۔

۴۹- تیس تیس انچہ مدور پانچ شل گولون سے ابر کا پیدا ہونا۔

۵۰- رائٹ آنریبل لارڈ کچنر کی بہت بڑی آتشی تصویر۔

۵۱- آتشبازی کا اشارہ جو بلندی پر جا کر شق ہوا اور وہان سے اشارہ ہوا۔

۵۲- کرسٹل پیلس کی بڑی بڑی پچیس شمعون کی روشنی جس کا رنگ بار بار بدلتا تہا۔

۵۳- روشنی مین تہوڑے تہوڑے وقفہ کے بعد پچیس بانون کا چلنا جن مین سے ہزار ہا خوبصورت ستارے گرتے تہے۔

۵۴- ایک ہوائی اشارہ اڑایا گیا جو بلندی پر جا کر پہٹا اور وہان سے اطلاع ملی۔

۵۵- دس رنگین گولون کے ذریعہ سے جادو کی دوسری روشنی جس سے گرد و نواح کے پہول پتون پر اثر پڑتا اور اُنکی صورت برابر بدلتی رہتی تہی۔

۵۶- دو غبارون کا اُڑنا جسپر میگنیشیم روشنی اور آتشبازی تہی جو بلندی پر پہونچکر چہوٹی۔

۵۷- بڑے بڑے شل گولون کی باڑہ جن مین سے پانچ پچیس پچیس انچہ مدور اور چار بتیس بتیس انچہ مدور تہی جسمین آتشی سانپ اور زرد پیلے رنگ کی تتیان وغیرہ نکلتی تہین۔

۵۸- بڑے بڑے شل گولون کی باڑہ جسمین سے ایک اڑتیس انچہ کا جسمین سے سنہری ستارے گرتے تہے جو پہر زمردین ہو جاتے اور ایک پچاس انچہ دور کا جسمین سے سفید رنگ کے سانپ نکلتے تہے۔

۵۹- مقناطیسی ترشح جو ایک سو خاص رومی شمعون سے پیدا ہوئی تھی اور اس مین سے نہایت پرآب وتاب اور خوبصورت ستارون کا پیدا ہونا۔

۶۰- زمرد اور پکھراج کا ابر پچیس پچیس انچہ کے دس شل گولون کے چلنے سے۔

۶۱- ایک عجیب وغریب فوارہ پچاس فیٹ بلند اور دو فیٹ قطر کا ایک حلقہ مین گھومتا ہوا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر رنگا رنگ کے زمرد برس رہے ہین۔

۶۲- ہوائی گیہون کے پولے جو تین سو بانون کے چلانے سے پیدا ہوئے تھے جن مین سے ۱۲ اسٹے درخت معلوم ہوتے تھے۔

۶۳- پانچ پچیس پچیس انچہ اور چار بتیس بتیس انچہ کے مدور شل کے گولون سے الہ دین کے پہاڑی خزانہ کے سنہری جواہر کا گرنا۔

۶۴- ایک اڑتیس انچہ اور ایک پچاس انچہ دور کے شل گولون کے چلانے سے ایک بگولا پیدا ہوا جس مین تارے چمک رہے تھے۔

۶۵- دریائے نیاگرا یہ آتشزدگی اور سو فیٹ لمبی سونے کی دھار کا پانی کی طرح زمرد مین گرنا اور زمین پر گر کر اس سے پھولون کا پیدا ہونا۔

۶۶- پچیس تاڑیون کے چلنے سے مختلف قسم کے ستارون کا گرنا۔

۶۷- پچیس پچیس انچہ کے دس شل کے گولون کے چلنے سے سنہری اور تامڑے کے رنگ کا ابر پیدا ہونا۔

۶۸- پانچ سرنگون کے چلنے سے پھولون کے بڑے بڑے گملے نکلنا۔

۶۹- پانچ پچیس پچیس انچہ مدور اور تین تیس تیس انچہ کے شل گولون سے گیہون کے پولے اور طلائی زیور وغیرہ پیدا ہونا۔

۷۰- ایک اڑتیس انچہ دور کے گولے سے بہت سی آتشی مینڈکیون کا نکلنا اور ایک پچاس انچہ مدور گولے سے پھول نکلنا۔

۷۱- بیس سنسناتے ہوئے بانون کے چلنے سے عجیب کیفیت پیدا ہوئی اور ہنسی آئی۔

۷۲- ہز مجسٹی شاہ ایڈورڈ ہفتم شاہ و شہنشاہ اور ہر مجسٹی ملکہ الگزینڈرا کی نہایت تابان آتشی تصویر کا نمایان ہونا۔ جسکے نیچے لکھا ہوا تھا کہ یہ مدت تک حکمرانی کرین۔

۷۳- تاجپوشی کی تین سو ہوائیون کا چلنا جن مین نہایت ہی عمدہ ستارے ضو فگن تھے۔

۷۴- تاجپوشی کے ستارے جو ایک سو خاص رومی شمعون سے پیدا ہوئے تھے۔

۷۵- پچیس یادگار بانون کا اڑنا جن مین سے ستارے گر رہے تھے۔

۷۶- رائل آرش ابر ایک دم سے تیس تیس انچہ مدور پانچ شل گولون سے پیدا ہونا۔

۷۷- سو فیٹ لمبا اور بڑی بلندی سے گرنے والا آبشار تاجپوشی۔

۷۸- بتیس بتیس انچہ دور دس شل گولون سے یاقوت و زمرد و طلا کا ترشح۔

۷۹- ایک ہزار سرخ و سفید اور نیلے بانون کا چلنا جس سے آسمان پر کروڑون خوشنما ستارے پیدا ہوگئے تھے

۸۰- تیس تیس انچہ مدور پانچ شل گولون کے چلنے سے پرستان کی جھلک اور روشنی پیدا ہونا۔ +

حضور وائسرائے کا ورود دیسی پریس کیمپ مین

۳- جنوری کی صبح کو پونے بارہ بجے ہز اکسلنسی نیٹو پریس کیمپ مین تشریف لائے مسٹر گپتا افسر انچارج کیمپ و جملہ قائمقامان پریس نے خیر مقدم کیا - آنریبل مسٹر سریندر ناتھ بنرجی ایڈیٹر اخبار بنگالی نے پریس کی جانب سے ہز اکسلنسی کا شکریہ ادا کیا - ہز اکسلنسی نے بجندہ پیشانی ارشاد فرمایا کہ چونکہ اینجانب دربار کے آخر وقتون مین یہان وارد ہوئے ہین اس لئے امید نہین کہ زور کے ساتھ تقریر کرسکین - ہز اکسلنسی نے قریب دس منٹ کے اسپیچ کہی۔

انڈین پریس کا ایڈریس

ہم قایم مقام انڈین پریس (جو پریس کیمپ مین جمع ہین) سچے دل سے شکریہ حضور کے مہربانی آمود خیال کا ادا کرتے ہین - جس نے حضور انور کو آمادہ کیا ہے - کہ حضور والا اس کیمپ مین تشریف لاکر ہماری عزت بڑہائین اور ہمکو ذاتی طور پر موقع اظہار خیالات وفاداری اور خیر خواہی کا بخشین جو ہم کو کنگ امپرر کی ذات والا صفات سے ہین نیز ہمکو یور اکسلنسی کی اس کیمپ مین تشریف آوری سے یہ موقع حاصل ہوا ہو کہ ہم ذاتی طور پر

حضور کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرین جو ہمارے زمانہ قیام مین فرمائی گئی ہے زیراہتمام ہمارے ہی ایک دیسی
آدمی مسٹر جے این گپتا ایم اے ممبر انڈین سول سروس جس نے ہمارے آرام کے لیے بہت بڑی کوشش کی

حضور وایسراے کا جواب

مین نے خیال کیا تہا کہ میری دربار کی اسپیچین ختم ہو گئی ہین - لیکن اب مجھے معلوم ہوا ہی کہ ابہی ایک یا دو
اور تقریر کرنی ہونگی میری آواز دراصل تہک گئی ہے یعنی دربار کی لمبی اسپیچ سے قریباً گلا بیٹھ جانے کی صورت
ہے مین مسٹر سین سے ملکر بہت خوش ہوا ہون جو انڈین نیٹو پریس کا چیمپئن (مرد وغا) ہے اور آپ صاحبان
کا بہت ہی شکرگزار ہون اون مہربانی بہرے الفاظ کی نسبت جو آپ نے اڈریس مین بیان فرمائے ہین -
ہز مجسٹی شہنشاہ ہند کی خواہش تہی کہ نیٹو پریس کو پوری عزت دیجائے جس کا وہ مستحق ہے اور اسی وجہ سے
مین نے بذات خود نیٹو پریس کا کیمپ آراستہ کرنے کے لئے تکلیف گوارا کی اور اس امر کو بہی پسندیدہ خیال کیا
کہ آپ ہی کے ایک ہموطن کو اس کیمپ کا چارج سپرد کیا جائے - مجھے ایک دفعہ دورہ کی حیثیت سے مالدہ جانے
کا اتفاق ہوا تہا وہان مین نے ایک ہوشیار کلکٹر (مسٹر گپتا کو دیکہا) اور مین وہان بہت ہی خوش ہوا -
اوس کے انتظام سے اور مجھے اس کی زیادہ خوشی ہوئی ہے کہ جو تقرر مین نے اوس کا افسر انچارج پریس
کیمپ کے متعلق کیا تہا آپ اوسکو پسند کرتے ہین اور اوس سے خوش ہین - مین نے اس امر کا پورا انتظام
کیا ہے کہ تمام سرکاری رسوم جو دروازہ کے اندر خواہ باہر ادا ہون اون سب مین نیٹو پریس کو شریک کیا جائے
اور مین امید کرتا ہون کہ آپ سب اون تمام رسوم مین شامل ہین جن مین کہ مین شامل ہون - پریس کے رپورٹرون
مین اس عالیشان دربار کی عظمت اور برتری کا ضرور لحاظ رہنا چاہیئے چیرز -

دربار تاجپوشی

۳ - جنوری - دہلی - دربار کے متعلق آج ایک اور سرکاری رسم ادا کی گئی - یہ جدید ممبرون کو عطائے
تمغہ ستارہ ہند اور انڈین امپائر کی رسم تہی - وایسراے نے ان دونون تمغون کے لئے بطور گرینڈ ماسٹر
دربار کیا - اس کے لئے دیوان عام منتخب ہوا تہا - اور کثیر التعداد تماشائیون کے بیٹھنے کے لئے اسکی
مکانیت مین توسیع کردیگئی تہی - ایک بہت بڑے جلوس کے ساتھ جو ہال مین نہایت خوبی کے ساتھ

آیا تھا اس کی کارروائی شروع ہوئی - ان مین سب سے آگے جے - بی - وڈ متعلقہ سکرٹریٹ فارن آفس اور انکے بعد مسر جے لوئس ڈین قایم مقام فارن سکرٹری اور سپرد و نون تمغون کے سکرٹری مسٹر ہوبارنس سی - آیس تھے ذہم فی الحال مسٹر بارنس اور دیگر لوگون کا حال بیان کرینگے جو سادہ سادہ تمغہ کمپانین کے ہین گو اس کو نائٹ کا اعزاز مل چکا ہے)

سکرٹری خوبصورت جبہ پہنے اور ستارہ ہند کا تمغہ لگائے تھے اونکے پیچھے مندرجہ ذیل کمپانین انڈین امپائر تھے -

مسٹر جے - ایس ڈانلڈ	مہیوا راؤ -
رائے بہادر تانک چند -	ذنپیٹ رائے -
مسٹر اسے - جے ڈنلاپ	کپتان منچن -
مسٹر کے کرشنا سوامی کرود	مسٹر اسے ایف جیکب
مسٹر اسے پڈلر -	دیرچند دیپ چند -
آنریبل مسٹر ٹی کالمن -	میجر ریمزے
مسٹر ٹی - ای اسکاٹ -	مسٹر بی رابرٹس
مسٹر ایف ڈبلیو لیمٹر -	میجر پنی
میجر ڈنلاپ اسمتھ -	لفٹننٹ کرنل گملٹ -
کرنل ہیل	مسٹر اسے ایل ٹکر -
رائے بہادر کیلاش چندر گہوس -	مسٹر ایس پرسٹن -
لفٹننٹ کرنل اسے - ایم کرافٹس -	کمانڈر ہالینڈ -
راجہ رتنا مدلیار -	سردار میر اوصاف علی خان -
مونگ آنگلنیگ	لفٹننٹ کرنل اسکاٹ مانکرف -
حاجی جلال الدین -	فریدون جی کے تارہ پور والہ
	آنریبل مسٹر سم -

کپتان گڈرج۔
مسٹر ایچ مارش
آنریبل مسٹر ڈبلیو سی ہیوز۔
خان بہادر محمد یوسف۔
لفٹننٹ کرنل میڈ۔
کے رستم جی تھانہ والا۔
مسٹر ڈی ایف کامیدور۔
لفٹننٹ کرنل بیکے۔
میجر بکرم سنگھ۔
مسٹر پنی کوئک۔
کرنل بیسن۔
مسٹر آر ڈبلیو کارلائیل
صاحبزادہ محمد بختیار شاہ۔
مسٹر سی۔جی۔ڈبلیو ہیسٹنگس
مسٹر پی ایم کرشنا موہرنی
برگیڈیر جنرل ڈف۔
نوروزجی پیشوتن جی۔
آنریبل مسٹر اے اینڈرسن۔
راجہ بھوپ اندر بکرم سنگھ۔
سرجن جنرل فرینکلن۔
سر پی پلیفیر۔

میجر ایلڈنگ۔
آنریبل مسٹر ایجرلی۔
گنگادھر راؤ مادھو چیٹ نویس
مسٹر اے سی ہنیکن
آنریبل مسٹر اسپرنگ۔
آنریبل لفٹننٹ کرنل سرجی سور
آنریبل مسٹر مہتا۔
مسٹر بی ایس کیری
راؤ صاحب ٹھاکر بہادر سنگھ۔
دیوان گنپت رائے۔
مسٹر جے جی اسکاٹ۔
آنریبل مسٹر ایس ٹی وائٹ۔
مسٹر ایچ۔ایچ۔رسل۔
کرنل ہینڈلی۔
خان بہادر ایس حافظ عبدالکریم۔
مسٹر ایچ پی ٹاڈ۔
مسٹر نیل۔
رام کرشن گوپال بھنڈارکر۔
کرنل بی اسکاٹ
نواب بہادر سید امیر حسین
کنور سری کلوبا۔

مسٹر جی واٹ۔
سردار سلطان جان۔
ریورینڈ اے ای لیفانٹ۔
راجہ بلونت سنگھ
رائے بہادر دولت رام
مسٹر رستم جی دھنجی بھائی مہتا۔
نواب میجر محمد علی بیگ۔
آنریبل رائے بہادر پی آنند اچارلو
مسٹر جے الیٹ
آنریبل رائے بہادر چنی لال۔چنی لال۔
مسٹر ایف ہائیم
مسٹر آر ایم ڈین۔
حافظ عبدالکریم
مسٹر ٹی تھیو چٹی
آنریبل مسٹر کلینڈ۔
حق نواز خان۔
فضل بھائی وسرام
لفٹنٹ کرنل گرن
مسٹر پی جی میلٹس۔
آنریبل سری نواس رگھیوا اینگار۔
نواب شیخ نہار الدین۔

مہاراجہ ہربلبھ نراین سنگھ
نادر داد خان
میجر ڈیلی۔
آنریبل مسٹر فلر۔
میجر اے ای نیگ ہسبنڈ۔
آنریبل مسٹر بکنگھم۔
کرنل ایس ایس تھیکپ۔
مسٹر اے ڈبلیو پال
لفٹنٹ کرنل واکر۔
کرنل ڈریمنڈ
کرنل سی ڈبلیو میور
کرنل نواب محمد اسلم خان۔
محمد حسن خان۔
ہتو رام۔
غلام احمد۔
اس کے بعد کمپانین اسٹار آف انڈیا کے
مندرجہ ذیل اشخاص آئے۔
آنریبل مسٹر جے ولسن
مسٹر ایس اسمتھ
مسٹر جے اولر۔
مسٹر ای این بارکر۔

آنریبل مسٹر ای ونٹر بایم
آنریبل مسٹر ہیوٹ
آنریبل لفٹننٹ کرنل ڈی رابرٹسن۔
یار محمد خان
آنریبل مسٹر اے ڈبلیو کروک شینک
آنریبل راجہ تصدق رسول خان۔
کاشی رام سروے۔
مسٹر ایچ اے اینڈرسن
مسٹر ایچ ایف سول۔
آنریبل مسٹر منٹیتھ فریزر
لفٹننٹ کرنل ایچ اے ڈین
لفٹننٹ کرنل بار
راؤ چھترپتی بہادر۔ جاگیردار علی پورہ
راجہ پیاری موہن مکرجی۔
کرنل گرے۔
راجہ جیکشن داس بہادر
آنریبل مسٹر رابرٹس
بریگیڈیر جنرل رچرڈسن
آنریبل مسٹر ملی۔
آنریبل مسٹر مارٹنڈیل۔
سر جان جنرل سنکلیر۔

راجہ کرتی ساہ۔ مقام ٹیڑھی۔
آنریبل مسٹر ارنڈل
مسٹر ایل ڈبلیو کننگ
آنریبل مسٹر بورڈلن۔
مسٹر ایم فنوکین۔
میجر میکمن
کرنل ملی۔
آنریبل مسٹر بولٹن
مسٹر جے ایم میکفرسن
آنریبل مسٹر پرٹ۔
آنریبل مسٹر اٹیسن
سردار جیون سنگھ۔
آنریبل کرنل بٹ۔
کرنل سر سی اسکاٹ مانکرف
میجر جنرل بی لوٹ۔

اس کے بعد نائٹ کمانڈر انڈین امپائر کے مندرجہ ذیل اشخاص آئے۔

ہز اکسلنسی سر ای گلہارو ڈ
سر ایس ڈبلیو مکلین
شہزادہ ارکاٹ
نواب صاحب لہارو۔

مہاراجہ صاحب اجودھیا۔
نواب صاحب جنجیرہ۔
نواب سر امام بخش خان
ٹھاکر صاحب لمری
مہاراجہ سر گنگا سنگھ مقام بیکانیر۔
کنور سر ہرنام سنگھ۔
بابا سر کھیم سنگھ بیدی
آنریبل سر ایم ایم بھاؤنگری۔
مہاراجہ صاحب گدہور
مہاراجہ بیبلی۔
راجہ سر اے گوپال کرشن مقام ونکٹاگری
سردار نوروز خان مقام خاران۔
سر جے ڈگس لاٹوش
مہاراؤ صاحب کوٹہ۔
سر جے۔ ایف پرائس۔
مہاراجہ صاحب کپورتھلہ۔
سر ای۔ سی۔ بک
سر کیسری سنگھ بہادر مقام سروہی۔
راجہ سر امر سنگھ مقام کشمیر۔
سلطان لاہج
سر سی۔ ایم ریواز۔

نوابصاحب جوناگڑھ۔
مہاراجہ صاحب دتیا۔
راجہ صاحب کوچین۔
ٹھاکر صاحب پالیتانہ
آنریبل سر ایف فرائر۔
اس کے بعد نائٹ گرینڈ کمانڈر کے مندرجہ ذیل اشخاص آئے جن میں ہر شخص کے پاس دو دو شخص حاضر باش تھے۔
آغا سر سلطان محمد شاہ۔
میجر جنرل گیسلی۔
مہاراجہ صاحب بونڈی۔
لارڈ ایمٹہل۔
مہاراجہ صاحب اورچھہ۔
لارڈ نارتھ کوٹ۔
مہاراجہ صاحب بنارس
ٹھاکر صاحب مروی۔
ٹھاکر صاحب گونڈل۔
ٹھاکر کیبراپور۔
مہاراجہ صاحب قرولی۔
سر محمد خان قلات
نواب صاحب ٹونک۔

مہاراجہ صاحب کوچ بہار۔
مہاراو صاحب کچھ۔

اس کے بعد ستارۂ ہند کے نائٹ کمانڈر
سنار جنرل آئے۔
کرنل سر پرتاب سنگھ ایدر۔
کرنل مہاراجہ صاحب سیندھیا۔ گوالیار
مہاراجہ صاحب کولہاپور۔
میجر جنرل مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر۔
سر دلا راما ورما بہادر۔ ٹراونکور۔
مہاراجہ صاحب جیپور۔
مہاراجہ صاحب اندور۔
گیکوار بڑودہ۔
نظام حیدر آباد۔

اس کے بعد راجہ صاحب نابھہ آئے۔

اس رسم کے متعلق قلعہ کے پہاٹکون پر اور دیوان عام مین روشنی کی گئی تھی۔ روشنی کی سلسلہ بندی نہایت ہی کیفیت دے رہی تھی۔ دربار ہال مین ایک گارڈ آف آنر موجود تھا اور اندرون دیوان عام اور اس کا متعلقہ جدید مکان جو اصلی عمارت کی بجنسہ نقل ہے نہایت عمدگی کے ساتھ روشن کیا گیا تھا اور مقناطیسی روشنی خوب ہی مستعمل ہوئی تھی۔ محرابین اور ستون نہایت ہی خوشنما معلوم ہو رہے تھے۔ اس کیفیت کو دیکھ کر مصور کی نگاہین کس قدر محظوظ ہوتی تہین حالانکہ دیوان عام دیوان خاص سے مقابلہ نہین کر سکتا تھا۔ اس کمرے مین دو ہزار آدمی تھے۔ جن مین سے بہت سی لیڈیان بہی تہین اور دہیرا سے کے ناموور مہمان بہی نہایت نمودار تھے۔ قبل آغاز رسم ڈچز کناٹ اور لیڈی کرزن داخل ہوئین اور مسند پر جو کرسیان گرینڈ ماسٹر اور ڈیوک آف کناٹ کی کرسیون سے کسی قدر نیچے بچھی ہوئی تہین۔ ان پر متمکن ہوئین۔ پہر مختلف جلوس نہایت آہستہ آہستہ اسی طرح آئے جس طرح ایسے درباروں مین آیا کرتے ہین۔ تمغہ ستارہ ہند کی متعلقہ رسم نصف گھنٹہ تک رہی۔

یہہ امر قابل غور و لحاظ ہی کہ گرینڈ کمانڈر ستارہ ہند کا صرف ایک تمغہ راجہ سر راما ورما مقام کوچن کو مرحمت ہوا ہی۔ اور سر چارلس ریواز اور سر جیمس ڈگس لاٹوش نے بطور چھوٹے درجہ کے نائٹ کمانڈرون کے اس مین بہت کارروائی کی اور راجہ کو تمغہ پہنانے کے لئے مسند کے پاس لے گئے مسٹر ہیو بارنس کو بطور سکرٹری ایک اور مقام پر نائٹ کا درجہ عطا ہوا اور کمپانین گروہ کے ساتھ لائے گئے یعنی کئی کئی شخص۔ اور دونون تمغون کے اعطا مین ایسا ہی کیا گیا۔

اس کارروائی اسٹار آف انڈیا کے گرینڈ
ماسٹر لارڈ ڈیوک آف کیناٹ مع اپنے اپنے افسران
اسٹاف اور ہز ہائینسز راجہ صاحب نابھہ اور
مہاراجہ صاحب جیپور اور مہاراجہ صاحب ٹراونکور
پوشاک پہننے کے کمرے کو یہان سے روانہ ہوئے
اور وہان جاکر تمغہ انڈین امپائر جبے اور دیگر علامات
زیب تن کین پھر وہان سے جلوس کے ساتھ ہال
مین آئے اس وقت بینڈ گرینڈ مارچ کی گت
بجا رہا تھا - گرینڈ کمانڈر امپائر کے تین تمغے ہر ایک
کو پورے پورے رسوم کے ساتھ مرحمت ہوئے
پھر نائٹ کمانڈر کے تمغے کئی آدمیون کی
جماعتون کو دئے گئے گرینڈ ماسٹر نے اس کام کو
نہایت متانت سے انجام دیا ہر شخص کو ہدایت
کی اور کہا کہ انکو کیسا اعزاز و افتخار عطا ہوا ہے - ان
تمغون کے عطا کرنے مین نہایت عمدہ رسمین ادا
ہوئین - اور کبھی ہندوستان مین عطائے
تمغہ جات کا اتنا بڑا دربار نہین ہوا - تمام اعلی درجہ
کے لوگ موجود تھے مگر ان دونون تمغون کے ممبرون
کے علاوہ رؤسا کی نشست کے لئے جگہ کافی نہ تھی
اس کے بعد ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کیناٹ
آئے رائل اسٹاف کا ایک افسر ان کے آگے آگے
تھا یہ اسٹار آف انڈیا کا جبہ و تمغہ پہنے تھے دو بچے
انکے ہمراہ تھے یعنی راناصاحب دھولپور اور ٹھاکر
صاحب ڈیلوارہ کا صاحبزادہ - ہز رائل ہائینس کے
اسٹاف افسر انکے پیچھے تھے -

اس کے بعد وائسرائے آئے انکے پرسنل اسٹاف
کے لوگ انکے آگے آگے تھے - ہز اکسلنسی گرینڈ ماسٹر
ستارہ ہند کا جبہ پہنے تھے - میان ہری سنگھ
خلف سر امر سنگھ کشمیر اور صاحبزادہ حمید اللہ خان
خلف اصغر ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال ان کے
بیچ تھے - جب یہ جلوس آہستہ آہستہ آگے بڑھا تو
صحنچیون سے بینڈ نے گرینڈ مارچ کی گت بجائی -
اور جب گرینڈ ماسٹر نے اپنے مقام پر نشست کی تو
اس نے دعائیہ گت بجائی -

اس کے بعد باضابطہ کارروائی شروع ہوئی جن
لوگون کو تمغہ پہنایا گیا ان کی فہرست درج ذیل ہے -

گرینڈ ماسٹر ستارہ ہند -

راجہ صاحب کوچین -

نائٹ کمانڈر ستارہ ہند -

راجہ صاحب سرمور -

کرنل بار -

مسٹر ابیٹسن -

ریر اڈمرل وردری۔	راجہ بنہاری کپور
مسٹر ونٹربائم۔	نواب فیاض علی خان۔
مسٹر منٹیھ	سردار بدن سنگھ۔
کرنل ڈانلڈ رابرٹس۔	گرینڈ کمانڈر انڈین امپائر۔
مسٹر فریزر	مہاراجہ صاحب سروہی۔
مسٹر بارنس	مہاراجہ صاحب ٹراونکور
سرکالن اسکاٹ مانکرف۔	راجہ صاحب نابھہ۔
راجہ صاحب ٹہری۔	نواب شاہباز خان مقام بکتی۔
کنور رنجیت سنگھ۔	جے۔جی اسکاٹ۔
کمپانین ستارہند	راجہ صاحب چرکھاری۔
مسٹر بین	مہاراجہ صاحب دربہنگہ۔
مسٹر رلے۔	مسٹر ٹامس ہائیمہ۔
مسٹر ٹامسن	کرنل جیکب
مسٹر فلر	سرلارنس جنکنز۔
سرایڈورڈلا۔	مسٹر ٹرکتل وائٹ۔
مسٹر سی اسٹورٹ بیلی۔	مسٹر پیٹر۔
مسٹر کنیڈی	سرجن جنرل فرینکلن۔
میجر جنرل ٹیلر۔	مسٹر والٹر لارنس۔
مسٹر اسپی۔	مسٹر جان الیٹ۔
مسٹر میکفرسن	راجہ دہراج مقام شاہپورہ۔
میجر ڈیلی۔	گنگادہر رام گنیش۔

رئیس کلان میراج۔ | لفٹننٹ کرنل جان ہڈنگ۔
سردار غوث بخش رلیسانی۔ | مسٹر ہنری بوشم۔
مہاراجہ صاحب سون برسا۔ | مسٹر ایچ - این رستم جی۔
مہاراجہ صاحب ٹیکارکشن پرشاد | نواب صاحب دیر۔
پورن نرائن سنگہ کرشنا موری۔ | مہتر صاحب چترال۔
کمپانین انڈین امپائر۔ | میر محمد ناظم خان ہنزا۔
رائے بہادر سی مدلیار۔ | راجہ سکندر خان۔ مقام ناگر۔
لفٹننٹ کرنل بیٹ۔ | مسٹر کروک شینک۔
مسٹر جان نیٹن۔ | مسٹر جان اور برائن سانڈرسن۔
رائے بہادر پنڈت سکھدیو پرشاد | مسٹر ہنری وِنڈن۔
میجر ہربرٹ شاورز۔ | رائے بہادر شیام سندر لال۔
میجر برسی کاکس | دیوان بہادر نشی بالمکنداس۔
تولس بہاری سرکار۔ | مسٹر رابرٹ ہیڈرسن
مسٹر فریڈرک مکلین۔ | سوبوا مقام مونگنی
مسٹر آلجرنن الیٹا۔ | نواب فتح علیخان۔
لفٹننٹ کرنل ولیم لاک۔ | مسٹر فریدون جی جمشید جی۔

فوجی ورزشین

آج سہ پہر کو احاطہ دربار تاج پوشی مین فوجی ورزشین دیکھنے کے لئے جابجا تماشائی بیٹھے ہوئے تھے اور ڈیوک وڈچز کیناٹ بھی یہ ملاحظہ فرمانے کے لئے موجود تھے کہ کرنل کلیری ہل انسپکٹر جنرل ورزشہای تجارت ہند نے جو پروگرام قائم کیا ہے۔ دیکھین اس مین کیسی کیسی ورزشین ہوتی ہین اور یورپین اور ہندوستانی سپاہیون نے ورزش نہایت کامیابی اور خوبی سے کی اکثر خوشی کے نعرے مارے گئے۔

ہندوستانی رسالون مین قطعی نیزہ بازی مندرجۂ ذیل رسالون کے گروہون مین ہوئی اور انہون نے مندرجۂ تحت اسکور حاصل کئے۔

پندرہوان بنگال لانسر رسالہ۔	اڑتالیس اسکور
تیرہوان بنگال رسالہ۔	پینتالیس اسکور۔
دوسرا پنجاب رسالہ۔	ارتیس اسکور

پندرہوان بنگال لانسر رسالہ نے پیالہ جیتا۔

تیسرے رسالہ کا دوسرا درجہ تہا۔

پندرہوین سکھ رسالہ اور پونا ہارس رسالہ کے سوارون اور آٹھوین بنگال رسالہ کے سوارون نے مگدر ہلائے۔

گھوڑچڑہے توپخانہ کی آئی باٹری نے بینڈ باجہ کے ساتھ قواعد کی۔

چوتھے ڈریگون رسالہ نے باجہ کے ساتھ قواعد کی۔

نیزہ بازی کی ورزشون سے تماشائی متحیر تعریف نعرے بلند کر رہے تھے۔

گہوڑچڑہے توپخانہ کے گولہ اندازون نے باجون کی گتون پر قواعد کی۔

چوتھے ڈریگون رسالہ نے باجہ کی گتون پر قابل تعریف قواعد کی۔

اس کے بعد ورزش خانہ کے کلاسون کے لوگون نے خاص خاص ورزشین کین جس سے معلوم ہوا کہ کیسے حیرت انگیز قوی الجثہ لوگ تھے جنکے زبردست دست و پا اور اعصاب کو دیکھ کر حیرت ہوتی تی۔

دوشنبہ کے روز وسیرا سے کے پیالہ کے لئے گھوڑا دوڑا نے اور ٹنی سپندانے مین برٹش گھوڑچڑھی پلٹنون کی آزمایش ہوگی۔ اور اسی روز اس فیصلہ بھی ہوگیا

وسیرا سے اور زمانۂ غدر کے مسن سپاہی

آج صبح کو زمانۂ غدر کے مسن سپاہیون کو حضور وسیرا سے کی چھٹی صادر ہونے سے افتخار حاصل ہوا جس مین ہز اکسلنسی نے ان کو وسیرائی ہیڈ کوارٹر مین ملاقی ہونے کے لئے مدعو کیا تہا۔ یہ لوگ کمپ مین

صف بستہ کئے گئے - ان مین سے بعض معمولی کپڑے پہنے تھے بعض وردیان پہنے تھے مگر سب تمغے لگائے تھے ان مین سے کچھ تمغے جنگ کریمیا کے اور کچھ حفاظت دلمک دہلی ولکھنؤ کے تھے - ان سب کا ایک فوٹو لیا گیا - اس کے بعد یہ سب گاڑیون پر سوار ہو کر وسیرائے کی قیام گاہ پر پہنچے - وہان سبزہ زار کے گرد صف آرا کئے گئے - اس وقت تصویر کھینچنے کے قابل صورت پیدا ہو گئی تھی - ان لوگون مین ستائیس یورپین اور تین سو ہندوستانی تھے - جو بہت سے تمغے لگائے ہوی تھے - لیڈی کرزن اور انکے مہمانون نے شہ نشین پر سے اس کیفیت کو ملاحظہ کیا -

ہزاکسلنسی مع ڈیوک آف کناٹ باہر آئے اور کرنل مکنزی سے خوب ہاتھ ملایا - کرنل مکنزی نے اڈریس پیش کیا -

لارڈ کرزن نے اسکے جواب مین فرمایا -

"اس بہت بڑے دربار تاجپوشی کا یہ ایک جز وہی جسکی پہلے آزمائش نہین ہوئی تھی اسپر بھی یہ کچھ کم لطف کا نہین ہے ہزرائل ہائنس اور مین تم لوگون کو آج یہان دیکھنا چاہتے تھے - خصوصاً اس وجہ سے کہ جب تم سب مارچ کرتے ہوئے صحن دربار مین آئے تھے تو وہ کیفیت ہم نے نہین دیکھی تھی - یہ بات نہایت موزون اور مناسب تھی کہ جو لوگ پینتالیس برس ادہر سلطنت کے لئے لڑے اور طرح طرح کی تکلیفین برداشت کی تہین وہ اس دربار مین شریک ہون -

مین نے سنا ہے کہ تمہارا استقبال بہ نہایت گرمجوشی کیا گیا تہا - یہ ایسا پر درد واقعہ ہے جس سے زیادہ کبھی ہندوستان مین نہین ہوا انکو اس روز پر افتخار کرنا تہا - تم نے چاہا ہے کہ مین تمہارا اڈریس شاہ کی خدمت مین بھیجدون - مین اسے ہز مجسٹی کے حضور مین بھیجدون گا - اور مجکو یقین کامل ہے کہ جتنے اڈریس اس موقع پر بھیجے گئے ہین - ان مین اس اڈریس کے پڑھنے مین شاہ کو سب سے زیادہ مسرت ہو گی "۔

کرنل مکنزی نے عرض کیا کہ اپنے تمام برادر پرانے - یورپین دیورشین و ہندوستانی سپاہیون کی جانب سے مین اُن مہربانانہ الفاظ اور اس وعدہ پر یور اکسلنسی کا شکریہ ادا کرتا ہون جو آپ نے

فرمایا ہے کہ ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ کے حضور مین ہمارا خیر خواہانہ آداب عرض کیا جائیگا اور مین صحیح طور سے کہتا ہون کہ اپنے شہنشاہ کے اعزاز و ناموری سلطنت کے لئے ہم مین سے ہر شخص اپنی جان جو اس کے جسم مین باقی ہے - دینے کو تیار ہے -

اس کے بعد لارڈ کرزن و ڈیوک آف کیناٹ ہر شخص کے پاس تشریف لے گئے اور ایک آدہ لفظ مہربانی آمیز اُس سے فرمایا -

ہز اکسلنسی ایک اندہے اور ضعیف شخص اوجن نامے کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا افسوس ہے تم نے دربار اپنی آنکھون سے نہ دیکھا -

اس نے عرض کیا کہ ہان صاحب آنکھون سے تو مین نے دربار نہین دیکھا مگر محسوس کر لیا تہا -

ڈیوک آف کیناٹ نے کئی ہندوستانیون کو پہچانا کہ وہ ان کی ماتحتی مین کام کرتے تھے اور اُن سے ہاتھ ملائے ڈیوک با آسانی ہندوستانی لہجہ مین باتین کرتے تھے -

آخر مین کرنل مکنزی نے کہا کہ لارڈ کرزن اور ڈیوک آف کیناٹ کے لئے خوشی کے تین نعرے بلند کئے جائین - یہ نعرے بلند کئے گئے -

پھر کہا کہ شاہ و شہنشاہ کے لئے خوشی کے تین نعرے بلند کئے جائین -

یہ نعرے نہایت جوش کے ساتھ بلند کئے گئے اور ایک مرتبہ نہین بلکہ کئی مرتبہ بلند کئے گئے -

یہ کارروائی نہایت کیفیت کی تہی اسمین اکثر مسن سپاہی آبدیدہ ہو گئے تھے -

دربار دہلی

۵ - جنوری - دہلی - آج صرف ورزشین ہوئین - کیونکہ احاطہ دربار مین آج صبح کو ہمراہیان رؤسا کا جو پریڈ ہونے والا تہا وہ چہارشنبہ تک ملتوی رہا اور پولو اور کرکٹ اور ورزشین ہوا کین -

شب کو موسم کی صورت بالکل بدل گئی تہی - جنوب سے مغرب جانب بادل برابر جا رہے تھے اور سات آٹھ بجے دن کو تو یہ معلوم ہوتا تہا کہ کوئی دم مین بارش ہونے والی ہے مگر سہ پہر کو مطلع صاف ہو گیا اور دن کو کچھ گرمی رہی لیکن پھر ابر جمع ہونے لگا اور شام کے وقت جنوبی جانب ابر غلیظ تہا - الاّ

ہارش ہونا ضروری معلوم ہوتا - خیال ہو کہ اگر بارش ہو جاے - تو پنجشنبہ کے روز کے فوجی معائنہ کے لئے گرد دب جائے - امید تو یہ ہو کہ جو قت سرکاری جلسہ رقص ہو تو اس وقت مطلع صاف ہو جائے کیونکہ بہت سے لوگ اس جلسہ مین کھلی گاڑیون مین جائینگے -

• سہ پہر کو صحن دربار مین درزشین دیکھنے کے لئے بہت سے لوگ موجود تھے - لارڈ و لیڈی کرزن اور گرینڈ ڈیوک ہسی اور بہت سے کیپ ولیسراے کے لوگ اور بہت سے ہندوستانی رؤسا بمع اپنے پرسنل اسٹاف کے موجود تھے جن سے بہت بڑا لطف پیدا ہو گیا تھا -

کرنل کلیری ہل نے نہایت عمدہ پروگرام قایم کیا تھا - برٹش رسالون مین شہسواری اور گھوڑے پھندانے کی فوجی آزمایش ہوئی - ان مین پانچوان ڈریگون گارڈ کے گروہ تھے جنھون نے اول آزمایش مین نوے پائنٹس بنائے تھے اور جے باٹری نے چوہتر پائنٹس اور پندرہوین ہوزار رسالہ کے اول گروہ اور آئی باٹری کے ستر ستر پائنٹس تھے - ولیسراے کا پیالہ پانچوین ڈریگون گارڈ نے جیتا جس نے ایک سو چھیاسی پائنٹس بنائے تھے اور جے باٹری نے ایکسو اڑسٹھ بنائے تھے -

• سکشنون کی شہسواری اور گھوڑے پھندانا نہایت عمدہ تھا - جسے دیکھکر ہزارون تماشائیون نے تعریف کی - سوارون نے ورزشین کین اور نوین بنگال لانسر رسالہ اور سنٹرل انڈیا ہارس رسالہ نے ترتیب کئے - پندرہوین سکھ پلٹن نے دوڑ کی قواعد کی اور خاص کلاس کے لوگون نے ورزشین کین - آئی باٹری نے باجہ پر اول درجہ کی قواعد کی - مگر ایک اتفاق ناگہانی کے سبب سے ایک گھوڑی کے چوٹ آگئی اور پندرہوین ہوزار رسالہ نے باجہ پر جو قواعد کی وہ نہایت عمدگی سے ختم ہوئی اور تماشائیون کو بہت پسند آئی -

• پانچ بجے بہت سے تماشائی پولو کے شامیانہ مین جاے نوشی کے لئے چلے گئے -

• کل سہ پہر کو ہز ہائینس نظام نے لڈلو کاسل کے احاطہ مین گارڈن پارٹی کا جلسہ کیا - بہت سے مہمان مدعو ہوئے تھے - جب وہان وہ داخل ہوئے تو پرسنل اسٹاف کے لوگ استقبال کرکے انہین ہز ہائینس کے پاس لے گئے - سبزہ زار کے گرد جیشی باڈی گارڈ کے لوگ عمدہ عمدہ وردیان اور لانسر سوار

شوخ سرخ رنگ کے کرتے اور زرد پاجامے پہنے تھے اور عرب سوار بھی موجود تھے - سبزہ زار مین زرد گلابی رنگ کا شامیانہ استادہ تھا - اس مین طرح طرح کے نشان اور پھریرون سے اور بھی زینت ہو گئی تھی -

ہز ہائینس نے سب مہمانون کا استقبال نہایت خوشی سے کیا اور جب تک سب رخصت نہین ہو گئے اس وقت تک ہز ہائینس اس مقام سے نہین گئے کئی ہندوستانی رؤسا بھی مہمان تھے -

دہلی

۴ - جنوری - دہلی - شنبہ کے روز پولو کے مغربی میدان کمپ تاجپوشی مین گیارہ بجے دن کو جلوس کے ساتھ نماز پڑھی گئی - تصور کرنا چاہیئے کہ شامیانہ پولو کے نیچے صفون مین سول اور فوجی افسر پوری وردیان پہنے بیٹھے ہوئے تھے اور لیڈیان بھی عمدہ پوشاکین زیب تن کئے موجود تھین اور سارا پولو کے میدان مین فوج صف بستہ تھی اور چپے راستے تک عوام موجود تھے - ایک اور اسٹینڈ پر پندرہ برٹش بینڈ باجے تھے جن مین چھ سو باجے والے تھے - اور پانچسو گانے والے تھے - ان کے عقب مین سبز سبز درخت تھے بیچ مین لوگون کے آنے کا راستہ تھا بشپ ہندوستان و بشپ سیلون نے نہایت موثر نماز پڑھائی -

ویسرائے اور لیڈی کرزن - ڈیوک و ڈچز کیناٹ اور گرینڈ ڈیوک ہسی اور تمام اعلیٰ افسران گورنمنٹ اور مہمانان ویسرائے اور بہت سے نامور اشخاص اس جماعت مین موجود تھے - جو نماز شکریہ ادا کرنے کی غرض سے فراہم ہوئے تھے - یہان خالص یورپین اشخاص آئے تھے - نماز شروع ہونے کے قبل بینڈ باجے بجے اور جب پادری صاحب تشریف لائے تو نقرئی ترم بجائے گئے -

پادریون کا بہت بڑا مجمع تھا جن مین بشپ لاہور مع پادری سی فرگن دیوی اور بشپ مدراس اور پادری سی - جی فاسٹر اور بشپ لکھنؤ اور پادری آر - ایم - کردان اور وزیبل پادری ڈبلیو - اے - اسکاٹ اور آرک ڈیکن بمبئی اور کامیسری بشپ اور وزیبل ریورینڈ ایچ - ڈبلیو گریفتھ اور آرک ڈیکن لاہور اور ریورینڈ ٹی - اے - ایف کول پادری دارجیلنگ - اور پادری پی - اے - بی کوتھ لوگن پادری پونا - اور ریورینڈ سی - ایس - گریو پادری نیچہ شامل تھے -

آج شام کو مسٹر کہ بینڈ باجے نہایت لطف سے بجے انکے سننے کے لئے بہت سے لوگ گئے تھے اور چونکہ لوگ اور مقامون پر بھی گئے تھے لہذا اس قدر ہجوم نہ تھے جیسا قبل ازین خیال تھا۔

پولو ٹورنمنٹ

۵-جنوری- دہلی قطبی پولو ٹورنمنٹ مین دوشنبہ کے روز الور اور پانچوین ڈریگون گارڈ مین بازی ہوئی- گروہ الور مین ایک موتی لال اور دوسرے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب اور تیسرے کپتان بی-ایل بینکنٹ اور چوتھے راو راجہ امر سنگھ تھے اور ڈریگون گارڈ مین ایک ایم-سی-بی ہارنڈی اور دوسرے مسٹر جی-بی لیمینٹ اور تیسرے کپتان تھیولفڈ اور چوتھے مسٹر سی-ایف ہنٹر تھے-

اول چکر- پانچ منٹ کے کہیل کے بعد دربار کی جانب سے ایک گول ہوا- اس کے بعد میدان کے ادہر ادہر کہیل ہوا کیا- الور کے ایک گول کا اسکور رہا-

دوسرا چکر- الور نے گول کی جانب دو گیند مارے مگر یہ بہک کر اور جانب گئے- اس کے بعد دربار کی طرف سے ایک عمدہ رن ہوا- اور اس نے ایک گول قایم کیا اور الور کے دو گول اسکور رہے ہو

تیسرا چکر- چوتھے ڈریگون گارڈ نے بہت کچھ زور دیا اور بہت عمدہ رن ہوا- دربار الور کے خلاف ایک طرف گیند پہینکا گیا مگر الور نے اسکے مقابلہ مین زور سے گیند مارا اور ایک ضمنی گول حاصل کیا پھر اس کے بعد بڑی تیزی سے کہیل ہوا کیا- چوتھے ڈریگون گارڈ نے دو مرتبہ اپنے تئین خوب بچایا- الور کے دو گول اور ایک ضمنی کا اسکور ہوا-

چوتہا چکر- چوتھے ڈریگون گارڈ کا رن بہت عمدہ ہوا مگر یہ گول نہ بنا سکا لیکن آخر وقت تک چکر مین اچھا رہا- اسوقت الور نے تیسرا گول بنایا- الور کے تین گولون اور ایک ضمنی کا اسکور رہا-

پانچوان چکر- چوتہا ڈریگون گارڈ خوب کہیلا اور ایک ضمنی گول بنایا- گول کے روبرو جو کوشش ہو رہی تھی اس مین کپتان تھیولفڈ کو ایک سخت واقعۂ ناگہانی پیش آیا- کپتان رکیٹ کے ٹٹو کا گال ان کی ران سے ٹکرایا جس سے ران زخمی ہوئی- زخم پر پٹی باندھنے کے لئے بازی روک دی گئی پٹی بندھنے کے بعد انہون نے بہادری سے پھر کہیلنا شروع کیا- ہنٹر نے نہایت خوبی سے رن کیا-

اس کے بعد موتی لال نے نہایت عمدگی سے گیند مارا۔ دربار نے رن کیا اور گیند ستون سے ٹکرایا اور ایک ضمنی حاصل ہوا۔ چوتھے ڈریگون گارڈ کا بھی نہایت عمدہ رن ہوا اور اس نے ایک گول حاصل کیا اسپر تعریف کا نعرہ بلند ہوا قریب تھا کہ یہ اسکور حاصل کرسے اب اسکور کی یہ تعداد تھی - الور چار گول اور دو ضمنی اور چوتھا ڈریگون گارڈ ایک گول اور ایک ضمنی -

چھٹا چکر- الور نے ایک گول حاصل کیا - موتی لال کے عمدہ رن کو متھیو لٹو خوب بچایا۔

ساتوان چکر- الور نے چھٹا گول حاصل کیا - اس وقت کے ڈریگون گارڈ نے ایک عمدہ رن کیا اور ایک گیند گول مین مارا- الور کے چھہ گول اور دو ضمنی اور چوتھے ڈریگون گارڈ کے دو گول ایک ضمنی اسکور رہوا-

۵ - جنوری - دہلی - انٹرنیشنل پولو ٹورنمنٹ مین بیکانیر و جودھپور مین جو بازی کھیلی گئی اس کی تفصیل یہ ہے -

پہلا چکر- جودھپور کے گروہ نے گیند کا پیچھا کرکے فوراً گیند مارا جس سے گول پیدا ہوا بیکانیر کے گروہ نے بھی گیند مارنا چاہا مگر نہ لگا سکا - مہاراجہ بیکانیر نے خوب رن کیا اور ایک گول حاصل کیا ایک گول اسکور ہوا۔

دوسرا چکر- جانبین سے خوب کھیل ہوا تا وقتیکہ بیکانیر گول کے روبرو گیند سے چوک گیا دھونکل نے اسکور کیا اور تھوڑی دیر بعد ایک اور گول کیا پس جودھپور کے تین گول اور بیکانیر کا ایک گول اسکور رہوا-

تیسرا چکر- جودھپور کی طرف سے ایک رن ہوا- اور ایک ضمنی گول حاصل کیا گیا اور بیکانیر کے گروہ کو اس وقت تک قابو مین رکھا تا آنکہ مہاراجہ صاحب نے گیند مارا مگر گیند غلط راہ گیا-

چوتھا چکر- جودھپور خوب کھیلا - اس نے ایک ضمنی اور اسکے تھوڑی دیر بعد ایک گول حاصل کیا- جانبین سے نہایت عمدہ کھیل ہوا - جودھپور کے چار گول اور دو ضمنی اور بیکانیر کے ایک گول اسکور ہوا

پانچوان چکر- دھونکل نے نہایت عمدہ رن کیا جس سے جودھپور کے لئے ایک گول حاصل ہوا-

گروہ بیکانیر گیند کے پیچھے جھپٹا اور گیند مارا مگر گول کے روبرو گیند روک لیا گیا۔ جودھپور کے پانچ گول اور دو ضمنی اور بیکانیر کا ایک گول اسکور ہوا۔

چھٹا چکر۔ جودھپور کے خلاف ایک جانب سے گیند مارا گیا۔ دانوکل نے خوب عمدہ رن کر کے ایک گول اور اس کے بعد ایک ضمنی حاصل کیا مگر بیکانیر کے گروہ نے ایسا عمدہ گیند مارا جو دور تک گیا۔ اور اس نے ایک ضمنی حاصل کیا۔ جودھپور کے چھ گول اور چار ضمنی اور بیکانیر کا ایک گول اور ایک ضمنی اسکور ہوا۔

ساتوان چکر۔ اولاً نہایت تیزی کے ساتھ کھیل ہوا۔ خصوصاً بیکانیر کی جانب سے اور آخرکار جودھپور نے دو اور ضمنی حاصل کئے اور چھ گول اور پانچ ضمنی سے بمقابلہ ایک گول اور ایک ضمنی کے جیتا مہاراجہ صاحب جودھپور ناسازی مزاج کے سبب سے نہین کھیلے اور انکی جگہ بجی قایم ہوا۔

دربار تاج پوشی

۷۔ جنوری۔ دہلی۔ کل شب کا جلسۂ رقص فی الحقیقت ایسا تھا جیسا کبھی ہندوستان مین نہین ہوا یہ امر بوجہ کثرت موجودین و ناموراشخاص کے تھا جنکی تعداد تقریباً تین چار ہزار ہوگی۔ دیوان عام اور اس کی صحنچیان مثل پرانے دیوان کے تیار کی گئی تھین۔ یہ مکان مقناطیسی قوت کے لیمپون سے بقعۂ نور معلوم ہو رہا تھا بعض لمپ ایک ایک تھے اور اکثر کئی کئی تھے یہ نہایت خوشنما ترتیب سے نصب کئے گئے تھے جس سے نہایت ہی عمدہ کیفیت تھی۔ سنگی فیلپائے اور محرابین اور چھتین روشن ہوگئی تھین اور اس سے کمرے مین نہایت عمدہ کیفیت تھی۔ دنیا کی کسی عمارت مین ایسی عمدگی نہ پیدا ہوئی ہوگی جیسی یہان تھی۔ فیلپایون اور محرابون کی یہ کیفیت ہوگئی تھی کہ دور سے سب ایک نظر آتے تھے۔ مسند بھی نہایت ہی صنعتی طریقہ سے تیار کی گئی تھی اس کمرے مین کوئی چیز ایسی نہ تھی جو کاواک معلوم ہوتی ہو۔ مقناطیسی روشنی مین بہت سے لوگ ادھر ادھر پھر رہے تھے جنکی پوشاکین ایک سے ایک عمدہ تھین اور عمدہ عمدہ جواہر پہنے در مختلف رنگ کی وردیاں پہنے ہوئے تھے۔ اس کی وجہ سے قابل دید عمدہ رنگ آمیزی پیدا

ہو ئی تہی اور ویسیرائے کے مدعو بہت سے رؤسا کی موجودگی سے لطف مزید پیدا ہوگیا تہا کیونکہ یہ پوری پوری پوشاکین زیب تن کئے تہے اور جو جواہر وہ خود پہنے یا انکی پوشاکون مین نصب تہے وہ گویا کان جواہر تہے۔

دس بجے تک دیوان عام مین بہت بڑا مجمع ہوگیا تہا۔ اس وقت خاص دروازے کے باہر جہان برٹش گارڈ آف آنر صف بستہ تہا ۹ بجے اس سے ویسیرائے اور شاہی گروہ کے داخلہ کی اطلاع ملی۔ اس وقت ایک راستہ پیدا ہوا اور ایک جلوس قایم ہوا۔ وا ئسیرائے کے ساتھ ڈچز کیناٹ اور ڈیوک آف کیناٹ کے ہمراہ لیڈی کرزن تہین۔ یہ اپنے اپنے پرسنل اسٹاف سمیت مسند کی جانب گئے۔ تہوڑی دیر کے بعد ناچ شروع ہوا سب سے پہلے جلوسی ناچ کدرل ہوا جس مین تمام خاص خاص اشخاص شریک تہے۔

اسکے بعد بائیس قسم کے ناچون کی فہرست تہی جو ناچے گئے ویسیرائے کا بینڈ اور مجموعی بینڈ باجے تہے جن مین عمدہ و منتخب باجے والے تہے۔ یہ لوگ کمرے کے جانبین کی دونون صحنچیون مین تہے یہ باجہ نہایت ہی عمدگی کے ساتھ بجا۔

گیارہ بجے دیوان خاص مین سپر کہانا لگایا گیا۔

نصف شب کے تہوڑی دیر بعد ڈیوک و ڈچز روانہ ہوئے۔ ایک بجے پندرہ منٹ پر ویسیرائے اور لیڈی کرزن روانہ ہوئے۔

پہر بار قومی دعائیہ گت بجی اور جلوس قایم ہوا۔

تین بجے تک ناچ ہوا کیا۔ کرنل بارنگ اور بہت سے افسران اسٹاف اور ویسیرائے کے ذاتی مہمان اور کیمپ کے لوگ شریک ہوئے کیمپ کا انتظام نہایت عمدہ تہا۔

دیوان خاص بہی دیوان عام کی طرح وسیع کیا گیا تہا۔ اور طعام سپہ اسی مین ہوا تہا یہ کمرہ اپنی خوبصورتی مین بےمثل تہا کیونکہ سفید سنگ مرمر پر سنہری تحریر نہایت ہی عمدہ تہین یہان مقناطیسی روشنی کمرہ رقص کی نسبت اور ہی پیرا اثر تہی دیوارون اور چہت پر روشنی کی

ایسی پڑتی تہی کہ انپر نگاہ نہ ٹہیرتی تہی کوئی شخص اس سے زیادہ پر لطف مقام کی امید نہیں کر سکتا جو سفید زمین پر پتھر کے نازک نقش و نگار بخوبی ہویدا تہے۔ جس شخص نے اس دیوان خاص کو دیکہا ہے وہ اس خوبصورت و خوشنما مقام کو ہمیشہ یاد رکھیگا۔

مارچ پاسٹ و جلوس

۷۔ جنوری۔ دہلی۔ آج رؤساء کے ہمراہیون اور اہل عملہ کا مارچ پاسٹ اور جلوس تہا۔ انتظام ہوا تہا کہ یہ کارروائی احاطہ دربار مین ہو تاکہ لوگ ان عجیب و غریب لوگون کو اچہی طرح دیکہ سکین جو جلوسی مواقع پر ہندوستانی رؤساء کے ہمراہ ہوتے ہین۔ آج اس احاطہ مین ویسی کشمکش نہ تہی جیسی یکم جنوری کو تہی مگر ساڑہے گیارہ بجے تک تقریباً دس ہزار آدمی جمع ہوگئے ہونگے۔ اس وقت لارڈ و لیڈی کرزن اور ڈیوک و ڈچز کیناٹ مع اپنے اپنے پرسنل اسٹاف افسرون کے تشریف لائے اور مسند پر نشست کی۔ ساڑہے دس بجے سے موجود بینڈ باجہ مختلف گیتن بجایا کیا۔ جون ہی ہز اکسلنسیز اور ہز رائل ہائنسیز آئے فوراً ہی قومی دعائیہ گت بجائی گئی۔ اسکے چند منٹ کے بعد ہمراہیان و اہل عملہ رؤساء ہر یہ کے طریقہ سے اس طرح آگے بڑہنے لگے مسند ان کے دست چپ کی طرف تہی اس کا دورہ کرکے باہر چلے گئے۔ میجر ڈنلاپ اسمتھ نے ان کی جمعیت کا انتظام کیا تہا اور بریگیڈیر جنرل اسٹوارٹ بیٹسن نے تین ہزار امپریل سروس فوج کو باہر کے راستون کے انتظام اور اس رقبہ کے وسطی حصہ کے پہرہ چوکی کے لئے مقرر کیا تہا۔ انکا یہ انتظام کامل تہا۔

رؤساء کے ہمراہیون اور اہل عملہ کی قواعد مین درجہ کا لحاظ نہین رکہا گیا کیونکہ جو ریاستین فاصلہ پر ہین ان کے لوگ اس خیال سے کہ اچہے وقت پر واپس چلے جائین وقت سے پہلے آگئے تہے اور اس امر کی اطلاع دیدی گئی تہی کہ ہر رئیس کے اہل عملہ کا جلوس ویسا ہی ہوگا جیسا ہر تقریب اور تہوار مین اس کے دار الصدر مین ہوا کرتا ہے۔

یہ لوگ مندرجۂ ذیل انتظام کے ساتھ گزرے۔

ریاستہائے بمبئی۔ ریاست میسور۔ ریاست بڑودہ۔ وسط ہند۔ ریاست ہائے راجپوتانہ۔ ریاست ہائے ممالک متحدہ

ریاست کشمیر دربہا۔

یہ سب لوگ چالیس ریاستون کی طرف سے تھے سب سے پہلے ریاست کولہاپور کے لوگ تھے آگے کے ہاتھی کی سونڈ اور ستاک سرخ و سبز رنگون سے رنگی تہی۔ یہ لوگ صحن مین آئے ان کے ہاتھی کے ہودے پر سنہرا نشان تہا اور رگلر لانسر کے سوارون کی وردیان سرخ رنگ کی تہین اور پیدل فوج کی سبز وردیان اور سرخ پگڑیان تہین۔ یورپین باجون کا بینڈ مارچ کی گت بجاتا جاتا تہا۔ انکو دیکھکر سب تماشائیون نے خوشی کا نعرہ مارا۔

دوبہ تک یہی کیفیت رہی۔ صحن دربار مین خوشی کے نعرے پر نعرے اور باجے کی آواز سنائی دیتی تہی یہ باجہ مختلف قسم کا تہا۔ بعض مشہور گتین بجتی تہین مگر ہندوستانی دیہاتی باجون اور بانسریون کا عجیب بھداپن تہا کبھی کبھی بیگ پایپ باجون کی آواز سننے مین آتی تہی اور کبھی نرسنگھون اور ہندوستانی ڈھولون کی عجیب قسم کی آواز سنائی دیتی تہی۔ اکثر مرتبہ ایسا شور غل ہوتا تہا کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تہی مگر جب ہاتہی اور کوتل گھوڑے اور اونٹ اور رسالے اور پیدل پلٹنین اور برچھی بردار اور عصا بردار اور سواریون کے جوڑے اور گارد کے سپاہی اور گاڑیان اور رتھ اور حیرت انگیز سواریان جن مین ہاتھی جُڑے ہوئے تھے گزر رہی تہین تو یہ آوازین نہایت موزون معلوم ہوتی تہین کبھی مینڈ باجون سے چٹپٹی گتین بہی سننے مین آتی تہین۔ تماشائی تعریف کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ جسقدر ہاتھی سامنے سے گزرے ان کا شمار ممکن نہ تہا۔ ان مین ایک سے ایک زیادہ سجا ہوا تہا ان پر نہایت عمدہ جھولین پڑی ہوئی تہین آج یہ اس روز سے بھی زیادہ اچھے معلوم ہوتے تھے جس روز داخلہ دلیسرائے ہوا تہا اور ان کا جلوس گزرا تہا۔ بہت سے ہاتھی جب مسند کے قریب سے گزرے تو انہون نے سلام کا اشارہ کیا اور دتیا کے ایک ہاتھی کے فیلبان نے ہاتھی کو صرف اسکے پچھلے پائون سے کھڑا کر دیا۔ یہ کارروائی ایسی مشکل تہی جسپر سب نے تعریف و خوشی کے نعرے بلند کئے۔

ریاست ریوان کی ایک گاڑی کی صورت بُل کے پہیے کی۔ ایسی تہی۔ اسپر شوخ اور سنہرا رنگ

سہرا اہوا تہا۔ اس مین دو ہاتہی جُڑے ہوئے تہے جو اسکو کہینچے لئے جاتے تہے مگر جب چار ہاتہیون کی ایک گاڑی آئی تو اس کی عظمت وشان بالکل نہ رہی یہ دو درجے کی گاڑی تہی اس کی ساخت مشرقی گنبد کی طرح تہی۔ اس کی کہڑکیون مین شوخ رنگ کے پردے پڑے ہوئے تہے ان پردون مین جو اہل عملہ بیٹھے ہوئے تہے انہون نے سلام کیا۔

جن رنگون سے ہاتہیون کی سونڈین رنگی گئی تہین وہ ایسے رنگ تہے کہ اگر بہت سے مصور بھی نوکر رکھے جائین تو ایسے رنگ پیدا کرنا دشوار ہے یہان تمام ہندوستان کے عمدہ سے عمدہ ہاتھی موجود تہے۔ مہاراجہ صاحب بنارس کے پندرہ ہاتھی تھے جو سب دیکھنے کے قابل تہے۔ اندور سے بہی دو نمودی ہاتھی آئے تھے۔ ریاست نابہہ نے ایک ہاتھی بہیجا تہا۔ جسکے دانتون مین روشنی کے جہاڑ آویزان تہے۔ اس ریاست سے کچھ بازدار بھی آئے تھے جنکے ہاتھون پر باز بیٹھے تھے اُنکے پیچھے تازی کتے تہے۔

جیسا مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ سب سے پہلے ریاست کوہلاپور کے لوگ آئے تھے۔ اس کے بعد کچھی لوگ آئے مین نے یہان لوگون کو کڑیون کا زرہ بکتر پہنے دیکھا جنہین دیکھکر نعرۂ تعریف بلند کئے گئے۔ اورجب راجپوتانہ کے لوگ اسی طرح آراستہ وپیراستہ گزرے اس وقت بہی نعرۂ تعریف مارا گیا۔ اس کے بعد چار شخص اسٹلٹون پر (یہ لمبی لمبی لکڑیان ہوتی ہین جس مین پانون رکہنے کی جگہ ہوتی ہے اوران پر لوگ چلتے ہین) آئے جو تلوارون اور ڈہالون سے مسلح تھے یہ کچھی لوگ تھے اور مقام شحر ومقام مکلہ سے عرب و افریقہ کے رنگرسپاہی آئے جو اپنی رنگارنگ پوشاکون اور پگڑیون کے سبب سے تصویر کہینچنے کے قابل تھے مگر بلندی ہند کے لوگ ان سے بہت کم واقف ہین۔ بڑودہ کی سونے اور چاندی کی توپین مع چھڑپیون کے تہین ان مین خوبصورت بیل جُڑے ہوئے تہے۔

بھوپال کا سبز نشان نہایت نمودکا تہا۔ دتیا کا ایک ہاتھی زرہ بکتر پہنے اورآہنی ہودہ کسے ہوئے آیا یہ ہاتھی بڑا جنگجو معلوم ہوتا تہا۔ ریوان کا ایک شخص زرہ بکتر پہنے ایک چہوٹے سے ہاتھی پر

سوار تھا - اس کی صورت نہایت ہی غضب ناک تھی - جیپور کے مختلف رنگوں کے نشان کی طرف نظر
خوب دوڑتی تھی اور ریاست بوندی کے زرد وردی کے لانسر اور بیکانیر کے سوار کڑیوں کی زرہ بکتر
پہنے ہوئے اور کشنگرہ کے سوار جو اپنے گھوڑوں کے زینوں پر کھڑے تھے اور سوزنی کے انگرکھے
گھٹنوں تک پہنے اور پٹیالہ کے رگلر سپاہی عمدہ عمدہ وردیاں پہنے تھے اور بیشمار باڈی گارڈ جو طرح
طرح کی شوخ رنگوں کی وردیاں پہنے ہوئے تھے سب کے سب روبرو سے گزرے نشان پھریرے
اور ریاستوں کے تمام ماہی مراتب نمایاں کئے گئے اور نرسنگے اور ڈھول تاشے بجائے گئے انکے
روبرو سے گزرنے والوں اور دیکھنے والوں میں باہم اتفاق تھا سب خاموشی کے ساتھ دیکھا کئے
فن شہسواری ظاہر کئے گئے اور سواروں نے اپنے اپنے گھوڑوں کو اس طرح کدایا پھندایا کہ دیکھکر
حیرت ہوتی تھی - اور کے دو کرتبی شخص نہایت عمدہ تھے جنھوں نے اپنے گھوڑوں کو اس قدر الف
کیا تھا کہ عمودی صورت پیدا ہوگئی تھی - ریاست ہائے شان و بہار کے سپاہی جنگی پوشاکیں اور
ٹوپیاں اور چھتریاں عجیب و غریب تھیں انہیں دیکھکر لوگوں نے خوشی کے نعرے مارے اسی طرح
جب لداخ کے لوگ خوف ناک چہرے چڑھائے ہوئے آئے تو نعرہ بلند ہوا - کوٹہ کے ناگے بھبوت
ملے روبرو سے گزرے - ہر شخص ڈہال تلوار یا پھری گتکے سے پٹہ بازی کے فن دکھاتا ہوا گزرا اگر اہل
ختک کی پٹہ بازی کے سامنے جس سے شمالی مغربی سرحد پر لوگ بخوبی واقف ہیں ان کا یہ فن بحقیقت تھا
منجملہ اور عجیب و غریب ہیئت کے لوگوں کے ناچھ کا ایک سفید ڈاڑھی والا بونا اور کشمیر کے دیوزاد
شخص تھے - بیان ہی کہ ان کا قد آٹھ فیٹ کے قریب ہے اور بیشک پگڑیوں میں ان کا قد اسی
قدر معلوم ہوتا تھا - یہ لوگ اخیر میں آئے تھے ان کی صورت دیکھکر جو جوش پیدا ہوا تھا وہ ہنوز ختم
نہیں ہوا تھا کہ سب کے آخر میں گلگت اور یاسین کے لوگ روبرو سے گزرے -

ویسرائی گروہ جس طریقہ سے آیا تھا اسی طرح رخصت ہوا اور جو لوگ صحن دربار میں بیٹھے ہوئے تھے -
وہ بھی روانہ ہوئے اور رئیسوں کے ہمراہی بھی اپنے اپنے کیمپوں کی جانب گئے -

اس تمام جلوس میں سب طرح کی کامیابی ہوئی صرف ایک مرتبہ اس وقت میں دقت پیش آئی تھی

جب ایک گاڑی کی سبزہ جوڑی مین ایک گھوڑا کچھ بھڑکا اور چار یا پانچ منٹ تک راستہ بند رہا مگر کوئی واقعہ نہین ہوا - اور لوگون کو رئیسون کے عملہ کا جلوس دیکھکر نہایت خوشی حاصل ہوئی - ان لوگون کا روبرو سے گزرنا نہایت دلاویز تہا جس سے ظاہر تہا کہ اہل ہندوستان کی عادات مین کس طرح کا تغیر و تبدل ہو رہا ہے مگر اسپر بھی بہت سی ہندوستانی ریاستون مین پرانا رواج اور آلات جنگ اور قدیم ملبوس موجود ہی لیکن یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ رگلر فوج کی حالت مین بہت اصلاح ہوئی ہے اور شاید یہ اس وجہ سے ہے کہ یہ فوج امپریل سروس فوج مین بھرتی ہوئی ہے اکثر رگلر سپاہیون کی وردیان عمدہ عمدہ تہین - کچھ رگلر رسالے نہایت خوبی کے ساتھ روبرو سے گزرے اور رگلر پیدل فوج کے قدم اٹھانے مین بھی ایک خوبی تھی مگر ابھی تک پرانی ٹوپی دار بندوقون اور کاربینون اور توڑہ دار بندوقون سے مسلح ہین - برچھی اور تلوارین تو بدلتی نہین یہ آج بھی ویسی ہی ہین - جیسی پانچسو برس ادہر تہین لیکن جس قدر زمانہ گزرتا جائے گا - اُن لوگون کی تعداد کم ہوتی جائیگی ہان ریاستون کے تہوارون اور جشنون مین لوگ پرانے قسم کے اسلحہ لگا کر اور زرہ بکتر پہنکر شریک ہوا کرینگے - مگر اس بات کی صحیح پیشینگوئی ہو سکتی ہے کہ جس طرح آج یہ ہزارون آدمی جمع ہوئے تھے اس طرح کسی آیندہ موقع پر نہ جمع ہونگے - ہان ہاتھی بدستور قائم رہینگے - کیونکہ یہ مشرقی جانور ہین اور سرکاری جلوسون مین ان کی مشارکت نہایت ضروری امر ہے اگر یہ بالکل مفقود ہو جائین تو ہمکو افسوس ہوگا کیونکہ زمانۂ دربار مین اِنکے ہودون اور ان کی جہولون اور انکے زیور سے جلوس مین نہایت زرق برق کیفیت پیدا ہو گئی تہی اور ان سے مشرقی لطف حاصل ہوا تہا -

قواعد دربار دہلی

۸ - جنوری - دہلی - آج صبح کو تمام فوج مجتمعۂ کیمپ کی قواعد ہوئی - چونکہ موسم نہایت اچھا تہا اور کچھ کچھ ٹھنڈی ہوا چل رہی تہی اس وجہ سے قواعد نہایت کامیابی کے ساتھ ہوئی اور دو تین دن ہوئے بارش جو ہوئی تہی اس سے گرد و غبار بالکل دبگیا تہا گو کسی قدر گرد و غبار اڑا مگر سلامی کے نشان کے قریب میدان صاف تہا اور فوجی نقل و حرکت اچھی طرح نظر آتی تہی - اور

استقبالی قواعد مارچ پاسٹ کے بعد نہایت وسیع میدان مین چھڑ کاؤ بھی کر دیا گیا تھا اور اُس اسٹینڈ کے روبرو جہان تماشائی موجود تھے بہشتیون کا ایک چھوٹا سا غول چھڑکاؤ کر رہا تھا۔ خاص خاص ہندوستانی رئیسون۔ سول افسرون۔ وئیسرائے کے مہمانون اور عام مہمانون کے جو مختلف مذاہب و اقوام کے تھے کئی ہزار تماشائی تے اور خاص ہندوستانی تماشائی کثرت سے تھے حالانکہ قواعد کا میدان کئی میل تک تھا۔ تعداد مین فوج تیس ہزار کے قریب تھی اس مین حفاظت میدان کی فوج شامل نہین ہے۔

امپیریل سروس فوج۔ چار ہزار چار سو بیس۔

والنٹیر فوج۔ آٹھ سو ساٹھ

یہ تمام مقامی فوج سب قسم کی فوج مین سے تھی اور چار ون کمانون کی فوج بھی موجود تھی فوج پنجاب بکثرت تھی۔ اس کے بعد فوج بنگال

ہر قسم کی برٹش فوج نہایت ہی عمدہ تھی کیونکہ اس فوج مین بیشتر سپاہی موسم برداشتہ تجربہ کار تھے جن مین سے اکثر جنگ جنوبی افریقہ مین موجود تھے یہ تمغے لگائے ہوئے تھے جن مین چھ چھ سات سات کلاسپ تھے۔ یہ اس امر کی شہادت تھی کہ یہ لوگ کس قدر جنگون مین شریک ہو چکے ہین ہندوستانی فوج کی حالت بھی نہایت عمدہ تھی اور وہ اس قابل تھی کہ ہر مقام پر بھیجی جا سکتی تھی۔ امپیریل سروس فوج سے ظاہر تھا کہ چند سال کے عرصہ مین کسقدر اسمین ترقی ہوئی ہے اور اب یہ فوج کس کس عمدگی کے ساتھ آراستہ و پیراستہ ہے

والنٹیر فوج کا ایک چھوٹا سا منتخب گروہ تھا اور انھون نے اپنی اپنی پلٹنون کی ناموری خوب قایم کی تھی۔

رؤسائے ہند کا حیرت انگیز جلوس

ہمارا نامہ نگار دہلی سے ۷۔ جنوری کو لکھتا ہے کہ بیالیس ہندوستانی اور برہما کے رؤسا کا جلوس مع انکے عملہ کے آج صبح کو وئیسرائے اور ڈیوک آف کناٹ کے سامنے سے گزرا۔

یہ جلوس نہایت پر لطف تہا اس کے گزرنے مین
اڑہائی گھنٹہ صرف ہوئے۔

"سب سے پہلے ریاست ہائے صوبہ بمبئی
کے لوگ تھے ان مین سب سے اول ریاست
کولہاپور کا جلوس حسب ذیل تہا۔

ریگولر سوار	بیس
سرخ وردی کے پیدل	ایکسو بیس

اسکے بعد ریاست کچہہ بھج کے لوگ اس
زینت سے نکلے ہاتھی مع نشان۔ ایک
پیدل سپاہی مع بینڈ ترانوے
ان کے پاس خمدار تلوارین تہین جن کے
مخملی میان تھے اور گول گینڈے کی ڈہالین تہین
جو نہایت شفاف تہین۔

اونٹ	بارہ

ان پر باجہ والے۔ نشان بردار اور زنبوردار تھے
ہر اونٹ پر دو دو آدمی سوار تھے ان کی پوشش
سرخ تہی باجہ والے چھوٹے ٹرمپٹ اور
بڑے بڑے بل کہائے ہوئے نرسنگھے اور لمبی
لمبی ترہیان بجاتے تھے جو سب چاندی کی تہین

ریگولر بادی گارڈ	چودہ سپاہی

انکے پاس لمبی لمبی بیج کی بندوقین تہین
انکے کمر بند مین نقرئی یا رو دو ان نقرئی گویون کے
توسدان اور نقرئی قبضہ کی چہریان لگی ہوئی تہین
نہایت ہی عمدہ آراستہ کوتل گہوڑے اور زنبان بردار ۵
گرہون کے زرہ بکتر پہنے ہوئے سپاہی۔ ۲۰
ان مین بعض بعض سپاہی گینڈے کے جوتے پہنے
ہوئے تھے ایک نہایت خوبصورت اور نہایت آراستہ
رتھہ تہا جسمین بیل جتے ہوئے تھے اور ان کے
سینگ سونے سے منڈہے ہوئے تھے
چار مسلح سپاہی اسکاٹ (یعنی پاسبان) ہمراہ
تھے۔ یہ اسکاٹ رنگین اور پندرہ فیٹ بلند تھے
دو پالکیان تہین جنکو کہار اٹہائے ہوئے تھے
اور انکے ساتھ مشعلچی بہی تھے۔
عرب گارد کے سپاہی بتیس تھے ان کے آگے
آگے ایک مسن شخص تہا جسکی ڈاڑہی سرخ
مخضب تہی اور سونے کی کمانی کی عینک لگائے
ہوئے تہا۔ انکے پاس چھوٹی چھوٹی ڈہالین تہین
یہ گاتے ہوئے گزر رہے تھے۔

ہاتھی۔	تین
باجہ والے۔	دس
اونٹ مع نشان	دس
مسلح گارد	ایک

اردلی کے سپاہی — ستّر

یہ مسلح تھے اور ان کے پاس نشان اور ماہی مراتب تھے اور نقرئی عصا لئے ہوئے تھے۔

ہاتھی۔ — ۵

باڈی گارڈ کے سپاہی۔ — ۴۵

ریاست خیرپور کا جلوس اس طرح تھا۔

ہاتھی — ایک

باجہ والے — ۲۰

ریگولر پیدل سپاہی جو مثل ریگولر سپاہیون کے تھے ۵۴

گھوڑ چڑھے ریگولر سپاہی جنکے غرارہ دار پاجامہ تھے ۱۳

سلطان شحر و مکلا کا عملہ حسب ذیل تھا۔

ریگولر سپاہی — ۴۶

حبشی اور باجہ والے — ۳۹

یہ لوگ نہایت ہی سیاہ تھے اور انکی وردی سُرخ و زرد تھی۔ انکے پاس لمبی لمبی دمشقی بندوقین اور نقرئی کپیان تھین آگے آگے سبز و سرخ نشان لئے ہوئے لوگ تھے۔ یہ پٹہ بازی کرتے ہوئے اور باجہ والے بانسلیان بجاتے ہوئے جاتے تھے۔ موٹے موٹے انگلش بوٹ پہنے تھے۔

باجہ والے اور نشان بردار — ۲۸

یہ چھیون کی انیون پر سبز مخملی غلاف چڑہا ہوا تھا

پیادہ سپاہی مع عرب باجہ والون کے — ۴۶

یہ نقارون پر گاتے اور چھریان ہاتھون مین لئے ہوئے اور پیترے بدلتے ہوئے جاتے تھے۔

گھوڑ چڑھے ریگولر سپاہی — ۱۲

انکے بعد میسور کا جلوس تھا۔ اسکے بعد ایک سونے کی توپ چاندی کے پہیون پر ا ۲ چاندی کی توپ سونے کے پہیون پر تھی جو بڑودہ کی تھین۔

وسط ہند کی ریاستون مین سب سے پہلے گوالیار کا عملہ اس طرح تھا۔

سوار باڈی گارڈ۔ — ۴۸

چوبدار اردلی اور برچھے والے — ۳۷

یہ برچھے والے گھوڑون پر سوار تھے۔ ان کے ساتھ ایک ایک اردلی تھا جو ان کو چھتریان لگائے ہوئے تھا۔

کوتل گھوڑے۔ — ۲

ہاتھی — پندرہ جنپر بیس آدمی تھے

اس کے بعد اندور یعنی ہلکر کے لوگ تھے۔ ایک تختہ پر روشنائی سے لفظ ہلکر لکھا ہوا تھا جو سب کے آگے آگے تھا۔

کوتل گھوڑے — ۱۲

یہ نہایت ہی خوبصورت سبزہ عربی گھوڑے تھے۔

پیادہ سپاہی اور سواری کے آگے آگے چلنے والے
اور گارد ۔ ترپن
اِنکے ساتھ ایک بینڈ باجہ تہا جنکے لوگ سرخ
یورپین کوٹ سفید پتلون پہنے ہوئے تے ۔ اور
واشنگٹن پوسٹ کی گت بجاتے تھے ۔

ہاتھی ۔	چھ
پالکیان	دو
بیلون کی گاڑی	ایک

اور بھوپال کا حلہ حسب ذیل تہا ۔

باڈی گارڈ سوار ۲۳
انکی برچھیون مین اودے اور سبز پھریرے
تے ۔ انکے ساتھ بانسلیون کا بینڈ باجہ تہا ۔ بینڈ کی آواز
مثل بیگ پائپ کے تھی اور ڈھول تھے جنکو ہاتہون
اور لکڑیون سے بجاتے تھے ۔

رگولر سوار پچپن
انکی زرد و سبز وردیان تہیں ۔
باجہ والے چالیس
باجہ انگریزی تہا ۔

ہاتھی	دو
گھوڑے	چار
سونٹے بردار	دو ۔

سونٹے مثل چھوٹی چھوٹی چھڑیون کے اور پیتل کے
تھے اور جہالر کے گرد چھوٹی چھوٹی گھنٹیان تہین ۔ انپر
شیر اور سنگھ کی تصویر تہی ۔

ریاست ریوان کے حسب ذیل لوگ تھے ۔

ہاتھی مع نشان ریاست تین
انپر نقارہ بھی تھے ۔ ایک ہاتھی پر بانسلی کا
بینڈ تہا ۔

اونٹ چار
رگولر سوار نیلی اور سبز وردی پہنے ہوئے تھے ۱۰۰
رگولر سپاہی ہلکی نیلی وردیان پہنے ہوئے جنکی
سرخ کوٹ تھی دوسو
ریاست کے چنڈول وسکھپال ۔ چار
انکے اردلی اور سونٹے بردار ۔ ایکسو پچیس

ایک سکھپال چاندی کا مثل ڈبکی لگائے بیٹھے ہوئے
جانور کے تہا اور دور سے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ ایک
دیوانہ شیر ہے اسکی پشت پر کرسی تھی ۔ اس کی
آنکھون سے غصہ ٹپک رہا تہا اور اس کی دم اس
طرح اُٹھی تھی کہ اس مین چاندی کی چھتری لگائی گئی
تھی ۔

ایک گاڑی تھی جسمین دو ہاتھی جتے ہوئے تھے
اسکی صورت مثل جرے جنگ گاڑی کے تھی اس کے

پہیئے چھ چھ فیٹ بلند تھے۔

دو جلوسی گاڑیاں تین بن بین گھوڑے جتے
ہوئے تھے اور پوسٹلین کی وردیوں مین نقرئی پوتام تھے

ہاتھی مع ایک بچہ کے — دس

ایک ہاتھی بنے ہوئے پر ایک شخص آہنی خاردار
زرہ بکتر پہنے ہوئے تھا اس کی صورت سپاہی کے
مانند تھی۔ آٹھ گھوڑوں پر امرا اور رئیسا سوار تھے۔
ایک شخص دو مسی ظروف لئے تھا جو بانس کی
بہنگی مین تھے ان مین جمنا کا پانی بہرا ہوا تھا۔
اسکے بعد ریاست اور جہاں کے لوگ حسب ذیل تھے

رگھور سوار — بیس
ہاتھی زرہ بکتر کی جھول پہنے ہوئے — ایک
گھوڑے مع نشان و نقارہ — دو
نشان پر ہنومان کی تصویر بنی ہوئی تھی۔
ریاست کے بہاٹ — دو
جو تاریخی واقعات ریاست یاد دلاتے جاتے تھے
رگھور سوار — بیس
باجہ والے — تیس
یہ اپنی لارہی کی گت بجاتے جاتے تھے۔
پیادہ سپاہی — ایکسو اکتیس
ہاتھی مع نشان و ماہی مراتب — پانچ

ان مین ایک ماہی مراتب مین سونے کا اژدہے کا
سر تھا

باجہ والے ہاتھی پر — سات
یہ ڈھول اور جہانجھ بجاتے جاتے تھے۔
پالکی — ایک
سوار — دس
اونٹ — تین
کوتل گھوڑے — بارہ
نیزہ بردار اردلی۔ سونٹے بردار — بیاسی
ہاتھی — دو۔
اونٹ مع نقارہ — ایک
اسکے بعد ریاست کی سواریاں تھین۔
ریاست وتیا کا عملہ اس ترتیب سے تھا۔
ہاتھی — ایک
جو زرہ بکتر کی جھول پہنے ہوئے تھا اسپر ریاست کا
نشان تاریخی اودا تھا۔
رگھور سوار اور کوتل گھوڑے — چھ
یہ سوار مرزائیوں پر زرہ بکتر پہنے ہوئے تھے۔
پالکیاں — تین
کہار — بائیس
سپاہی۔ اردلی باجہ والے۔ — سترہ

باجہ والے جان پیل کی گت بجا رہے تھے۔

ہاتھی	سات

ان مین سے سب سے بڑے ہاتھی نے دلہیر کو سونڈ سے سلام کیا اور مثل گھوڑے کے الف ہوکر تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا۔

شتر سوار	دس
گاڑی	ایک

ریاست دہار کے لوگ اس طرح تھے۔

سپاہی	چوالیس

ان کی صورت مثل غدر کے سپاہیون کے تھی۔ ان کے سرخ کوٹ سفید گول ٹوپیان اور گردن کی حفاظت کے لئے کپڑے کے فلیپ لگے تھے۔

اردلی	گیارہ
ہاتھی	دو۔
مہاوت وغیرہ	چھ
گارد کے سپاہی اور نرسنگھے پھونکنے والے	چودہ
ریگوار سوار	پندرہ

ریاست سمتھر کا جلوس حسب ذیل تھا۔

شتر سوار	۵
ہاتھی مع نشان ریاست	ایک
گھوڑے	۳
باجے والے	۱۵
سپاہی	۵۰
اردلی	۲۷
ہاتھی	۷

باڈی گارڈ سوار ۷۳ - یہ دودہ کی رنگی ہوئی وردی پہنے تھے۔

ریاست چرکھاری کے لوگ۔

شتر سوار مع نقارہ	۷
باجہ والے	۲
سوار باڈی گارڈ سبز وردی پہنے ہوئے	۳۳
کوتل گھوڑے	۵
پالکی	ایک
کہار	۱۰
باجے والے	۲۳

مغربی طرز کا بینڈ - ایک - یہ ایسی گت بجاتا تھا کہ کچھ سمجھ مین نہین آتی تھی۔

سپاہی - ایک سو بیالیس - ان کے پاس لمبی لمبی سونے کے کام کی بندوقین تھین۔

باجے والے - چھ - یہ گاتے اور ستار بجاتے جاتے تھے۔

ہاتھی آٹھ - انکی مستکین نیلی تھین۔

اردلی سپاہی

ریاست راج گڑھ کے لوگ اس طرح تھے۔

گھوڑے سوار نقارچی ایک

ریگل سوار سترہ

سپاہی بیس

کوتل گھوڑے پانچ

سونٹے بردار۔ دس۔ انکے سونٹون پر پہلی
اور گرہ بنا ہوا اور زرق برق جھولون والے ہاتھیون
پر سوار تھے۔

اردلی سپاہی چار

ریاست نرسنگھ گڑھ کا عملہ

سوار مع نقارہ و نوبت و نشان برنگ سرخ۔ تین

مسلح سپاہی سونٹے بردار پینتیس

شتر سوار تین

راجپوت گارڈ چھہ

ہاتھی دو

سوار باڈی گارڈ بیس

راجپوتانہ کی ریاستون مین سب سے آگے
ریاست جیپور کا جلوس تھا۔

ہاتھی۔ ایک۔ اسپر ایک نشان تھا جسپر
سفید۔ سبز۔ زرد۔ سرخ۔ اور سیاہ دھاریان تھین

سوار۔ دو۔ انکے گھوڑون پر ترسول اور نقارے تھے

آراستہ کوتل گھوڑے چھہ

سونٹے بردار۔ ڈھال لگائے ہوئے۔ دس

ہاتھی تین

زرد بکتر پہنے ہوے سوار۔ ساٹھ۔ انکی برچھیون مین
سفید و سرخ جھنڈیان تھین اور ان کے بوٹ کانپور کے
بنے ہوئے تھے۔

ریاست جودھپور۔

آراستہ گھوڑے بارہ

ریاست بوندی۔

ہاتھی۔ ایک۔ اسپر زرد رنگ کا نشان رہا تھا۔

بینڈ والے بیس۔

مسلح اردلی۔ ایکسو پچاس۔ انکی وردیان سبز و سرخ
شوخ رنگ کی تھین۔

امرا و رؤسا سوار مع اردلیون کے پندرہ

سوار مع نشان و نقارہ دو۔

باجہ والے مع جھنڈیون کے بارہ

ایک سوار کے پاس رئیس کے واسطے گنگا جل رکھا ہوا
رئیس کو موجود ہونا چاہیئے تھا مگر مین نے نہین دیکھا۔

آراستہ گھوڑے آٹھ۔

مسلح ہمراہی تیس۔

مہاراجہ کا خاص ہاتھی۔ ایک۔ اس کی حفاظت

پچیس باسلح پیادے کرتے تھے۔

برچھی بردار سپاہی	نو
رئیس سوار	چار
انکے ملازمین	آٹھ
سوار	چالیس
ہاتھی مع نشان	دو
ہاتھی	ایک

ریاست بیکانیر۔

ہاتھی مع نشان ریاست	ایک
سوار و نشان ریاست	ایک

سوار۔ تین اپنیر دہونسہ اور ٹرمپٹ تھے

ہر سوار کی خواہش تھی کہ اپنے نقارہ کی آواز دوسری پر غالب رکھے۔

پالکیان	دو

ہاتھی مع نشان۔ دو۔ انکی جہولین مشبک تھین۔ جنکے اندر سے گدا نظر آتا تھا۔

بیلون کا رتھ	ایک
کوتل گھوڑے	دس
سونٹے بردار	پچیس

باجے والے۔ پینتیس۔ یہ نہایت عمدہ گت بجاتے تھے۔

ہاتھی	دو
سوار عمدہ وردیون مین	اکیس
رنگلر سوار سبز نیزہ لئے ہوئے	پچاس
شتر سوار مع زرہ بکتر	پچاس

یہ زرہ بکتر اچھے نہ تھے بوسیدہ فرسودہ تھے اور آنکھ اور ناک کی جگہ سے اکثر بڑھی تھین۔

اردلی	تیس
جلوسی ہاتھی	ایک
سوار مع نشان ونقارہ	دو۔
رنگلر سوار نارنجی وردی مین	تیس
باڈیگارڈ کے سوار	پینتالیس
شتر سوار مع زنبورک	گیارہ
ناگا سپاہی	پندرہ

یہ سب قریب برہنہ تھے اور جسم پر زرد رنگ ملے ہوئے تھے اور مثل شیر کے انکے جسم پر دہاریان تہین ان مین سے دو باہم پٹہ بازیان کرتے جاتے تھے۔ چند کے پاس پہری گنگے تھے۔ بعض کے پاس تلوارین تہیں جو اپنے مقابل کے پاؤن پر مارتے تھے اور وہ تڑپکر زد سے بچ جاتا تھا۔

اردلی اور باجہ والے	ایک سو پینتالیس

یہ بیگ پائپ بجاتے تھے۔

کوتل گھوڑے تین۔

ہاتھی ایک

یہ سونڈ سے چنور جھلتا جاتا تھا۔

پالکی ایک

مسلح رؤسا بارہ

رنگیر سوار دس

انکی برچھیون پر سیاہ سپید نے تھے۔

اسکے سوا ریاست بھرتپور کے لوگ تھے۔

پھر کشن گڈھ کا عملہ آیا جو اس ترتیب سے تھا۔

شتر سوار دو

مسلح سوار باون

رؤسا سوار چار

بعض اپنے گھوڑون کو کداتے پھنداتے جاتے

اور بعض اپنے گھوڑون کے زینون پر کھڑے تھے

کوتل گھوڑے دو۔

باجہ والے اور سونٹے بردار اٹھارہ

باجہ والون کے آگے جو شخص تھا وہ ٹوئیڈ

کے کپڑے پہنے تھا اور سونٹہ لنفرئی تھے۔

رنگیر سپاہی پیلی وردی مین ساٹھ

انکے لیے لیے بھورے رنگ کے لبادے

اور کنٹوپ تھے انکے پاس گینڈے کی ڈھالین تھین

ریاست الور کا عملہ

ہاتھی مع نشان سبز و زرد و سفید و ماہی مراتب ۲۔

مسلح شتر سوار اکیس

انکی سرخ اور نیلی وردیان تھین۔

آراستہ گھوڑے گیارہ

ایک شخص سفید گھوڑے پر سوار تھا اس کے پٹھے اور

دُم سرخ تھی۔ یہ گھوڑا خوب اچھلتا جاتا تھا اور ایک

شترہ گھوڑا دلیسرائے کے سامنے سے گزرا جو صرف

دو پچھلے پانون سے چلتا تھا۔

سپاہی اکتیس

یہ نیلہ وتلین۔ سبز برچھیان اور سونٹے لئے ہوئے

تھے۔

گاڑی ایک

جسمین ہاتھی جتے ہوئے تھے اور اس کی صورت

سرکس کے خیمے کی طرح تھی۔

مسلح سوار دس

یہ زرہ بکتر پہنے اور برچھیان اور چمڑے کی ڈھالین

لئے ہوئے تھے۔

ہاتھی چار

ریاست ٹونک کے لوگ

باجہ والے پانچ

ریگولر سوار　اکاون

باجہ والے　تیس

سپاہی　ایک سو بیس

یہ خالی وردیاں پہنے اور عمدہ عمدہ ریفل سے مسلح تھے۔

ہاتھی　چار

ریگولر سوار　بیس

ریاست دھولپور کا عملہ۔

اس ریاست کے لوگ ہر قسم کے اسلحہ سے مسلح اور ریشمی کپڑوں پر زرہ بکتر پہنے ہوئے تھے

اس کے بعد سروہی کے اور اس کے بعد جھالاوار کے لوگ تھے۔

ہاتھی مع نشان　ایک

اسپر جو لوگ سوار تھے وہ بانسلیاں بجا رہے تھے

آراستہ گھوڑے　بارہ

باجہ والے　اٹھائیس

مگر باجہ محض نمائشی تھا کیونکہ بجتا نہ تھا۔

ریگولر سپاہی　ساٹھ

نشان بردار اور گرینڈیر سپاہی۔　چودہ

جلوسی ہاتھی　ایک

مہاوت وغیرہ　بائیس

گارد وار دلی　سولہ

ہاتھی مع ماہی مراتب　ایک

ریگولر سوار　پچیس

ریاست شاہپورہ کے لوگ۔

ہاتھی مع نشان ونقارہ　دو

سوار مع نشان وغیرہ　دو

مسلح ریگولر سوار　بائیس

یہ زرہ بکتر پہنے اور گینڈے کی ڈھالیں لئے ہوئے تھے

اردلی کے سپاہی　پندرہ

کوتل گھوڑے　دو۔

پیادہ سپاہی مع ماہی مراتب ریاست　تئیس

اس کے بعد سان کے لوگ آئے جو بڑی بڑی گھاس کی ٹوپیاں پہنے ہوئے تھے اور گھنٹہ بجاتے جاتے تھے انکے خدمتگار چھتریاں لئے ہوئے تھے کچھ اور لوگ پانوں اور تمباکو کے ڈبے اور پیکدان لئے ہوئے تھے۔

اس کے بعد ممالک متفرقہ کی ریاستوں کے لوگ آئے

بنارس کا عملہ اس طرح تھا۔

سوار سرخ و زرد وردیاں پہنے ہوئے۔　اکاون

باجہ والے　تیس

یہ چھوٹی بانسلیاں بجاتے جاتے تھے۔

پیادہ سپاہی سرخ دررو وردیون مین - ایکسوتین

ریگولر سپاہی — چہتر

یہہ سونٹون - کاربینون - گرینڈ اور بندوقون سے مسلح تھے -

ریگو سوار — دس

شتر سوار — نو -

ان اونٹون کے پانون مین گہنگہرو تھے -

عمدہ اور آراستہ ہاتھی - تیرہ

ریاست ٹہری گرٹہوال کے عملہ کے لوگ

پیادہ سپاہی - پچاس

ریاست ہائے پنجاب مین لوہارو کا عملہ اس طرح تہا

پیادہ سپاہی مع بندوقون و سونٹون اور برچہیون سے — پندرہ

بیلون کا رتھ — ایک

ریاست مالیر کوٹلہ

پیادہ سبز وردی مین - تیس

یہ سونٹون - برچہیون اور بندوقون سے مسلح تھے

کوتل گہوڑے — آٹھ

جلوسی گاڑی — ایک

ریاست فریدکوٹ -

پیادہ سپاہی مع سونٹون اور برچہیونکے - آٹھ

جلوسی گاڑی - ایک

اس کے گہوڑے سنہری - سبز اور سرخ ساز سے خوب آراستہ تھے -

اونٹ گاڑی — ایک

یہ کمپ سب مین زیادہ نمودار تھی -

باڈی گارڈ سوار — پندرہ

ہاتھی — دو

ریاست نابہہ -

شتر سوار — چہہ

انکے پاس سبز رنگ کی بندوقین تہین -

باڈی گارڈ کے سوار - پچیس -

انپر چہوٹی سرخ جہنڈیان اور نقارہ تھے -

آراستہ گہوڑے — پانچ

ان مین سے ایک گہوڑا احاطۂ دربار مین چہوٹ گیا تہا -

پالکیان — دو -

پیادہ سپاہی سونٹے برچہے اور چہتریان لئے ہوئے — ستائیس

ہاتھی مع نشان ریاست — ایک

ہاتھی مع ہودہ — چہہ

ان مین سے ایک کے دانتون مین جہاڑ لگا ہوا تہا -

جلوسی گاڑی — ایک -

باز — دو
تازی کتے — چھ
پہلوان کا رتھ — ایک
اسکے اندر دو مسلح جنگ آور جوان بیٹھے تھے
اڑہائی فیٹ کا بونا آدمی — ایک
ریاست جہنید۔
سوار مع نشان و نوبت — چار
باجہ والے — پانچ
پیادہ سپاہی — ۴۸-
انکے پاس سونٹے برچھیان اور ماہی مراتب تھے
پالکیان — دو
کوتل گھوڑے — پانچ
ہاتھی — چھ
جلوسی نقرئی گاڑی — ایک
باڈی گارڈ کے سوار — اکیس
اکالی — چھ
یہ مذہبی سپاہی ہین - ایک مالا جپتا جاتا تہا اس مالے کے دانے سیب کے برابر تھے - یہہ دستکر کے پاس چکر تھے۔
ریاست پٹیالہ کے علاوہ کے آگے آگے سکھون کا گرو تہا - یہ نہایت اونچی پگڑی ایک زرکار نیلے کپڑے کی باندھے ہوئے تہا - اور چھوٹے ٹٹو پر سوار اور مسلح تہا - ٹٹو جہانگیریان پہنے ہوئے تہا -
ہاتھی مع نشان و نوبت — دو
ہاتھی — ایک
اسپر سکھون کا گرنتھ صاحب تہا - یہ کتاب ایک زردوزی کام کی گدی پر رکھی ہوئی تھی -
باجہ والے — پانچ
پیادہ سپاہی مع سونٹون برچھیون اور بندوقون کے — اڑتالیس -
مشعلچی — آٹھ
پالکیان — چار
پیادہ سپاہی مع عصا و ماہی مراتب — چھ
عمدہ آراستہ گھوڑے — آٹھ -
ان کے زین پوشون سے سنہری گچھے لٹک رہے تھے
سوار — دو
یہ رئیس کا قالین اور سنگار میز لئے ہوئے تھے -
سونٹے بردار سوار — آٹھ
باجے والے — چھ
چاندی کی گاڑی — ایک
نرسنگھے بجانے والے — دو
باڈی گارڈ سوار سبز وردیون مین — پچیس

جلوس برو ہم گاڑی — ایک

اسکی لالٹینین چاندی کی اور رتہ کے مال تہے

ہاتہی — پانچ

سب سے آخر مین ریاست کشمیر کا عملہ تہا۔

باجہ والے — چہبیس

انکے ساتہہ شیطانی ناچ والے لوگ چہرے لگائے ہوئے تہے بعض چہرے اژدہے بعض شیر کے بعض کتون کے تہے ۔ یہ راستہ بہر کودتے اچہلتے اور تہیر ان ہاتہون مین لئے ہوئے جاتے تہے ۔

پیادہ سپاہی مع بندوقون ۔عصا اور برچہیونکے - اڑسٹہہ

مسلح سوار زرہ بکتر پہنے — پچیس

آراستہ گہوڑے — آٹہہ۔

گلگت اور یاسین کے سوار۔ — پینتیس

ہاتہی — آٹہہ

دیوزاد — دو

ان مین ایک کا قد سات فیٹ آٹہہ انچہ اور دوسرے کا قد آٹہہ فیٹ کا تہا - انکے کاندہون پر بندوقین رکہی تہین - انکے منہ کہلے ہوئے تہے مگر پانون کمزور معلوم ہوتے تہے - گو یہ ابہی نوجوان تہے - انکو دیکہکر رحم معلوم ہوتا تہا -

دربار تاجپوشی

۹ - جنوری - دہلی - آج صبح کوئی سرکاری کام درپیش نہ تہا لہذا اکثر رؤسائے ہند نے اس موقع سے فائدہ اٹہاکر کیمپ کی سیر کی اور اپنے احباب سے رخصت ہوئے - کثیر التعداد مہمان یہان سے روانہ ہوئے اور صوبہ کے کیمپ برخاست ہو چکے ہین - سرکاری پروگرام مین کسی قسم کی تبدیلی نہین ہوئی لہذا ویسرائے کل اثنائے سفر کلکتہ مین دورہ پر روانہ ہونگے - اور اسی وقت ڈیوک اور ڈچز کناٹ بہی سوار ہونگے

آج سہ پہر کو میدان پولو مین بتعداد کثیر مجمع جمع ہوا - شامیانہ اور اسٹینڈ کے نیچے لوگ بہرے ہوئے تہے ہزار ہا برٹش سپاہی اور ہندوستانی تماشائی گرد وپیش استادہ تہے - راجپوتانہ کے رؤسا اور پولٹیکل افسرون نے ایٹ ہوم کا جلسہ دیا تہا اور بہت لوگون کو مدعو کیا تہا ویسرائے کے کیمپ کی سڑکون پر زرہ بکتر پہنے ہوئے سوارون شتر سوارون اور رؤسا کے متعلقین دو رویہ صف بستہ تہے - تین بجے سہ پہر کو گلگت اور ہنزا کی پارٹیون مین پولو کی بازی ہوئی - یہ نہایت پر لطف منظر تہا کیونکہ اکثر کہیلنے والے

ہلکے کپڑے پہنے ہوئے بلکہ اکثر برہنہ سر چھوٹے چھوٹے ٹٹوؤن پر سوار تنے ایک بہت وسیع قطعہ اراضی تختیون سے محاطہ کیا گیا تہا اور دو تپھر لگے ہوئے تھے جنپر چونا پہرا تہا اور یہی گول قرار دئے گئے تھے۔

ہر جانب سات سات کہیلنے والے تھے۔ سب نے گیند کہیلنے مین نہایت ہوشیاری ظاہر کی جو ہاتھ سے پہینکے جاتے اور معلق گیند لکڑی کے آلے سے مارے جاتے تے اس تختہ دار میدان سے ہمالیہ کے سوا نعات کے میدانون کا لطف آتا تہا۔ جہان روزانہ شام کو موسم گرما مین پولو کہیلا جاتا ہے۔ اس کے بعد منی پور کے گروہ نے نہایت عمدگی اور پہرتی کے کرتب کئے فی الحقیقت ایک نہایت لطف خیز سمان تہا کیونکہ اکثر لوگون کو گیند مارنے کا پورا اطمینان تہا اور گیند نہایت سپید ہو جاتا تہا یہ نہایت شوخ رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے تھے اور اپنے پانون کی کامل حفاظت گہٹنون سے ٹخنون تک انہون نے کی تہی اول اول منی پوریون کے گیند کہیلنے سے ہمپر ظاہر ہوا کہ پولو کا مقصد کیا ہے اور اپنی قومی بازیان جو انہون نے کہیلی تہین وہ نہایت دلچسپ تہین۔ ٹٹوؤن پر سوار ہو کر انہون نے یہ کہیل کہیلے تہے۔ ان کے ٹٹو نہایت عمدہ اور اچھی جلت پہرت کے تہے۔ یہ بازی نہایت اطمینان اور سرگرمی کے ساتھ ختم ہوئی۔

ساڑھے تین بجے کے بعد سے دو مختلف مقامات نہایت دلچسپ ہو گئے تہے کیونکہ یہان انٹرنیشنل پولو کی آخری اور فٹ بال کی قطعی بازیان تہین۔ فٹ بال کے دیکھنے کو بہت سے برٹش سپاہی جمع ہوئے تھے اور وقتاً فوقتاً نعرے بلند ہوتے تے۔ جب گارڈن پلٹن اور رائل آئرش ریگل پلٹن کے لوگ جیتنے کی کوشش کر رہے تے۔ نصف وقت مقررہ تک کسی کا کوئی گول نہین ہوا مگر دوسرے نصف وقت مین گارڈن پلٹن کے سپاہیون نے تین گول کئے۔

اول اول پولو کی نسبت خیال تہا کہ الور اور جودھپور دونون برابر رہینگے مگر الور کے گروہ کا اسکور بڑھ گیا اور وہ باسانی بازی جیت گیا۔

ویسرائے اور لیڈی کرزن اور ڈیوک اور ڈچز کیناٹ اور ان کی پارٹی پولین کی چہت کے اوپر سے تماشا ملاحظہ کرتے رہے اختتام بازی کے وقت وہ وہان سے اترے اور ایک ممتاز نشستگاہ مین تشریف لائے جہان جلوسی کرسیان رکہی گئی تہین۔ اور سامنے نقرئی پیالے اور انواع و اقسام کے

انعامات میز پر رکھے تھے جو ان بازیون کے فاتحون کو تقسیم ہونے کے لئے تھے ویسرا ے نے ایک مختصر تقریر کی اور بیان کیا کہ مجھے ان انعامات کی تقسیم سے نہایت مسرت ہوئی اور انہون نے مقابل گروہون کو مبارکباد دی کہ ان بازیون مین برابر دوستی و اتحاد قایم رہا۔

اس کے بعد ڈچز کیناٹ نے انعامات تقسیم کئے۔ مندرجہ ذیل انعامات ذیل کی پارٹیون سے حاصل کئے۔

آلور پارٹی - انٹرنیشنل پولو کپ - پونا ہارس ہندوستانی فوجی کپ -

اور گھوڑے پھندانے مین پانچوان ڈریگون گارڈ جیتا۔

نیزہ بازی مین پندرہوان بنگال لانسرز رسالہ کامیاب ہوا۔

فٹ بال مین گارڈن ہائیلینڈر فتحیاب ہوئے۔

ہاکی مین تینتیسوین پنجاب پلٹن بازی لیگئی۔

سارجنٹ کالنس کا نیورو النٹیر سوارون نے نیزہ کومب کا انعام حاصل کیا جو عمدہ سے عمدہ والنٹیر سوارون یا گھوڑچڑھے سپاہیون کے لئے مخصوص تھا۔

اور جو فوجی لوگ بازیون مین اول ہوئے ان کو لفٹننٹ کرنیل کلیری ہل نے تدریجاً طلب اور پیش کیا۔

جب تقسیم انعام ختم ہوئی تو بحیثیت سرپرست ویسرا ے کے لئے تین نعرہ خوشی مارے گئے۔

راجپوتانہ کے رؤسا اور پولیٹیکل افسرون کی مہمان نوازی قابل توصیف تھی اور تمام تماشائی مہمان نہایت معرف و مداح تھے۔

آج شام کو ڈیوک و ڈچز کیناٹ نے کمانڈر انچیف کے ساتھ دعوت نوش کی بعدہ ویسرا ے شامیانہ مین تشریف لے گئے جہان ویسرا ے نے ہندوستانی رؤسا کو ایوننگ پارٹی دی تھی۔

اسکے بعد عطائے تمغہ کا ایک دربار منعقد ہوا اس مین ویسرا ے نے ہز مجسٹی شاہ انگلستان شہنشاہ ہندوستان کے خاص حکم سے ہز ہائینس نظام کو جی۔سی۔بی۔ کا تمغہ اور میجر جنرل سی۔سی۔ ایجرٹن اور میجر جنرل ای ایل ایسٹ کو کے سی۔بی کے تمغے عطا کئے اور آنریبل مسٹر ولیم اولس کلارک۔ آنریبل مسٹر

ٹیگو بلڈنس ٹریزر۔ لفٹنٹ کرنیل جیمس لوکس واکرسی۔ آئی۔ ای۔ ڈاکٹر جارج وہائٹ سی۔ آئی۔ ای
ہرکشن داس نرو تم داس کو نائٹ ہڈ کے اعزاز مرحمت فرمائے۔ ہزرائل ہائیس ڈیوک آف کیناٹ
نے حسب الحکم ہز مجسٹی شاہ و شہنشاہ ہز ہائنس مہاراجہ سرسا ہو چیتر پتی والی کولہاپور کو جی۔ سی۔ ایس
ائی۔ او کا تمغہ اور اُن رؤسا کو طلائی تمغہ جات عطا کئے جو ہندوستان سے جشن تاج پوشی انگلستان
مین شریک ہوئے تھے۔ اس موقع پر والیان ملک اعلی افسرون اور نامور مہمانون کا نہایت خوبصورت
مجمع تہا اور دربار دہلی کی یہی آخری رسم تہی۔

۱۱- جنوری- دہلی- جلسہ دربار تاج پوشی اختتام کو پہونچا۔ ویسرائے اور خاندان شاہی کے ممبر
آج صبح کو روانہ ہوئے سرکاری پروگرام مین جو کچہہ اعزازی جلوس قرار دیا تہا وہ عمل مین آیا۔ سرکون پہ
دورویہ فوج صف بستہ تہی گارڈ آف آنر کیپ مین اور ریلوے اسٹیشن پر موجود تہا۔ تو اپ سلامی سر
ہوئین۔ ریلوے پلیٹ فارم پر ہز اکسلنسی ویسرائے اور ہزرائل ہائینس کے استقبال کے لئے حکمران
رؤسائے ہند اور خاص خاص افسر موجود تھے۔ ہر ایک رئیس زرق برق پوشاک اور حسب معمول زر وجواہر
مین ملبوس و مغرق تہا ہر شخص رخصت ہوا اور دونون اسپشل ٹرینین روانہ ہوئین ڈیوک اور ڈچز کیناٹ
پشاور تشریف لے گئے ہین۔ ان کی روانگی کے وقت دعائیہ گیتین بجائی گئین۔ ان کے پاؤ گہنٹہ کے بعد
لارڈ اور لیڈی کرزن روانہ ہوئے۔ جسوقت ہز اکسلنسی کی ٹرین چلی۔ بڑے زور سے نعرہ ہائے خوشی
بلند کئے گئے بعد ازان تمام رؤسا اور حکام اپنے اپنے کیمپون کو گئے تاکہ اپنی روانگی کے لئے تیار ہو رہین۔
دورویہ سڑکون کی فوج بہی اپنی اپنی قیام گاہ کو واپس گئی۔ اس لطف کے ساتھ اس آخری موقع کا
خاتمہ ہوا۔

ہر شخص اپنی روانگی کے گہنٹون اور دنون کا شمار کر رہا ہے۔ اور افسران انچارج کیمپ اب خیمون
کو بند ہوانے اور اپنی زیر حفاظت اشیا و سامان کے روانہ کرانے کا ارادہ کر رہے ہین ریلوے لینین نہایت
مستعدی اور گرمجوشی سے کارروائی کر رہی ہین اور اسپشل ٹرینون کا ٹیم ٹیبل نہایت طولانی ہے
صدہا مہمان روانہ ہو چکے ہین مگر پہر بہی کل مہمانون کی روانگی مین ہفتہ عشرہ سے کم صرف نہوگا۔ اور گاڑیون

گھوڑون اور کیمپ کے سامانون کی نسبت کوئی رائے نہین دیجا سکتی ہے کہ کس وقت تک روانہ ہوگئے
اگر گزشتہ دو ہفتون کی کارروائیون پر غور کیا جاے تو تعریف کرنے سے کوئی شخص باز نہین
رہ سکتا۔ کیونکہ تمام انتظام نہایت عمدہ تھا۔ اور شب و روز کے جلوس و رسوم نہایت کامل اور عمدہ تھے
اور کسی قسم کی دقت پیش نہین ہوتی تھی۔ اور کثرت ہجوم کے لحاظ اور پیچیدگی اور اختلاف انتظام اور
کاروبار کے ذمہ داری کے لحاظ سے اگر دیکھا جاے تو افسرون نے ان کو نہایت عمدگی سے انجام دیا۔ اسسے بھکر
نہایت تعجب ہوتا ہے کہ کیونکر یہ کار اہم اس خوش اسلوبی سے سرانجام پایا۔ وسیرائے کو ان تجاویز اور انکی
تفصیلات مین عام دلچسپی تھی انہون نے اپنی ذاتی کوشش سے تمام پروگرامون کو مرتب کیا تھا اور
انکی زود فہمی اور ذہانت و تجربہ کی وجہ سے ان کے سامنے جو تجاویز پیش ہوئین وہ سب منظور ہوئین اور
نہایت خوبی سے ان کا انصرام ہوا۔ علاوہ ازین یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ تمام افسرون نے اپنی ذمہ داری کے
کامون کو نہایت جانفشانی اور جفاکشی سے پورا کیا اور ویسراے کے تمام مقاصد کو ان کی ہدایت کے موافق
انجام دیا۔ سر ہیو بارنس فارن سکرٹری اور کرنیل بارنگ فوجی سکرٹری نے اپنے لائق اسٹاف افسرونکی
مدد سے سرکاری رسوم کا اہتمام کیا۔ ان کے ادائے فرائض کی خوبی کی جہانتک توصیف کی جائے کم ہے
تمام کام اس سے بہتر طریقہ سے ہرگز انجام نہین پا سکتے۔ جلوس کا فوجی حصہ بھی نہایت عمدہ تھا اور اسکے
متعلق افسرون کو تہ دل سے مبارکباد دینی چاہیئے۔ کہ کس کامیابی کے ساتھ انہون نے اپنے فرائض
ادا کئے۔ پینتیس چالیس ہزار افواج سے دربار کی رونق و تزک و احتشام مین اور زیادہ فروغ ہو گیا
تھا۔ تمام حاضرین کی نظرین وہ سمان پھر رہا ہے۔ جب اس فوج نے قواعد کی تھی۔ مختلف اور بیشمار
کیمپون کے افسران انچارج اور ہر قسم کے عالیانہ حکام نے نہایت خوبی و عمدگی سے اپنے فرائض ادا
کئے۔ فی الحقیقت ان کو سخت محنت و جفاکشی پیش آئی تھی اور یہ امور دو ایک روز یا دو ہفتہ عشرہ
کے نہ تھے بلکہ مہینون کا کام تھا۔ اور مہمانون کو اس کا اندازہ نہین ہو سکتا کہ ان کی راحت و آسایش اور
خیمہ و خرگاہ کے لئے افسرون کو کسقدر دقتین لاحق ہوئین۔ تمام انتظامات سامان رسد ریلوے۔ ڈاک
و تار برقی۔ روشنی مقناطیسی سڑکون کی مرمت اور حفاظت اور پہرہ کے نہایت دوراندیشی اور غور و تعمق سے

قرار دیے گئے اور انجام پائے تھے - کچھ شکایتین بیشک ہوئی ہین اور ہر ایک کو شکایت کرنے کا اختیار ہے مگر جنکو مشکلات اور دقتین لاحق ہوئین ان کی تعداد بہت ہی کم ہے - غالباً اس وقت تک اپنی شکایتون کو فراموش کر گئے ہونگے - اور یہان کے لطف ناظران کو یاد ہونگے - منتظم افسرون کو ابھی تک انعام و اکرام مرحمت نہین ہوئے مگر ان کو ضرور اس کا صلہ ملیگا علی الخصوص ان لوگون کو جو ابتدا سے اس کام پر تھے اور جنہون نے موسم گرما و برشگال کی سختی وویسرائے کے حسب خواہش امور کی انجام دہی مین برداشت کی - پولو کھیلنے والون کو کرنل بارنگ اور اس کمیٹی کا ممنون ہونا چاہیئے - جس نے ٹورنمنٹ کا بخوبی انتظام و انصرام اور نگرانی کی اور جو لوگ مختلف ورزشون مین شریک تھے ان کو لفٹنٹ کرنل کیری ہل صاحب کا مشکور ہونا چاہیئے جنکو اسکے تمام ان انتظامون اور ان کی عمدگی سے پوری واقفیت اور تجربہ تھا کرکٹ مین بیشک ناکامی ہوئی کیونکہ ان اتھلٹکس نے ایلون کا اچھی طرح مقابلہ نہین کیا - جو سیکھے تمام مقام ہندوستانی جنٹلمینون کے تھے - مگر اس شعبہ کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ یہ پروگرام کا کوئی خاص جزو نہ تھا -

پولٹیکل حیثیت سے کوئی نہین بتا سکتا کہ نتیجہ پیدا ہوا کیونکہ برٹش عملداری کے قیام ہندوستان کے زمانہ سے اس وقت تک کوئی ایسا مجمع اور ایسا جلسہ ہندوستان مین نہین ہوا تھا - ہندوستان کے ایک سو سے زیادہ والیان ملک اور ہندوستان کی ہر ایک قوم ہر ایک فرقہ اور ہر ایک مذہب کے قایم مقام اس مین شریک تھے جو فی نفسہ ایک بے نظیر اور لاثانی امر ہے مین اس سے زیادہ اس وقت پر کچھ اور نہین بیان کر سکتا - جو کچھ مین نے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کے دربار کے متعلق اس سے پہلے لکھا ہے اس دو ہفتہ کے عرصہ مین تمام رؤسا باہم ملاقاتین کرتے رہے اور انہون نے ان نامور مہمانون اور اعلیٰ حکام اور افسرون کو دیکھا جنکو وہ اپنی عمر مین کبھی نہ دیکھ سکتے تھے باہم ایک دوسرے نے تبادلہ خیالات کئے - دوستانہ تعلقات قایم ہوئے - معاشرت کی حیثیت سے نہایت خلق کا برتاؤ کیا یہ تمام امور نہایت موثر ہونگے - علاوہ ازین ہز ہائینس نظام سے لیکر آمزدے سرحد ہند کے چھوٹے چھوٹے خانون تک کو واضح ہو گیا ہوگا کہ وہ اس شاہنشاہ ہند کی رعایا ہین جسکی تاج پوشی کا یہ دربار تھا اور جس نے ایک محبت فرجام پیام انکو بھیجا ہے اور جن کا بھائی وویسرائے کے پہلو بہ پہلو استادہ ہے اور

آن کنظاہر ہو گیا ہوگا کہ ہر ایک موقع پر ان کیسی خاطر و تواضع ہوئی - سرکاری پروگرام کے اختتام پر اکثر لوگ فارغ ہوئے تو مضافات دہلی اور نمایش گاہ کی سیر سے محظوظ ہوئے - جسکے دیکھنے کے لئے روزانہ ہزار ہا تماشائیون کا مجمع رہتا تھا یہ نمائش گاہ آخر فروری تک کُھلی رہیگی مگر اس مین شک ہے کہ اسوقت تک زیور و جواہر نمایان کرنے کے لئے یہان رکھے جاسکتے ہین اور نہایت تعجب ہے کہ اس حصۂ نمایش مین لوگون نے نہایت دلچسپی ظاہر کی پھر بھی خریداری بہت کم ہوئی اور جو دکانین بیش بہا زیور و جواہر لائی ہین وہ نہین چاہتین کہ ایک ایسے مخدوش مقام پر اپنی اشیا کو رکھین - جہان خریدار نہایت ہی کم ہین -

آج سہ پہر کو نج کے پولو کی بازیان کلب کے میدان مین ہوئین - یہان حیدر آباد کنٹنجنٹ کا اسٹرنگ بنیڈ یعنی تاردار باجہ موجود تھا - یہ بازیان نہایت پرلطف تھین - دربار کے پولو کے ذمہ دار منتظم اس سے نہایت مسرور ہونگے کہ اس مین سوشل اور مالی حیثیت سے نہایت کامیابی اور جس وقت آخری اور قطعی حساب وکتاب کی جانچ ہوگی تو اس وقت غالباً بہت کچھ توفیر ہوگی مین آج سہ پہر کو گاڑی مین سوار ہو کر گیا تو معلوم ہوا کہ کیمپ کی برخاستگی کا کام ابھی شروع ہو گیا ہے - بہت سے خیمے اُکھڑ گئے صرف آتش خانے دکھائی دیتے تھے - جابجا اسباب کا بار قلیون کے سرپر ہی اکثر راستون پر اسباب سے لدی ہوئی گاڑیان نظر پڑین اور سواریون کی کمیابی سے ہر ایک گاڑی پر صاحب لوگ بیٹھے چلے جا رہے ہین اب بھی ہفتون کا عرصہ باقی ہے - جب یہان کا کل سامان دہلی سے چلا جائیگا مگر مسافرون کی روانگی کا سلسلہ ابھی سے شروع ہو گیا ہے اور ہر طرف ایک دوسرے سے رخصت ہو رہے ہین -

دربار کا اختتام

۱۴ - جنوری - دہلی - گورنرون اور والیان ملک کی روانگی کی وجہ سے برابر توپون کی سلامیان سر ہو رہی ہین اکثر کیمپون کے لوگ خواہان ہین کہ ابھی یہان کچھ روز اور قیام کرین - چار بڑے بڑے محکمون یعنی تعلقی روشنی پوسٹ آفس دربار کی ریلوے اور دودھ دہی کے کارخانون کی حالت اب ایسی ہے کہ انکی

گزشتہ کارروائی پر نظر ثانی کیجائے۔

تین مقناطیسی روشنیاں جو قلعہ سنٹرل کیمپ اور رؤسا کے کیمپ سے متعلق تھیں نہایت خوبی سے کی گئیں ان میں کوئی خرابی لاحق نہیں ہوئی۔ قلعہ میں دو سو گھوڑون کی قوت کی کل لگی ہوئی ہے اور اس سے سیک ریلوے اسٹیشنون - لاہوری دروازہ دہلی دروازہ اور ایوانون میں روشنی تقسیم ہوئی - اور سنٹرل کیمپ میں روشنی کی کل کی قوت آٹھ سو گھوڑون کی طاقت کی تھی - کل ایک سو چھبیس لیمپ تھے اور دو ہزار چھ سو پچاس لیمپ رؤسا کے کیمپون میں تھے - ان میں سے دو ہزار لیمپ صرف گیکوار کے کیمپ میں تھے

ڈاکخانہ میں پندرہ لاکھ خطوط آئے - یہ سب تقسیم کئے گئے صرف ایک ہزار چٹھیاں رہ گئیں جنکی ڈیلیوری نہیں ہوئی اور دس ہزار پارسل آئے ان میں سے صرف پندرہ کی ڈیلیوری نہیں ہوئی - یہ غور کرنے پر کس قدر وقت انکی تقسیم میں پیش آئی ہوگی ایک قابل اطمینان امر معلوم ہوتا ہے - پوسٹ آفس کی تمام مشکلات کا خیال ہو سکتا ہے جب ہم نظیر آیہ بیان کریں کہ ان گروہون کے لئے بھی اکثر چٹھیاں آئین جو لندن سے دربار دہلی کے لئے آئے تھے - ان کی تقسیم میں کس قدر دقت ہوئی ہو گی - اور زیادہ چٹھیاں ان لوگونکے لئے بھی آئین جو مختلف کیمپون میں رہتے تھے اور جن لوگون کا پتہ نہیں لگا وہ تحقیقات کرنے والے دفتر میں بھیجی گئیں - اور اس میں بابو جیا کی کارروائی کو بہت بڑی ترقی ہوئی - مثلاً ایک چٹھی وسیرائے کے نام آئی اسے وسیرائے کے تحقیقات کرنے والے دفتر نے واپس کر دیا اور لکھدیا کہ وہ اس وقت کیمپ میں نہیں ہین - ایک اور چٹھی جو سر چارلس منٹگمری ریواز کے نام آئی تھی اس کو تحقیقات کرنے والے دفتر نے یہ لکھکر واپس کر دیا کہ لفٹنٹ گورنر پنجاب کیمپ میں نہیں ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ لارڈ کرزن اور سر چارلس منٹگمری ریواز کے نام ڈائرکٹری میں نہیں ہین پس صاف ظاہر ہے کہ یہ بابو کلرکون کی کارروائی تھی پوسٹ آفس نے چالیس ہزار خطوط وغیرہ ایک یورپ کی ڈاک کے دن تقسیم کئے ورنہ معمولاً پندرہ ہزار چٹھیاں روزانہ تقسیم ہوتی تھین بڑے دن کے ہفتہ میں چھ ہزار تصویردار پوسٹ کارڈ جاری ہوئے اور ہر روز پانچسو روپیہ کے ٹکٹ فروخت ہوتے تھے -

دربار کی ریلوے کی کارروائی مختلف کمپنیون کی کوششون سے ہوئی جو مختلف حصص ہند کی

ہین اسکی ذمہ داری گورنمنٹ نے کی تہی اس لحاظ سے گورنمنٹ کا نقصان تقریباً چالیس ہزار روپیہ کا ہوگا ایک لاکھ سے زیادہ مسافر ریلون پر آئے اور دربار کے زمانے مین اول درجہ کا ایک روپیہ اور دوم درجہ کا آٹھ آنہ کرایہ تہا مگر اسکے پہلے اس کا نصف تہا اور جنکے پاس خود اپنی گاڑیان تہین انکو ریلوے لین کے پہاٹکون پر سخت دقتین پڑتی تہین کیونکہ ٹرین ہر سات منٹ کے بعد گزرتی تہی۔

دودہ دہی کے کارخانہ کا انتظام فوجی محکمہ کے سپرد تہا اس سے جلب منفعت مقصود نہ تہی صرف یہی کافی تہا کہ مصارف کے بعد کم ہی نفع حاصل ہوا اور شاید کیمپ مین بہت لوگ ایسے ہونگے جو اس کے ممنون نہونگے۔ اس کارخانہ کے شروع کرنے مین بانوے ہزار روپیہ صرف ہوئے۔ اور اس کے علاوہ ایک ہزار گیلن دودہ اور پانچسو پونڈ مکہن روزانہ تقسیم ہوتا تہا۔ علاوہ ازین بہت کچہ گوشت اور ترکاری بہی یہان سے جاتی تہی بلالحاظ مصارف سرمایہ بارہ ہزار کا منافع ہوا۔

عید اور تاج پوشی

الحمد للہ اکہ کارونیشن بخیر و خوبی تمام ہوا۔ ہندوستان کی تاریخ مین یہ عظیم الشان جلسہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گا غرۂ شوال فرخ فال پنجشنبہ کا مبارک دن۔ ایک عید فطر۔ دوسرے عید دربار۔ یہ ہمارے بادشاہ عالی جاہ کی سعادت و اقبال مندی ہے۔ اید اللہ بہ الدین و متع بہ المسلمین۔

این عید و ہزار عید دیگر　　بر فرق مبارکش مبارک

ہر کس کہ نباشدش نکوخواہ　　تیغش بر سر تبر مبارک

بہار دربار

یعنی

قصیدہ تہنیت دربار دہلی بتقریب جشن تاجپوشی عالیجناب معلی القاب ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند

منعقدہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء

از جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل سکرٹری امیر اللغات جانشین حضرت امیر مینائی لکہنوی رحمۃ اللہ علیہ

دے رہی ہو کیا مزہ آنکہون مین نیند آئی ہوئی　　واہ رے ہم بے پئے مستی سی ہے چہائی ہوئی

یار میں اغیار ہیں، سب ہیں مگر اب ہم کہاں
نیند کے ہاتھوں بھری محفل میں تنہائی ہوئی

بند آنکھیں کیا ہوئیں کچھ اور آنکھیں کھل گئیں
ہو کے روشن چشم دل چشم تماشائی ہوئی

خواب میں ہم دیکھتے کیا ہیں کہ ہے وقت سحر
فرش سے تا عرش اک تنویر ہے چھائی ہوئی

پردۂ شب اٹھ رہا ہے بچھ رہا ہے فرش نور
دن کی آمد ہے صبا پھرتی ہے اترائی ہوئی

صبح نے چہرہ سے اپنے گو الٹ دی ہے نقاب
پر ادا وہ ہے دلہن جیسے ہو شرمائی ہوئی

شکل و صورت زیب و زینت دیکھکر کہتی ہے خلق
حور جنت سے پری ہے قاف سے آئی ہوئی

سونے والے اٹھے ہیں انگڑائیاں لیتے ہوئے
زلفیں کچھ شانے پہ ہیں کچھ رخ پہ بل کھائی ہوئی

پانوں کی آہٹ سے کھلتی جاتی ہے غنچوں کی آنکھ
ہے غضب باد سحر کی چال اٹھلائی ہوئی

طائران صبح کے دلکش ترانے ہائے ہائے
وقت ٹھنڈا اور پھر آواز گرمائی ہوئی

جھونک کھا کھا کر سنبھلنا شاخ گل کا بار بار
جس طرح نازک کمر سیدھی ہو بل کھائی ہوئی

برگ گل پر کیا بھلی لگتی ہیں بوندیں اوس کی
موتیوں سے دامن گلشن کی زیبائی ہوئی

گدگدایا ہے کسی نے پیاری کلیوں کو ابھی
کہہ رہی ہے صاف ہونٹوں پر ہنسی آئی ہوئی

آمد آمد شاہ خاور کی ہوئی غل مچ گیا
آنکھ سب کی محو رنگ چرخ مینائی ہوئی

چشم بد دور آج تو کچھ اور ہی سامان ہے
یہ نئی صورت نرالی جلوہ آرائی ہوئی

روز تو تنہا نکلتا تھا فلک پر آفتاب
آج شان حسن بر رخ جان تنہائی ہوئی

انجمن کی انجمن لشکر کا لشکر ساتھ ہے
شور عالم میں ہے اچھی عالم آرائی ہوئی

سینکڑوں روشن ستارے بزم افروز جمال
جنکی شان حسن پر قربان رعنائی ہوئی

چودھویں کا چاند بھی ہے اور ماہ نو بھی ہے
پڑ رہی ہے آنکھ مشتاقوں کی للچائی ہوئی

جو ہوئے حسن فلک میں سب کے سب نور فروز
حبذا اک شان کی دربار آرائی ہوئی

کیسے مل بیٹھے ہیں باہم چاند تارے آفتاب
اس پہ ہے اوس کی زینت اُس سے اسکی زیبائی ہوئی

شاہ خاور بیچ میں سارے ستارے آس پاس
دیکھو جھرمٹ میں قمر کی رونق افزائی ہوئی

چاند ہے جس جا وہیں جا چاند کا ٹکڑا بھی ہے
نور کے گلشن میں ہے دوہری بہار آئی ہوئی

لیں نگاہوں نے بلائیں خوشنما دربار کی
آنکھیں صدقے دل فدا ہے جان شیدائی ہوئی

یہ سماں پیش نظر تھا کھل گئی اتنے میں آنکھ
ہوش کا آنا کہ بھاگی نیند گھبرائی ہوئی

جاگ کر دیکھا وہی دیکھا تھا جو کچھ خواب میں
جاتی کیونکر دولت بیدار ہاتھ آئی ہوئی

آسمان دیکھا تھا جسکو وہ زمین ہند ہے
جس پہ ہے عیش و مسرت کی گھٹا آئی ہوئی

انجمن دیکھا تھا جسکو قیصری دربار ہے
جس کے شوق دید میں مخلوق سودائی ہوئی

مہر دیکھا تھا جنھیں ہیں لارڈ کرزن ویسرا
آج جن سے مسند شاہی کی زیبائی ہوئی

بدر دیکھا تھا جنھیں وہ ہیں دکن کے تاجدار
جنکی خاک آستان وقف جبیں سائی ہوئی

ماہ نو دیکھا تھا جنکو ہیں ولی عہد نظام
جن سے جاہ و تمکنت کی عزت افزائی ہوئی

جنکو دیکھا تھا ستارے والیان ملک ہیں
ہند میں ان سب کے دم سے ملک آرائی ہوئی

اے بلبل خوش بیان! ہے یہ مقام امتحان
ہاں دکھا اپنی طبیعت جوش پہ آئی ہوئی

سنتے تھے بچپن سے یہ فقرہ کہ دلی دور ہے
آج دلی ہے کہ چشم و دل پہ ہے چھائی ہوئی

طبع کو لازم ہے کہ کھل کھیلے کھلے میدان میں
ہاتھ سے جانے نہ پائے بات ہاتھ آئی ہوئی

لطف تو جب ہے کہ لڑ جائے طبیعت اس طرح
بزم آرا کو گمان ہو رزم آرائی ہوئی

ہوں وہی تیغ زبان کے وار جو سہہ سکتے نہیں
ہوں وہی چوٹیں جو ہیں حساد کی کھائی ہوئی

شوخی معنی نگاہ ناز کا عالم دکھائے
لوٹ جائے وہ طبیعت ہو جو ترپائی ہوئی

فکر رنگیں سے کھلے ایسا تر و تازہ چمن
جس چمن میں ہو نہ اک پتی بھی مرجھائی ہوئی

وجد کرتے ہوں عنادل غنچہ و گل دیکھکر
اور گلچیں کی نظر پڑتی ہو للچائی ہوئی

مطلع

اللہ اللہ! ہند میں ہے کیا بہار آئی ہوئی
کھل گئی ہیں وہ بھی کلیاں تھیں جو مرجھائی ہوئی

شاہ گل ہی کی آرایش پہ کیا موقوف ہے
پتی پتی باغ کی محو خود آرائی ہوئی

سنکے جشن تاجپوشی ہفتمین ایڈورڈ کا
عید بھی سب سے گلے ملنے کو ہے آئی ہوئی

یہہ مرقع نقشِ دل ہو کر رہے گا یادگار — جسکی ہر شکل آفتِ جانِ شکیبائی ہوئی

ذکر برساتون کا سہان کر یاد کہیہ لینا عمر بہر — دیگی لذت اس گلستان کی ہوا کھائی ہوئی

کفو رہند آج نازان ہے تو کچھ زیبا نہین — کب کسی اقلیم کو حاصل یہہ زیبائی ہوئی

تجھپر اے دلّی نئے سر سے چڑہا رنگ شباب — ہائے یہ صورت یہ رنگت نکھری نکھرائی ہوئی

ایک عالم ہی کر آیا ہر نہ آنکھین سینکنے — تیرے جلوے کی ہر ساری آگ بہڑکائی ہوئی

یہ دلہن آراستہ ہے یا چمن پیراستہ — وہ چمن ہر شاخ جسکی پہول پہل لائی ہوئی

جس طرح سینہ مین دل آنکھون مین پتلی ہے عزیز — ہند مین دلّی کی یون ہی قدر افزائی ہوئی

کیون نہو یہ تخت گاہِ خسروانِ ہند ہے — عزتِ دربار ہے میراث مین آئی ہوئی

وہ زمین جسپر ہون محبوب الٰہی کے قدم — ہے بجا گر اپنے جوبن پر ہو اترائی ہوئی

آئے اب سیر دربار معلی کیجیے — مدتون سے ہین نگاہین تیری ترسائی ہوئی

لوٹ لین آنکھین مزے نظارۂ دربار کے — پھر کہان یہ بڑھتی دولت کی گھٹا چھائی ہوئی

کیا سہانا وقت ہے اک کیا رنگ ہے اک کیا جشن ہے — اور کچھ کہتی ہے اب دل مین امنگ آئی ہوئی

کچھ غزل خوانی بھی اس موقعہ پہ ہونا چاہیے — سرد تا ہونے نہ پائے طبع گرمائی ہوئی

ہو کسی کا شعر ہمکو تو مزے سے کام ہے — مے سے مطلب ہے وہ چاہے کسی کی ہو لائی ہوئی

غزل

کہہ رہی ہے عرش ہین وہ آنکھ شرمائی ہوئی — ہائے کیسی اس بھری محفل مین رسوائی ہوئی

اک ادا مستانہ سر سے پانون تک چھائی ہوئی — اف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

آرزوے وصل سے ہے اس طرف بیتاب دل — اوس طرف فرطِ حیا سے آنکھ شرمائی ہوئی

لاتی ہے بادِ صبا شاید پیامِ وصلِ یار — کیون مسرت آج ہے دل پر مرے چھائی ہوئی

شورِ محشر نے کیا بے چین مجھکو قبر مین — آنکھ اوس دم کھل گئی جب نیند تھی آئی ہوئی

ہجر کی شب کوئی میرا پوچھنے والا نہ تھا — بیکسی ہین میری مونس میری تنہائی ہوئی

وصل کی شب دردِ دل اے شاد دونا ہو گیا — چارہ سازی یہ ہوئی اور یہ مسیحائی ہوئی

سادگی کی قدر کچھ عہدِ جوانی نے نہ کی
جو اُمنگ آئی طرحدار خود آرائی ہوئی

گھٹ گیا غم میں ہمارا دل تو وہ کہنے لگے
قبلہ رخ کیا لطف دیتی ہے گھٹا چھائی ہوئی

میں نہیں قائل کہ تم جاگے کہیں شب بھر مگر
کچھ پتہ کی کہہ رہی ہے آنکھ شرمائی ہوئی

پھانس ہوتی ہے دلِ عاشق کی [illegible] پھانس
رہ گئی تو جان لی نکلی تو رسوائی ہوئی

آئی جب صبحِ شبِ وصلت مقدر نے کہا
رات بھر جاگا ہوں میں اب نیند بھر آئی ہوئی

آئینے میں دیر تک کا سیرِ بہارِ حسن کی
آنکھ [illegible] کی آپ ہی اپنی تماشائی ہوئی

اون سے کہتی ہے ذرا کنگھی وقتِ آرائش قمر
بال پر بالوں میں کنگھی اچھی خود آرائی ہوئی

دل شگفتہ ہو تو آخر سیرِ گلشن کیجیے
اک کلی قسمت سے پائی وہ بھی مرجھائی ہوئی

ہائے کیا جھٹ پٹ قفس میں بال و پر پیدا کیے
جب سنا ہم نے کہ جاتی ہے بہار آئی ہوئی

کہتی ہے شوخی نظر گر جی پڑے عشاق پر
شرم سکھلاتی ہے چتون اور شرمائی ہوئی

کیا غضب ہے آج بھی واعظ ہوای ہجو شراب
دیکھ عالم سبزہ زاروں میں گھٹا چھائی ہوئی

دفن کرنے اپنے کشتے کو نہ آئے اور کہا
مٹی ہو جائے گی منہ ہی میری رسوائی ہوئی

دل لیے لیتی ہوں میں ہاں مسکرا دو جاؤ تم
ان لبوں سے کہتی ہے وہ آنکھ شرمائی ہوئی

خیر ہو یا رب کہیں وہ خود نہ بن جائے رقیب
پڑ رہی ہے آئینے پر آنکھ للچائی ہوئی

والیانِ ملک کے ٹھاٹھ آج دیکھا چاہیے
شان و شوکت سے بہ اقبال ہے آئی ہوئی

کیسے کیسے نیّرِ تابندۂ اقبال ہیں
سرزمینِ ہند نہیں سب کی ہے چمکائی ہوئی

دیکھئے وہ ہیں خدا رکھے رئیسِ رامپور
نوعروسِ ارضِ ہند ہی جن کی شیدائی ہوئی

آپ کا دم یادگارِ حضرتِ خلد آشیان
آپ کے ہاتھوں ریاست اوج پر آئی ہوئی

مرحبا عز و شرف فرمانروائے ٹونک کا
ساتھ رعنائی کے ان پہ ختم دانائی ہوئی

حبذا بھوپال کی سرکار کا جاہ و وقار
ایک ہی ہے یہ ریاست شہرت پائی ہوئی

اے خوشا شانِ ریاست والیٔ اندور کی
بانکپن کی خاص ادا حصہ میں ہے آئی ہوئی

آسمانِ رفعت مہاراجہ بہادر سندھیا
ان کے بل بوتے پر حکومت آج اترائی ہوئی

اور کتنے راجہ و مہاراجہ و نواب ہیں
باعثِ تنویر جن کی جلوہ فرمائی ہوئی

ایک سے ہے ایک اعلیٰ ایک سے ایک آفتاب
جن کے آگے آسمان کی آنکھ شرمائی ہوئی

ہو کہان تک سب کے اسمائے گرامی کا شمار   طول کا موقعہ نہین محفل ہے اکتائی ہوئی
ہان ذرا اب آنکھ اٹھا کر دیکھئے سوئے دکن   یہ سواری ہو کہ شوکت کی گھٹا چھائی ہوئی
آصفی لشکر کا اللہ رے شکوہ و کر و فر   چشم گردون بھی تحیر سے تماشائی ہوئی
کثرت افواج نے باندھی ہو کچھ ایسی ہوا   ہوش اڑتے ہین ہوا چلتی ہے کترائی ہوئی
حسن ترتیب اور سونے مین سہاگہ ہو گیا   سوتیون کی اک لڑی ہو تازہ گندھوائی ہوئی
ہے مناسب نام امیرون کے بتاتے جائین ہم   عسکر شاہی مین جن کی رونق افزائی ہوئی
کون ہین یہ؟ غالب الملک انتخاب ملک ہین   اہل دانش مین مسلم ان کی دانائی ہوئی
کون ہین یہ؟ دیکھو راجہ رائے رایان ہین یہی   رائے ان کی مایۂ صد بزم آرائی ہوئی
کون ہین یہ؟ دیکھو دنیرتی کے راجہ ہین یہی   خاص لطف شہ سے ان کی قدر افزائی ہوئی
کون ہین یہ؟ راجہ مرلی منوہر خوش صفات   مال والون مین ہے عزت انکی ہاتھ آئی ہوئی
کون ہین یہ؟ ذی حشم نواب فخر الملک ہین   آپ کے دم سے دکن مین ہر بہار آئی ہوئی
کون ہین یہ؟ خان خانان بہادر ذی وقار   آپ سے عزت کی گویا عزت افزائی ہوئی
کون ہین یہ؟ خوش سیر عالی گہر خورشید ملک   آپ کے ہاتھون امارت چمکی چمکائی ہوئی
کون ہین یہ؟ دیکھیے آصف یاور الملک آپ ہین   آپ سے بزم شرف کی جلوہ افزائی ہوئی
کون ہین یہ؟ یہ مہاراجہ کشن پرشاد ہین   شاد آصف کی وزارت جنکی شیدائی ہوئی
ذی فراست، ذی مروت، باکمال و خوش خصال   ہر صفت، ہر وصف حصہ مین ہے آئی ہوئی
لطف آصف جو شاد آصف کے نہون کیون مستحق   حب آصف آپ کی رگ رگ مین ہے چھائی ہوئی
آپ کے اقبال سے چمکا نصیبا ملک کا   آپ کے دم سے حکومت کو توانائی ہوئی
شاد رکھ آباد رکھ یارب جناب شاد کو   تیری رحمت کی گھٹا سر پہ رہے چھائی ہوئی
لیجیے وہ خاص سلطانی سواری آ گئی   تھی نظر جس کے لئے آنکھون مین گھبرائی ہوئی
پڑ گئی ہے کیسی ہلچل مجمع حسنا رہین   جس طرح دریا مین سطح آب لہرائی ہوئی
شور ہے ہر سو وہ دیکھو چاند نکلا عید کا   روشنی جیسکی چراغ افروز بینائی ہوئی
سامنے ظل خدا ہے اس طرف خلق خدا   رعب ادھر چھایا ہوا سطوت ادھر چھائی ہوئی
داب شاہی نے پکارا ہان ہو دنیا و رباش   دی سلامی فتح نے تعظیم مجرائی ہوئی
بخت نے چوے قدم اقبال نے تھامی رکاب   گرد سپہر کر تصدق شان یکتائی ہوئی
کیون نہو پھر کون ہین، یہ شاہ آصف جاہ ہین   وہ سکندر ہین کہ ان کے در سے دارائی ہوئی
میر محبوب علی خان بہادر ہین یہی   ہے انہین کے ساتھ تائید علی آئی ہوئی
ہمت حاتم انہین ہاتھون سے حاجتمند فیض   دولت قارون انہین قدمون کی ٹھکرائی ہوئی
رستم دوران انہین انکی شجاعت نے کیا   نام سے ہے روح سام و زال تھرائی ہوئی

تیغ زن، ناوک فگن، ضیغم شکار، صف شکن
بازوؤن مین قوتِ خیبر شکن آئی ہوئی

رائے وہ صائب کہ جس کے تابع ہو چرخ پیر
فکر وہ موزون کہ دنیا جسکی شیدائی ہوئی

وہ ذکاوت جو فلاطون زمان کو چاہیئے
وہ ذہانت جسمین آموزدانائی ہوئی

ہیں وہ سلطان ہین کہ ان کی دستگیری خلق مین
ضعف کی دشمن ضعیفون کی توانائی ہوئی

ہیں وہ سلطان ہین کہ ان کے عہد دولت عہد مین
نام عزت کا ہوا ذلت کی رسوائی ہوئی

بارشِ ابرکرم سے کشتِ عالم ہے نہال
دامن دولت مین خلقت پرورش پائی ہوئی

ہے کمال شاہِ آصف کا یہ ادنی سا اثر
پوری ہو جاتی ہے قدمون کی قسم کھائی ہوئی

شاہ کے ہمراہ ہین شہزادۂ والا تبار
بارک اللہ نور ہین کیا نور افزائی ہوئی

شاہزادہ کی مدد پر ہین جو عثمان رض و علی رض
حشمت و اجلال کو دونی توانائی ہوئی

شاہ کے استاد ہین ہین کیسے کیسے ہی کمال
فیض سلطانی سے جن کی قدر افزائی ہوئی

کوئی سلطانِ جہان کوئی فصیح و نکتہ دان
ذات جن کی عزت و نام آوری پائی ہوئی

یہ ہین افضل وہ ہین افسر یہ اسد ہین وہ حکیم
مختلف اوصاف کی کیا خوب یکجائی ہوئی

قائم و دائم رہین شہزادۂ و شاہ نظام
بڑھتی ہی جائے حکومت اوج پر آئی ہوئی

بول بالا لارڈ کرزن کا جو ہین بالا نشین
مثل خورشید ان سے عالم کو شناسائی ہوئی

آپ نے اس سرزمین ہند کو زندہ کیا
آپ سے اس جسم بے جان کی مسیحائی ہوئی

غیر ممکن ہے کہ ہو اوصاف عالی کا شمار
آگے اس موقعہ پہ عاجز اپنی گویائی ہوئی

اک یہ مصرع ہی پڑھ دینا ہو کافی اس جگہ
ساتھ وہ لائے ہے یہ ساری بات آئی ہوئی

عمر و دولت مین ترقی ہو شہ ایڈورڈ کی
تاجپوشی جن کی وجہ عالم آرائی ہوئی

یہ قصیدہ پڑھ کے بیخود کر دیا تو نے عمل بلبل
اے جزاک اللہ اچھی بادہ پیمائی ہوئی

رنگ وہ پیدا ہوا سب کو مزہ آ آ گیا
صرف محفل مین شراب جام مینائی ہوئی

اپنے ہم مشرب تھے جتنے ہو گئے اس سے یہ لوٹ
داد دی ہم نے صدقے روح صہبائی ہوئی

تابالجہت

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔